قراءات نمبر
3

قُلْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

طالبانِ علم کا علمی وفکری مجلہ

ماہنامہ رُشد لاہور

مارچ ۲۰۱۰ء

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ

سرپرست
حافظ عبد الرحمن مدنی

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

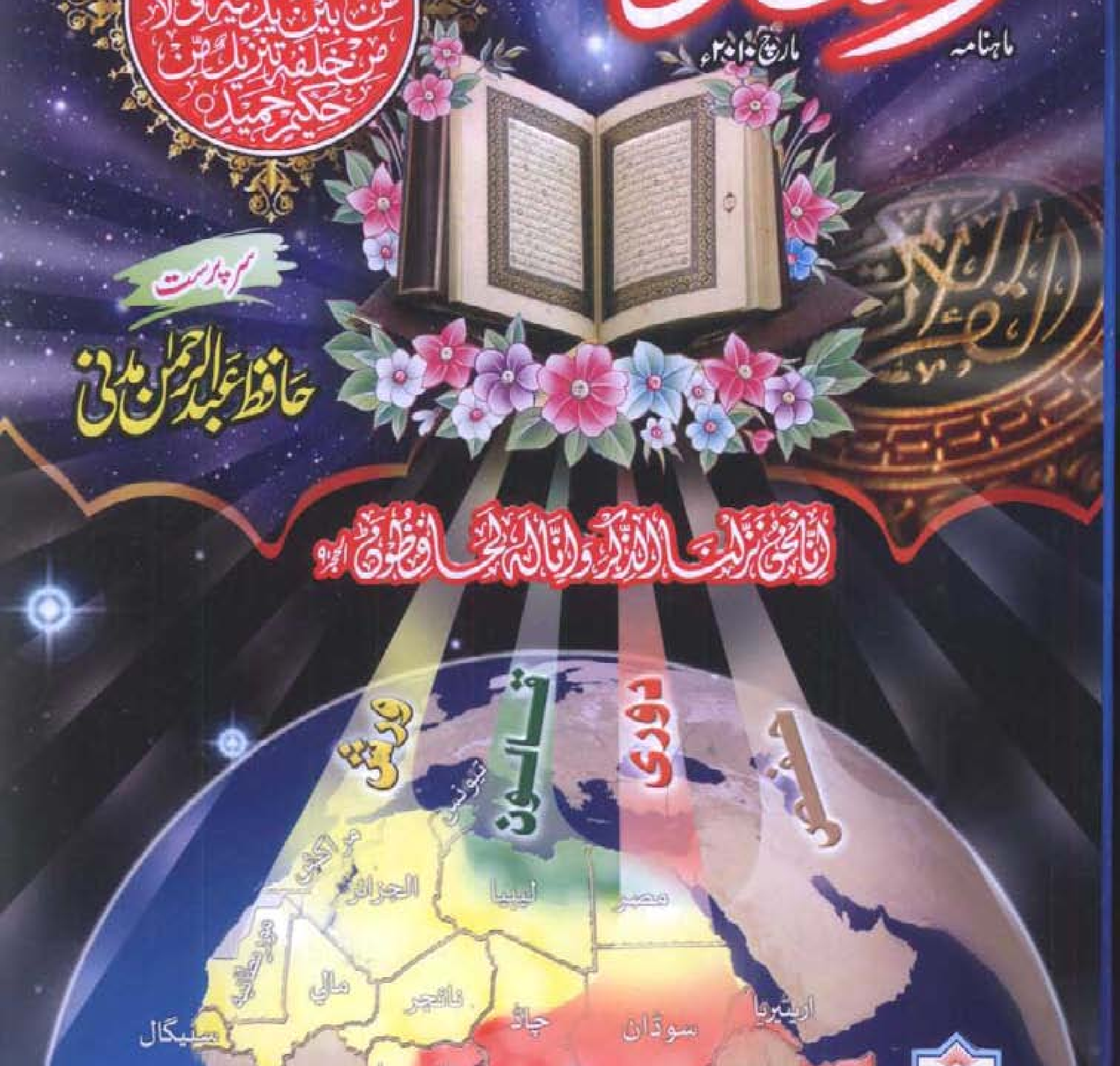

پیشکش
كلية القرآن الكريم والعلوم الإسلامية

جامعة لاهور الإسلامية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

آئینہ رشد

تحفظ قراءات اور مجلّہ رشد	ڈاکٹر حافظ حسن مدنی	۴
رُشد قراءات نمبر اور منکرین حدیث کی بوکھلاہٹ	حافظ نعیم الرحمٰن ناصف	۹
حدیث وسنت		
احادیث میں وارد حفصؒ کے علاوہ متواتر قراءات	حافظ محمد عمر فاروقی	۲۲
حجیتِ قراءات		
مشہور شارحین حدیث کا نظریہ قراءات	محمد عمران اسلم	۴۰
فضائل القرآن اور سبعہ احرف پر مشتمل احادیث	محمد عمران اسلم	۵۹
تاریخ قراءاتِ متواترہ اور حل اشکالات	مفتی ڈاکٹر عبدالواحد	۷۲
متنوع قراءات کا ثبوت، حفصؒ کی روشنی میں	حافظ محمد مصطفیٰ راسخ	۹۱
مصاحفِ عثمانیہ میں اختلافات قراءات کا جائزہ	ادارہ	۱۱۹
حروفِ سبعہ پر نزولِ قرآن	محمد سعید احمد مجددیؒ	۱۳۲
فتاویٰ جات		
ثبوتِ قراءات اور اکابرین اُمت	حافظ محمد مصطفیٰ راسخ	۱۳۶
حجیتِ قراءات ......ضمیمہ فتاویٰ جات	مولانا محمد اصغر	۱۵۳
قراءاتِ عشرہ کا تواتر اور سبعہ احرف کی تشریح	مفتی عبدالقدوس ترمذی	۱۷۱
ضمیمہ فتاویٰ علمائے عرب	نعیم الرحمٰن ناصف	۱۸۸
تاریخ قراءات		
بریلوی مکتبِ فکر کے قراء کی خدمات	ڈاکٹر قاری محمد مظفر	۱۹۹
پانی پت میں علم القراءات	ڈاکٹر محمود الحسن عارف	۲۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سبعہ أحرف

کیا متنوع قراءات لغتِ قریش پر مشتمل ہیں؟	ابو اَحمد ابن حسنون	۱۰۹
سبعہ أحرف ...... تنقیحات وتوضیحات	حافظ فہد اللہ مراد	۲۳۱
حدیث سبعہ احرف: متشابہات میں سے؟	محمد عمران اسلم	۲۱۷

مباحثِ قراءات

القراءات والقراء	مولانا محمد عبدہ الفلاح	۲۶۵
عصر حاضر سے نبی اکرمﷺ تک متصل اسانید	ڈاکٹر یاسر مزروعی	۲۹۵
الإسناد فی کتب التجوید والقراءات	قاری محمد ادریس العاصم	۳۱۲
مشکلات القراءات ...... مفہوم اور تعارض کا حل	قاری رشید احمد تھانوی	۳۲۶
علم قراءات کی خبری اصطلاحات ...... تعارف	ڈاکٹر محمد نبیل ابراہیم	۳۴۳
قراءات شاذہ اور ثبوت قرآن کا ضابطہ	مولانا محمد اسلم صدیق	۳۵۵
جمع عثمانی ...... روایات کے آئینے میں	حافظ فہد اللہ مراد	۳۸۸

اعجازِ قرآنی کے متنوع پہلو

علم القراءات اور قواعدِ نحویہ	مولانا محمد رمضان سلفی	۴۱۰
نحوی قواعد کا قرآن سے انحراف اور اسباب	ساجد علی سبحانی	۴۱۷
قراءات متواترہ کے فقہی احکام پر اثرات	مولانا محمد شفیق مدنی	۴۲۷
معانی وبلاغت پر قراءات کے اثرات	ڈاکٹر عبدالکریم صالح	۴۳۷
اوقافِ قرآنیہ پر قراءات کے اثرات	ڈاکٹر عبدالکریم صالح	۴۶۶
معانی واحکام پر تجوید وترتیل کے اثرات	الاستاذ محمد شملول	۴۷۳

تحقیق وتنقید

علم روایت میں تقسیم آحاد وتواتر ...... ناقدانہ جائزہ	مولانا ثناء اللہ زاہدی	۴۸۴
قراءِ کرام میں تحقیق کا فقدان ...... لمحہ فکریہ	حافظ فہد اللہ مراد	۴۹۶
آئمہ قراءات کے لیل ونہار	قاری عبدالباسط منشاوی	۵۰۸
قراءِ عشرہ اور ان کے رواۃ کی ثقاہت	ابن بشیر الحسینوی	۵۲۷
محافل قراءات ...... اعتراضات کا جائزہ	مفتی جمیل احمد تھانوی	۵۴۰
جمع قراءات ...... مفہوم، ارتقا اور شرعی حیثیت	ڈاکٹر فتحی العبیدي	۵۵۶

نقطہ نظر

اختلافِ قراءات والے مصاحف کی اشاعت	مفتی محمد طاہر مکی	۵۷۳
مصاحف کی اشاعت کے خلاف منفی پراپیگنڈہ	محمد عطاء اللہ صدیقی	۵۷۸
مولانا اشرف علی تھانوی اور علم تجوید وقراءات	قاری اَحمد میاں تھانوی	۶۰۹
'جمع کتابی' سے متعلق چند توضیحات	حافظ فہد اللہ مراد	۶۱۲
سلیم شاہ اور انور عباسی کی خدمت میں	حافظ محمد زبیر تیمی	۶۲۷
سید سلیم شاہ کے مزعومہ تضادات کا جائزہ	محمد عمران اسلم	۶۴۵

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل اشراق کے قراءاتِ قرآنیہ پر حالیہ اعتراضات	محمد عمران اسلم	۶۵۶

انکارِ قراءات

جمع عثمانی رضی اللہ عنہ اور مستشرقین	ڈاکٹر محمود اختر	۶۶۵
آرتھر جیفری اور کتاب المصاحف	حافظ محمد زبیر تیمی	۷۰۸
قراءتوں کا اختلاف اور منکرین حدیث	پروفیسر رفیق چودھری	۷۵۰
مصاحف عثمانیہ اور مستشرقین کے اعتراضات	ڈاکٹر محمد عبداللہ صالح	۷۵۶
تحریف قرآن، منصف مزاج مستشرقین کی نظر میں	محمد مدثر حسین	۷۷۵
قدیم مصاحفِ قرآنیہ......ایک تجزیاتی مطالعہ	حافظ محمد زُبیر تیمی	۷۸۷
مصحف عثمانی کی اشاعت اور شرق وغرب میں منتقلی	ڈاکٹر سحر عبدالعزیز سالم	۸۰۶

علومِ قراءات

جمع قرآن اور تشکیل قراءات کی مختصر تاریخ	قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ	۸۲۷
رسم اور قراءات کے مابین تعلق	قاری اَحمد میاں تھانوی	۸۳۶
إعجاز رسم القرآن من حيث القراءات	حافظ محمد مصطفیٰ راسخ	۸۴۸
پاکستان میں ایک معیاری مصحف کی ضرورت	حافظ انس نضر مدنی	۸۵۷
علم الفواصل ......توقیفی یا اجتہادی؟	محسن علی	۸۶۹

انٹرویو

حافظ عبدالرحمٰن مدنی کا تحقیقی اور تعلیمی مشن	انٹرویو پینل	۸۸۱
شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی سے ملاقات	انٹرویو پینل	۹۰۴

علمی مکاتیب

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کا مکتوب اور جواب	ادارہ	۹۲۹
مولانا عبدالمنان نور پوری کا مکتوب اور جواب	حافظ فہداللہ مراد	۹۳۱

کتابیات

مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ میں علوم قرآن کے مباحث	قاری محمد ابراہیم میر محمدی	۹۴۰

سیر وسوانح

مشاہیر قراء کرام کا تذکرہ	قاری محمد یحییٰ رسولنگری	۹۴۴
شیخ الاسلام حافظ ابوعمرو عثمان الدانی رحمہ اللہ	قاری ابوبکر عاصم	۹۵۳
امام سیوطی رحمہ اللہ اور علم قراءات میں ان کی خدمات	فیاض الحسن جمیل ازہری	۹۶۷
الشیخ المقری احمد عبدالعزیز الزیات رحمہ اللہ	ڈاکٹر یاسر ابراہیم مزروعی	۹۷۵
شیخ القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ	قاری محمد فیاض	۹۸۷

ادارہ

اخبار الجامعہ	محمود سیاف	۱۰۰۲
جامعہ سلفیہ میں تقریب تکمیل قراءات عشرہ	ارسلان ظفر	۱۰۰۵
تبصرہ جات بر ماہنامہ رُشد' قراءات نمبر	حافظ محمد عبداللہ	۱۰۰۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اداریہ

تحفظِ قراءات اور مجلّہ ’رشد‘

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی کلام اور نبی کریمﷺ کا زندۂ جاوید معجزہ ہے۔قرآنِ کریم کے ہر لفظ وترکیب میں اگر معانی کا جہاں پوشیدہ ہے، تو اس کے پرجلال اَندازِ بیان نے بہت سے بھٹکے لوگوں کو راہِ حق کی ہدایت دی ہے، جن میں سیدنا عمر بن خطاب، جبیر بن مطعم اور بہت سے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

اس دور میں قرآنِ مجید کے اعجاز کے اگر بہت سے پہلو نمایاں ہورہے ہیں تو اس کی ایک اہمیت اور خوبی تو سرچڑھ کر آشکارا ہورہی ہے اور وہ ہے: اجنبیت وغربتِ اسلام کے اس دور میں اسلام کی بقا اور اس کا وجود قرآن کی بدولت قائم ودائم ہے۔ غیر مسلم اسلام کے خلاف نت نئے حملے کررہے ہیں اور ملتِ اسلامیہ عرصۂ دراز سے ان کی جارحانہ بربریت کا شکار ہے، لیکن اگر ملتِ بیضا کے فرزند کفر کے مقابلے میں جم کر کھڑے ہیں اور میدانِ جہاد میں دشمنوں کو پے درپے شکست دے رہے ہیں، تو اس کی وجہ ان مجاہدین کے پاس قرآن کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا یوں محفوظ ہونا ہے جس کے ایک ایک لفظ کے منزل من اللہ ہونے میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

تہذیب وثقافت کے میدان میں اسلام کا حلیہ مسخ کیا جاتا ہے تو قرآنِ حکیم کی آیاتِ بینات کے ذریعے ہر حیلہ جو کے مکروفریب کا فسوں آخر کار بکھر کر رہ جاتا ہے۔فکر ونظریہ کے میدان میں آئے روز اسلام پر تحریف وتاویل کے وار کئے جاتے ہیں، لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہی ان کا زور ٹوٹ کررہ جاتا ہے۔قرآنِ کریم کے منزل من اللہ اور آخری الہامی کتاب ہونے کے ناطے اس پر عمل کرنے والا ہر انسان اپنے اندر خاص ایمانی جذبہ، روحانی قوت اور الٰہی تائید محسوس کرتا ہے۔اس ایمان ویقین اور علم ونظریہ کا دُنیا کے کسی بھی جابر وقاہر حکمران کے پاس کوئی توڑ موجود نہیں ہے!

قرآنِ کریم اسلام کا مرکز ومحور ہے۔ یہ بجا کہ واقعاتی طور پر قرآن مجید ہمیں ذاتِ اقدسﷺ کے ذریعے ملا ہے، اور ان پر ایمانِ کامل ہو، تب ہی قرآنِ مجید تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔لیکن فی زمانہ مسلمان قرآن کے مطالعے سے ہی مقامِ رسالتﷺ کا شعور اور اتباعِ سنت کا جذبہ مستحکم کرتے ہیں۔ آیاتِ کریمہ نے ہی اتباعِ سنت کی اہمیت کو ہر مسلم کے دل میں جاگزیں کیا ہے۔قرآنِ مجید ہی کے سہارے حدیث وسنت کی اتباع کا جذبہ اُمتِ مسلمہ میں کسی لمحے سرد نہیں پڑتا۔ جب تک قرآنِ کریم محفوظ ومامون شکل میں موجود ہے، اس وقت تک ملتِ اسلامیہ کے علمی وروحانی وجود کو ہزار زخم لگائے جائیں، یہ ملت پھر اپنے مرکزِ قرآنی سے تائید پا کر احیا کی صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اَدیان وملل کے اس مقابلے میں قرآنِ کریم کو دیگر اَقوام پر یہ ایسی نمایاں فوقیت حاصل ہے جس کا خراج اس کے مقابل آنے والی ہر قوم کو اَدا کرنا پڑ رہا ہے۔

منعم حقیقی اللہ جل جلالہٗ نے قرآنِ کریم کی حفاظت کی ذمہ داری لے کر ملتِ اسلامیہ پر ایک لازوال احسان کیا ہے۔ اس عظیم ذمہ داری کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے نفوسِ قدسیہ تخلیق کئے، جن کی زندگیوں کا مقصد ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظتِ قرآن ٹھہرا۔ کتنے مبارک ہیں یہ لوگ جن کے حصے اللہ تعالیٰ کی اس عظیم ذمہ داری کی تکمیل کی سعادت آئی ہے، اسی لئے روزِ قیامت قرآن کے ایسے ہر محافظ کو اللہ تعالیٰ 'قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجے چڑھتا جا' کی نوید سنا کر بہترین جزا دیں گے۔[جامع الترمذي: ۲۸۳۸]

قرآن ایمان واعتقاد کا خزینہ اور علوم ومعارف کا گنجینہ ہے۔ نوعِ انسانی کو درپیش ہر مسئلے کی اس میں براہِ راست رہنمائی نہیں تو اشارہ وکنایہ بہرطور پایا جاتا ہے جس سے سربستہ اَسرار ورموز کی گرہیں کھل جاتی ہیں۔ یہ سائنس کی کتاب نہیں بلکہ اس کا موضوع انسان کا تصور ومقصدِ حیات ہے لیکن اس میں اس نوعیت کے دعوے جا بجا موجود ہے جن کے اِنکشاف سے اہل سائنس انگشت بہ دنداں اور محوِ حیرت ہیں۔ سالہا سال کی تحقیق کے بعد جس سائنسی نکتے کی عقدہ کشائی کی جاتی ہے، وہ بسا اوقات بڑے مختصر اور جامع انداز میں قرآن کے الفاظ میں موجود ہوتا ہے۔ دراصل اس نکتہ کی تفصیلات میسر آجانے کے بعد قرآنِ کریم کے اس اندازِ بیان کی حقیقت اور گہرائی کا شعور انسان کو ہونا ممکن ہوجاتا ہے۔

قرآن کی عظیم الشان اہمیت کے پیش نظر اس سے متعلق ہر علم کی شان وعظمت دیگر علوم سے بالا تر ہوجاتی ہے۔ یوں تو قرآنِ حکیم کے ہر پہلو سے علوم کے سوتے پھوٹتے ہیں جو اپنی وسعت واِفادیت کے پیش نظر آگے چل کر دریا اور سمندر کا روپ دھار لیتے ہیں لیکن ایسے علوم جن کا تعلق براہِ راست قرآن کریم کے متن سے ہے، ان کی شان وعظمت اس اعتبار سے زیادہ اہم ہے کہ یہ ان مبارک الفاظ کی حفاظت ہے جنہیں اللہ جل جلالہٗ نے خود اَدا فرمایا، اور یہ الفاظ وتراکیب ان بے شمار مبارک ومقدس معانی کے لئے مَظروف کا کام دیتے ہیں جن سے انسانیت کی ہدایت وابستہ ہے۔ یاد رہے کہ قرآن مجید کے الفاظِ مبارکہ میں اللہ کی صفتِ تکلم کا اِظہار اس کو جہاں ایک قہر وجبروت والے خالق کا جاہ وجلال عطا کرتا ہے، وہاں اس کو اللہ کی تمام مخلوقات بشمول انبیا علیہم السلام پر برتری بھی عطا کرتا ہے۔ اس اعتبار سے الفاظِ قرآن سے متعلقہ علوم کی اہمیت ومعنویت بھی دیگر علوم سے بالاتر ہوجاتی ہے۔

قرآن کے تلفظ واَدا کا علم نہ صرف اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے جبریل روح الامین کے توسط سے نبی آخر الزمان محمد ﷺ کو عطا ہوا ہے، اور لسانِ نبوت سے اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو منتقل ہوا بلکہ الفاظ کے ساتھ اس کے علم الاداء کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے جیسا کہ ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْءَانَهُ﴾ [القيامة: ۱۷] کی آیتِ کریمہ سے حفاظتِ قرآن اور تلفظِ قرآن کی الٰہی ذمہ داری کا بہ صراحت علم ہوتا ہے۔ تلفظ واَدا کے اس اُسلوب و انداز کو، جو منزل من اللہ ہے، مسلمانوں نے باضابطہ طور پر 'علم تجوید وقراءات' کا نام دے کر متعدد اُصول وقوانین کی شکل میں محفوظ ومدوّن کر دیا ہے۔

ملتِ اسلامیہ کے زوال کے اس دور میں دیگر علومِ اسلامیہ کی طرح مغربی فکر وفلسفہ نے قرآنی الفاظ وتلفظ کے اس علم کی حقانیت کو بھی معرضِ شک وشبہ میں لانے کی بھرپور کوششیں کیں۔ آج ہمیں مسلم معاشروں میں دین پر نت نئے اعتراضات اور اسلامی علمیت کے بارے میں نت نئے انکشافات آئے روز سننے کو ملتے ہیں، اگر ان گمراہ افکار کا تعاقب کیا جائے تو یہ دراصل مغرب کی تحریکِ استشراق کے برگ وبار اور اُنہی غیرمسلموں کے پیدا کردہ شبہات ہوتے ہیں جنہیں ہمارے ہاں ان کے فکری جانشین اور خوشہ چین غیروں سے لے کر دُہرا دیتے ہیں۔ اہل مغرب کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پھینکے ہوئے نوالوں کو ہمارے نام نہاد 'فرزندانِ اسلام' دوبارہ چبا کر اپنی علم دانی اور نکتہ رسی کا رعب جھاڑتے ہوئے اسلام پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ نا معلوم اس وقت خود ایسے معترضین کس مقام پر کھڑے ہوتے ہیں جب وہ قرآن، حدیثِ نبویہ ﷺ، ائمہ اسلاف رحمہم اللہ اور اپنی مستند تاریخ کے خلاف اپنے دشمنوں کی زبان بول کر ان کو تقویت بخش رہے ہوتے ہیں۔ فی زمانہ انکارِ حدیث، انکارِ قراءات اور اسلام کے مایہ ناز سیاسی وقانونی اور معاشی ومعاشرتی تصورات پر ہمہ نوعیتی اعتراضات کے ڈانڈے اسی مغربی فکر سے برآمد ہوئے ہیں، جنہیں اپنی محدود دنیوی کامیابی پر ناز، اور اپنی فسادہ زدہ علمیت پر گھمنڈ وغرور ہے۔ خلاقِ عالم سے انحراف وانکار کے بعد اس کی عطا کردہ صلاحیتوں اور وسائل سے استفادہ نے ان کے غرور وتکبر کو دو چند کر دیا ہے!! بطورِ مثال

- اجناس گولڈ زیہر
- آرتھر جیفری وغیرہ

عالم مغرب میں مستشرقین اور برصغیر پاک وہند میں ان کے خوشہ چین، جنہوں نے اِس سے قبل حدیث وسنت کی اہمیت وحجیت سے اِعراض کا رویہ اپنایا اور اس میں نت نئے مغالطوں اور شبہات کو جگہ دی، پھر قرآنِ کریم کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے اصل الفاظ میں شبہات ڈھونڈنے شروع کر دیئے حتیٰ کہ قرآن کے معجز الفاظ کو بھی تشکیک کا نشانہ بنایا گیا۔ مسلمانوں کی اسلام اور علوم اسلامیہ سے غفلت کے نتیجے میں قرآنِ کریم کے بارے میں اتفاقی واجماعی اُمور کو شک وشبہ کی نظر سے پیش کیا جانے لگا۔ پھر اُنہوں نے قرآنِ کریم کے متعدد اور متفقہ واجماعی اسالیبِ تلاوت (قراءات) کی نفی کر کے چودہ صدیوں اور دورِ حاضر کے ملتِ اسلامیہ کے اجماعی تعامل کو حرفِ غلط کی طرح مٹانے کی کوششیں شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ قرآنِ کریم کی ان متنوع قراءات کا انکار کرنے والے لوگ وہی ہیں جو مغربی علم وفلسفہ سے مرعوب اور حدیث وسنت میں تشکیک پیدا کرنے کی 'مخدوش علمی روایت' کے حامل وقائل ہیں۔ مسلمانوں میں جن لوگوں نے انکار یا استخفافِ حدیث کا رویہ اپنایا، اس کے 'ثمرہ' کے طور پر آج وہ قرآنِ مجید کی قراءات کے انکار کے ذریعے اس کے اہم حصہ کے منکر بھی ہو رہے ہیں۔ دراصل یہ وہ لوگ ہیں جنہیں روایت کے لفظ سے چڑ ہوگئی ہے، کیونکہ مغربی تہذیب روایت کی بجائے پرفتن معقولات پر قائم ومنحصر ہے جبکہ اسلام اللہ کی طرف سے نازل شدہ دین ہونے کے ناطے ایک منقول ومروی دین ہے۔ دین میں سے منقولات (اَسناد ومتن) کو نکال دیا جائے تو کچھ نہیں بچتا اور مسلمان اہل مغرب کی طرح عقل پر انحصار کرنے کی بجائے منقولات کے فہم میں عقل وتجربہ کو بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ قراءات کا تعلق بھی منقولات سے ہے، اس لئے وہ اس کی حجیت تسلیم کرنے سے بھی انکاری ہیں، جبکہ قرآن بھی دراصل تلقّی واَدا کے ذریعے حاصل ہونے والی منقول چیز ہی ہے جس کے مرویات سے بالاتر ہونے کا اُنہیں بلا جواز و بلا دلیل اندیشہ لاحق ہوا ہے۔

قرآنِ کریم کی معجزاتی حیثیت اس کے الفاظ میں نمایاں ترین ہے۔ قرآن میں کفار کو اسی جیسی دس سورتیں، ایک سورت یا ایک آیت بنا کر لانے کی کئی بار دعوت دی گئی ہے، جس میں اُنہیں اپنا پورا لاؤ لشکر اور پوری کائنات میں اپنی قوتوں کو جمع کر کے اس چیلنج کو مشترکہ طور پر پورا کرنے کو بھی کہا گیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ آج تک اس قرآنی چیلنج

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کسی کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اسی طرح قرآنِ کریم کی ادائیگی (قراءات) کی اللہ تعالیٰ نے سات مختلف اسالیب میں اجازت دی ہے۔ یہ ساتوں اسالیب نبی کریمﷺ سے براہِ راست، بالتواتر منقول اور مصاحفِ عثمانیہ میں موجود ومحفوظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کو انہی اسالیب پر نازل کیا ہے، ان اسالیبِ قرآن کا عین ومصداق تو واضح اور حتمی ہے، جس کو آج تک پڑھا پڑھایا جاتا ہے، البتہ تشکیل وتدوین کی زبان میں ان اَسالیب کو کس کلیہ واُصول کی زبان میں بیان کیا جائے، اس میں علما کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ گویا مصداق میں تو اختلاف نہیں بلکہ تعبیر میں اشکال ہے جیسا کہ اکثر وبیشتر علوم کی تعریف میں اختلاف موجود ہوتا ہے۔ بطورِ مثال مسلم کا مصداق کیا ہے، یہ تو ایک واضح امر ہے لیکن مسلمان کی جامع ومانع تعریف کیا ہو؟ اس میں ایک سے زیادہ تفصیلات وتعبیرات ہوسکتی ہیں۔ جو شخص قراءات کی تعبیر وتدوین کے مرحلہ میں ہونے والے اختلاف سے بچنا چاہے تو اسے چاہئے کہ نبوی اصطلاح کو برقرار رکھتے ہوئے اُنہیں 'اَحرف' سے تعبیر کرلے، یا احادیث میں ان کے لئے قراءۃ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے، اس پر اکتفا کیا جاسکتا ہے۔ گویا قرآنِ کریم میں پائی جانے والی ان قراءتوں کو تلفظ واَدائیگی کی متنوع صورتیں قرار دیا جاسکتا ہے۔

قراءاتِ قرآنیہ کا انکار کرنے والے مختلف پہلوؤں سے اعتراض کرتے ہیں، حالانکہ وہ اگر قراءات کو صرف اس پہلو سے ہی دیکھیں کہ 'سبعہ احرف' کو بیان کرنے والی احادیث محدثانہ اصطلاح میں متواتر کا درجہ رکھتی ہیں، اور دُنیا کے سب سے مستند ذخیرہ فرامین رسالت (احادیثِ نبویہﷺ) میں جابجا قرآنِ مجید کی ادائیگیوں میں اختلاف کا ماثور تذکرہ موجود ہے، جن میں قریباً ۱۸۲ اَحادیث تو صرف صحیح بخاری ہی میں موجود ہیں، اس کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث میں ان کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔ (مزید وضاحت کیلئے اسی شمارے موجود مضمون 'احادیث مبارکہ میں روایت حفص کے علاوہ دیگر متواتر روایات' ملاحظہ فرمائیں!)

ان احادیث کی بنا پر قراءاتِ قرانیہ کا شرعی وجود وثبوت تو مسلم ہے، ان کو اگر علمائے اسلام نے ایک تعریف کی شکل میں متفقہ طور پر تعبیر نہیں کیا، تو اس سے ان مستند ومتواتر احادیث پر عمل کے پہلو سے کیا اَثر پڑ سکتا ہے؟ یوں بھی تعریفوں میں اختلاف کا شبہ اُڑانے والے بلاوجہ ابہام واعتراض کو دخل دیتے ہیں، وگرنہ قراتوں کی ان تعریفات میں تعارض وتضاد کی بجائے تنوع وتفصیل کا ہی اختلاف ہے۔ (دیکھئے اس شمارے میں موجود مضمون 'حدیث سبعہ احرف کا مفہوم، تنقیحات وتوضیحات')

یاد رہے کہ مسلمانوں نے علم قراءت کی تدوین کے بعد سے قرآن کریم کے تلفظ واَدا میں یہ گنجائش پیدا نہیں کی تھی، بلکہ وہ دورِ نبویﷺ، دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ، جن کو بہ زبانِ رسالت 'خیر القرون' سے تعبیر کیا گیا ہے، میں ہی ان قراءات کو پڑھتے پڑھاتے آئے ہیں، جن کی قرائے کرام رحمہم اللہ کے ہاں الگ متواتر اسناد موجود ہیں اور خیر القرون کا یہی تسلسل آج تک چلا آتا ہے، جس کی متواتر ومستند احادیثِ مبارکہ سے تقویت وتائید حاصل ہوتی ہے۔

- قراءاتِ قرانیہ اعجازِ قرآنی کا اہم حصہ ہیں۔ اس سے قرآنی علوم ومعارف کے بہت سے پہلو اُجاگر ہوتے ہیں جیسا کہ زیر نظر مجلّہ کے بعض مضامین قرآءات کی اسی علمی افادیت کے موضوع پر لکھے گئے ہیں۔ چودہ صدیوں سے اُمتِ مسلمہ ان کی حقانیت وحجیت پر متفق رہی ہے۔ قراءات کی حجیت اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ ہمارے ہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا جانے والا قرآن کریم بھی انہی قراءات میں سے ایک ہے، جیسا کہ اس پر واضح لکھا ہوتا ہے [بروایة حفص عن عاصم] کہ یہ امام حفص کی اپنے استاد امام عاصم سے روایت ہے۔

- دورِعثمانی میں قرآنِ کریم کو باضابطہ تحریری طور پر مدوّن ومحفوظ کیا گیا، اور قرآنِ کریم کی مختلف منسوخ و شاذ قراءات اور تفسیری روایات کو ضائع کرکے مستند متن کو محفوظ کردیا گیا۔ انہی مصاحفِ عثمانیہ کے ذریعے احرفِ سبعہ کو بھی تحریری طور پر محفوظ کیا گیا۔ کسی بھی قراءتِ قرآنی کے مستند ہونے کے لئے یہ شرط اساسی حیثیت رکھتی ہے کہ وہ مصحفِ عثمانی کے مطابق ہو۔ یاد رہے کہ ان مصاحفِ عثمانیہ میں اس اُسلوبِ کتابت کی پابندی کی گئی تھی جو اس سے قبل دورِ نبوی ﷺ اور صاحبین رضی اللہ عنہما کے اَدوارِ خلافت کے صحف میں ملحوظ رکھا گیا تھا۔ جیسا کہ علم رسم وضبط کی مستند کتابوں اور 'مجلس' کی لائبریری میں موجود مصحفِ عثمانی کے ایک نادر نسخے (جس کے بعض صفحات کی سکیننگ شمارہ ہذا میں موجود ہے) کے مطالعے سے اس التزام کا بخوبی علم ہوتا ہے۔
- بعدازاں تاریخ اسلامی کی ہزاروں دستاویزات، کتبِ احادیث وفقہ کے مجموعوں حتیٰ کہ کتبِ تفاسیر میں ان متعدد قراءات پر مشتمل قرآنی متن کو تحریر کیا جاتا رہا۔ مثلاً
  - تفسیر فتح القدیر للشوکاني جس میں نص قرآنی روایتِ ورش عن نافع میں، جبکہ بعض نسخوں میں روایت دوری عن ابی عمرو میں ہے۔
  - تمام کتبِ احادیث (خصوصاً صحیح بخاری) کے قراءات اور تفسیر کے ابواب
- یہ قراءات بیشتر بلادِ اسلامیہ میں روزِ اوّل سے اس طرح مروّج چلی آرہی ہیں حتیٰ کہ بعض افریقی ممالک میں روایت قالون اور روایت ورش کو وہی حیثیت حاصل ہے جو ہمارے ہاں روایت حفص عن عاصم کو ہے اور یہ سلسلہ آج تک یوں ہی جاری وساری ہے۔ اس سلسلے میں بطورِ مثال مغرب عربی (الجزائر، مراکش، موریطانیہ وغیرہ)، مغربی افریقہ (سینیگال، نائیجر، مالی، نائیجیریا وغیرہ) شمال افریقہ اور مصر، چاڈ، سوڈان کے بعض علاقوں اور تیونس کے مغربی اور جنوبی علاقوں میں روایتِ ورش کا جبکہ لیبیا، تیونس کے اکثر اور مصر اور سوڈان کے بعض علاقوں میں روایتِ قالون کا نام لیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح سوڈان، صومالیہ، چاڈ، نائیجیریا، اریٹریا، کینیا اور عمومی طور پر سنٹرل افریقہ میں روایت دوری عن ابی عمرو منتشر ہے۔
- ملتِ اسلامیہ کے نامور قراء ان قراءات میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ مشہور مصری قاری شیخ عبدالباسط اور شیخ محمد صدیق منشاوی کی تلاوتوں کا عام معمول ہے۔ اسی طرح حرم مدنی کے امام الائمہ شیخ علی عبد الرحمٰن حذیفی کا مکمل قرآن روایت قالون میں نشر ہوا جو کہ حرم مدنی کے اردگرد تمام مارکیٹوں میں عام میسر ہے۔
- دُنیا بھر کے نشریاتی ادارے مختلف قراءات میں قرآنِ کریم کو شائع کررہے ہیں جیسا کہ رُشد کی خصوصی اشاعت، حصہ اول کے صفحہ نمبر ۲۲۰ تا ۲۳۱ میں ان نسخوں کی فوٹو کاپی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔
- مسلم ممالک کی وزارت ہائے اوقاف ومذہبی اُمور نے سرکاری سطح پر متنوع قراءات پر مشتمل ان مصاحف کو بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ دیکھیں رُشد کی خصوصی اشاعت، حصہ اول کے صفحہ نمبر ۲۲۰ تا ۲۳۱
- دنیا بھر کے مدارس اور نامور اسلامی جامعات مثلاً مدینہ منورہ یونیورسٹی اور جامعہ ازہر، قاہرہ وغیرہ میں یہ قراءات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطورِ مستقل شعبہ، دینی نظام تعلیم کا اہم حصہ ہیں۔

- عالم عرب کی بڑی مساجد ومدارس میں ان کے مطابق نمازوں کی امامت کی جاتی ہے۔
- علاوہ ازیں مسلمانوں کے تمام علماء، مفتیان حضرات اور دینی ادارے ان کی مشروعیت پر متفق ومجتمع ہیں، جیسا کہ رشد، حصہ دوم کے صفحہ نمبر ۱۲۴ تا ۱۸۹ پر یہ فتاویٰ بہ تفصیل ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

ان حالات میں مسلمانوں میں بعض کم علم لوگوں کا جہالت کا وبال اُمتِ مسلمہ پر یوں نازل ہو کہ وہ ان قراءات کا انکار ہی شروع کردیں اور اُنہیں مستشرقین کی ہم نوائی میں جمع حدیث کی طرح کی عجمی سازش قرار دیں تو ان کی اس تہمت وبہتان کا کیا وزن رہ جاتا ہے؟

ڈاکٹر حافظ حسن مدنی
[مدیر التعلیم جامعہ لاہور الاسلامیہ ومدیر ماہنامہ 'محدث']

رُشد قراءات نمبرز کی اِشاعت پر منکرینِ حدیث کی بوکھلاہٹ

حالیہ چند سالوں میں دو موقع ایسے آئے ہیں جب منکرین حدیث بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار ہوئے ہیں۔ ایک جب ماہنامہ محدث کا فتنۂ انکار حدیث نمبر شائع ہوا اور دوسرا موقع یہ ہے جب قراءات نمبر مسلسل تین قسطوں میں شائع ہو رہا ہے۔ شاید قارئین کو خیال گزرے کہ منکرین حدیث کا فتنۂ انکار حدیث نمبر پر چیں بہ چیں ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن قراءات نمبر کی اشاعت اور ان کی پریشانی میں کیا نسبت؟ تو یہ نسبت بالکل سادہ سی ہے جو منکرین حدیث کے ماہنامہ بلاغ القرآن نے ان الفاظ میں بتائی ہے:

> ''روایت پرستوں کا جنوں انہیں سکون سے بیٹھنے نہیں دے رہا ان کی تعصّبانہ روش انہیں مسلسل اکسا رہی ہے کہ قرآن کے متن میں 'اختلاف قراءات وروایات' کی بنیاد پر تبدیلی کر کے مخالفین کا منہ بند کردیا جائے کہ اگر کوئی شخص 'صحاح ستۂ کی کسی 'روایت' بالخصوص أنزل القرآن علی سبعة احرف پر تنقید کی جسارت کرے تو اسے تبدیل شدہ ایک نہیں بلکہ بیس قرآن دکھا کر خاموش کروایا جاسکے'' [بلاغ القرآن نومبر ۲۰۰۹ء ص:۲]

خلاصہ عبارت یہ ہوا کہ حدیث کو شرعی حجت تسلیم کرنے والے یہ چاہتے ہیں کہ منکرین حدیث کے وہ تمام چور دروازے بند کردیے جائیں جن سے کسی بھی پہلو سے انکار حدیث کا امکان ہو۔ یعنی یہ 'بزرگ' شعوری طور پر سمجھتے ہیں کہ رشد قراءات نمبر فتنۂ انکار حدیث نمبر کا ہی تسلسل ہے جو دفاع حدیث کی غرض سے شائع کیا گیا چنانچہ اسے پروپیگنڈہ کے زور پر روکنا ضروری ہے تاکہ مسٹر پرویز کے قرآن (جو حدیث کی بجائے ہر ایرے غیرے کی تشریح پر مشتمل ہے) کا تحفظ کیا جاسکے۔ اب وہ قرآن جس کی بابت نبی کریم نے فرمایا کہ وہ سات حروف پر مشتمل ہے اس کے تحفظ کی ذمہ داری تو خود اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہے اور اس کی حفاظت بخوبی ہو رہی ہے لیکن مسٹر پرویز کے قرآن، جس کا ذکر خیر اوپر ہو چکا ہے، اس کے تحفظ کیلئے دوستوں نے اپنے نام نہاد قرآنی گورکھ دھندے کو مخفی رکھتے ہوئے عوام الناس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ باور کروانے کی کوشش کی کہ اہل رشد بیس نئے قرآن شائع کرنے کا ارادہ کر چکے ہیں حالانکہ یہ وہ بات تھی جو دوستوں نے بحث کو منفی رنگ دینے کیلئے غلط طور پر پھیلائی اور اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

پھر اس بنیاد پر فرضی سوالات ترتیب دے کر عوام کو بیداری کی دعوت دی گئی کہ اٹھو ورنہ قرآن بھی انجیل کا سا ہو جائے گا اور تم منہ دیکھتے رہ جاؤ گے۔ اس جہالت کا ذکر ہم بعد میں کریں گے کہ کیا مختلف قراءات میں مصاحف شائع ہونے سے قرآن بھی انجیل کی طرح محرف ہو جائے گا؟ سر دست ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا واقعی یہ گروہ اس بات پہ آگ بگولا ہوا کہ مختلف قراءات میں قرآن کی اشاعت سے قرآن اور انجیل ایک جیسے ہو جائیں گے؟ یا مسئلہ مصاحف کی اشاعت کی بجائے قراءات کی حجیت کا ہے جس کو انکے بڑے فتنۂ عجم کا نام دیتے ہیں جبکہ امت بالاجماع ان کو حجت مانتی ہے۔ ہم اس گروہ کے اس موقف کو صحیح تسلیم نہیں کرتے کہ یہ ہنگامہ مصاحف کی اشاعت کی وجہ سے قرآن کے انجیل کے مترادف ہو جانے کے ڈر سے کھڑا کیا گیا بلکہ اسے دروغ گوئی سے تعبیر کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ انکے اکابرین اس وقت بھی یہی سوال کرتے سنے گئے جب پاکستان میں کہیں مصاحف کی اشاعت یا اس طرح کے پروپیگنڈہ کا نام ونشان تک نہ تھا، دیکھئے مسٹر غلام احمد پرویز کی کتاب 'مقام حدیث' (یہ اسلم جیراجپوری، تمنا عمادی اور خود پرویز کی تحریرات پر مشتمل ہے) جو انہوں نے بیسیویں صدی کے وسط میں لکھی اس وقت پرویز وغیرہ کے اعتراضات کا جواب مولانا محمد گوندلوی ؒ نے اپنی کتاب 'دوام حدیث' (جو ان دنوں لکھی جا چکی تھی لیکن با قاعدہ طبع ہو کر مارکیٹ میں حال ہی میں آئی ہے) میں دیا۔ ہم مولانا کی کتاب سے ایک اقتباس نقل کرتے ہیں جس سے یہ بات کھل کے سامنے آ جائے گی کہ ان حضرات کا پس پردہ مقصد حفاظتِ قرآن نہیں بلکہ انکارِ قراءات ہے کیونکہ اگر ایسی بات نہ ہوتی تو آج سے ساٹھ سال قبل اس مسئلے کا موضوع بحث بننا چہ معنی دارد؟ موصوف فرماتے ہیں:

''ایک عیسائی نے کتاب المصاحف لابن أبی داؤد سے قرآن کے ان نسخوں سے جو روایت بالمعنی کی بنا پر لکھے گئے ہیں، بعض مختلف کلمات نقل کئے ہیں، جو حلال وحرام میں مختلف نہیں۔ اس نے اپنی جگہ قرآن میں تحریف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور منکرین حدیث بھی اپنی خفت مٹانے کیلئے اس اعتراض کا ذمہ دار بھی حدیثوں کو ٹھہرانے لگے ہیں۔ عیسائی تو ایک حد تک معذور ہیں، کیونکہ وہ دراصل مسلمانوں کے اس اعتراض میں لب کشائی کر رہے ہیں کہ اناجیل محرف ہیں۔ اب پھر اس میں تحریف ہو رہی ہے۔ موجودہ اناجیل سے بعض آیات نکال دی گئی ہیں، حالانکہ یہ آیات سابقہ مطبوعہ انجیلوں میں بدستور موجود ہیں، کیونکہ اناجیل کا نہ اصل نسخہ موجود ہے، نہ اس کی نقل یا نقل در نقل، جن سے تراجم کی اغلاط معلوم ہوسکیں، جو مترجمین نے اپنے فہم کے مطابق کیے ہیں۔ کیونکہ عیسائی اب تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ موجودہ اناجیل کس زبان میں لکھی گئیں۔ یونانی میں یا عبرانی میں، کیونکہ یونانی زبان کا پرانا سے پرانا نسخہ عبرانی کی نقل معلوم ہوتا ہے اور عبرانی کا پرانے سے پرانا نسخہ یونانی سے نقل معلوم ہوتا ہے، پھر اناجیل میں واقعات کی کوئی سند بھی نہیں، نہ متواتر، نہ خبر واحد، بلکہ اناجیل کے مصنفین تک بھی حد تواتر تک نہیں پہنچیں۔

پس جس عیسائی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ مختلف مصاحف کا اختلاف اناجیل کے اختلاف کی طرح ہے، وہ احمقوں کی دنیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رہتا ہے، مگر اس کو یہ معلوم ہے کہ میں جس دنیا میں ہوں، اکیلا نہیں ہوں، میرے وسوسے کو دنیا میں قبول کرنے کے لیے اور احمق بھی مل جائیں گے۔

چنانچہ جب ہم نے 'مقام حدیث' میں دیکھا کہ منکرین حدیث بھی اس وسوسہ سے متاثر ہوکر اس اعتراض کو معقول سمجھ کر اسکا ذمہ دار حدیث کو ٹھہرا کر بری الذمہ ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو اس عیسائی کے خیال ''کہ میں اکیلا احمق نہیں'' کی تصدیق پائی۔

بھلا وہ اختلاف جو کمی بیشی کا ہو، جیسا کہ اناجیل میں ہے، اور وہ اختلاف جو لغت کے اعتبار سے ہو، جیسا کہ مختلف قراءتوں یا مختلف مصاحف میں ہے، کیسے برابر ہوسکتا ہے؟ اگر سب اختلافات برابر ہوں، تو تراجم کو تحریف ہی کہنا چاہئے۔ منکرین حدیث عیسائی کے اس اعتراض سے بہت خوش ہورہے ہیں کہ یہ اعتراض روایت کی بناء پر ہے۔ ہم چونکہ روایت کے قائل نہیں، اس لیے یہ اعتراض ہم پر وارد نہیں ہوتا، اور یہ نہیں سمجھے کہ روایت کے حجت ہونے کے انکار سے روایت کے لوازمات سے انکار لازم نہیں ہوتا، کسی روایت کے ردّ کرنے کے لیے اتنا کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم اس کو دینی حجت نہیں مانتے۔ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے سے انسان دشمن کے وار سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ اس قسم کے لایعنی انکار سے دشمن زیادہ دلیر ہوجاتا ہے۔ اس کو اس امر سے بحث نہیں کہ تم مانتے ہو یا نہیں، وہ تو علمی حلقہ میں پہچان پیدا کرنے کے درپے ہے۔ اگر آپ لوگ عیسائی مصنف کو تحقیقی جواب دینا چاہتے ہیں، تو اس کی صورت آپ کے خیال کے مطابق یوں ہونی چاہئے کہ روایت کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ بعض سچی ہوتی ہیں اور بعض جھوٹی، ہوسکتا ہے کہ یہ جھوٹی ہو۔ ان روایات کا جھوٹا ہونا ہی صحیح ہے، کیونکہ قرآن مجید ایک ایسا فصیح و بلیغ کلام ہے کہ بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ہے، کوئی دوسرا کلام اس سے مشتبہ نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا ان نسخوں کے جعلی ہونے کی دلیل ہمارے پاس یہ ہے کہ:

''قرآن مجید کا جو نسخہ ہمارے پاس ہے، اس کے الفاظ فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ہیں، اور باقی نسخے جو اس کے علاوہ ہیں، ان کے الفاظ اس قدر گرے ہوئے ہیں کہ ان کو اس نسخہ کے الفاظ کے مترادف بھی نہیں کہا جاسکتا۔''

یہ تھا اصل جواب! مگر یہ جواب اس وقت درست ہوتا، جب یہ ثابت ہوجاتا کہ قرآنی الفاظ اور ان نسخوں کے مخالف الفاظ میں اس قدر فرق ہے کہ ایک تو معجزہ بن جائے اور دوسرے نسخے معجزہ کی حد کو نہ پہنچیں، مگر اس کے لیے علم کی ضرورت ہے اور یہ لوگ علمی نقصان کو جذبات سے پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اعتراض سے بچنے کے لیے انکار ہی کا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ یہ کوئی تحقیق نہیں، بلکہ تلبیس ہے۔'' [ص:۱۱۶تا۱۱۹]

اندازہ کیجیے کہ کیسا حسن اتفاق ہے کہ آج کے معترضین کے وہی اندیشے اور اشکالات ہیں جو ساٹھ سال قبل ان کے نظریاتی آباواجداد کے تھے؟ بلکہ قارئین حیران ہوں گے کہ یہ اعتراضات بھی انکے ذہن کی پیداوار نہیں ہیں بلکہ ان مستشرقین کے اعتراضات کا چربہ ہیں جن کے نام سے ڈرا کر امت کو قراءات متواترہ سے دور رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اب ہم اس سوال کی طرف آتے ہیں کہ کیا مختلف مصاحف کی اشاعت سے قرآن محرف ہوجائے گا؟

ہمارے خیال میں بات یہاں سے شروع ہونی چاہیے کہ قراءات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ان کی حجیت کا مدار کس بنیادی ماخذ پر ہے اور اس باب میں امت کا اجماعی موقف کیا ہے؟ اگر قراءات کی حجیت پر متواتر اور صیحح احادیث موجود ہیں اور امت کا اجماعی موقف بھی ان کو حجت ماننے کا ہے تو یقیناً مختلف مصاحف کی اشاعت سے قرآن محرف نہیں ہوگا۔ کیونکہ جب مختلف قراءات کے ثبوت سے قرآن میں تحریف نہیں ہوئی تو ان کی الگ الگ اشاعت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے تحریف ہو جائے گی؟

دوسری بات یہ ہے کہ یہ انتہائی لغو اور جہالت پر مبنی سوچ ہے کہ قراءات اور انجیل کا اختلاف ایک جیسا ہے کیونکہ انجیل کا اختلاف تضاد کا ہے جس میں نظریات ،مضامین اور عقیدے کا اختلاف ہے جبکہ قراءات کا اختلاف تنوع کا اختلاف ہے جس سے نہ تو مضامین باہم متضاد ہوتے ہیں اور نہ ہی عقیدے میں کوئی حرف آتا ہے بلکہ اگر عقل سلیم میسر ہو تو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگے کہ یہ اختلاف قرآن کریم کا اعجاز ہے نہ کہ تحریف ۔دوسری بات یہ کہ قراءات کا ایک ایک اختلاف صحیح اسناد سے ثابت ہے جبکہ انجیل کی سند حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو دور کی بات ان کے مصنّفین تک نہیں پہنچتی کہ ان کے لکھنے والے کون لوگ تھے۔ اور یہ بات عیسائیت کو بھی تسلیم ہے۔ایک طرف یہ اختلاف کہ انجیل یوحنا عقیدہ تثلیث ثابت کرتی ہے جبکہ باقی تینوں اناجیل میں یہ بحث ہی موجود نہیں اور دوسری طرف قراءات کا وہ اختلاف جس سے قرآن کریم کے مفہوم میں ذرا برابر فرق نہیں پڑتا کیا ایک جیسا کیسے ہو گیا ؟ بہ بیں تفاوت رہ از کجا ست تا بہ کجا

اس حوالے سے ان دانش بازوں سے دوسری گزارش یہ ہے کہ ذرا اتنی وضاحت فرمایئے کہ کیا مستشرقین کا اسلام پر مطالعہ اور ان کی معلومات کا حدودِ اَربعہ آپ جتنا ہے جو ان کو ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا کہ اَحادیث میں مختلف قراءات کا ذکر بھی ہے۔گویا آپ کے خیال میں مستشرقین کو ابھی تک روایت حفص کے علاوہ کسی روایت کا علم نہیں ہے اِس لیے وہ آج تک اِعتراض نہیں کرسکے اور جوں ہی دیگر رِوایات میں مصاحف پاکستان میں منظر عام پر آ گئے وہ اِعتراضات کی بوچھاڑ کردیں گے؟ قارئین اندازہ فرمایئے!یہ ہیں وہ محققین جو رشد قراءات نمبر پر نقد کرنے آئے ہیں اور بھولے اتنے ہیں کہ مستشرقین کے نام سے امت کو ڈراتے ہیں لیکن ان کے کام سے خود جاہل ہیں۔ اگر ہم ان محققین سے پوچھیں سے کہ اگر مستشرقین مصاحف کی موجودگی میں قرآن کریم کے انجیل جیسا ہونے کا کہہ سکتے ہیں تو قراءات کی حجیت پر اُمت کے اِجماعی مؤقف اور اَحادیث کی موجودگی کے پیش نظر اب کیوں نہیں؟ کیونکہ اتنی تو بہرحال ان کو خبر ہے کہ امت حدیث نبوی کو دین کا اساسی ماخذ اور حجت مانتی ہے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ یہ اعتراض وہ دسیوں سال پہلے کر چکے ہیں اور ان اعتراض کی سطحیت کو علمائے حق خوب واضح کر چکے ہیں یہی وجہ کہ ان کے اعتراضات کی وجہ سے آج تک کوئی فتنہ سامنے نہیں آیا۔بدقسمتی سے یہ وہی اعتراضات ہیں جنہیں آپ آج تحقیق جدید کے نام سے پیش کر رہے ہیں اور گویا یوں تاثر دے رہے ہیں کہ آج اگر ہم نہ ہوتے تو قرآن کریم محفوظ رہتا۔یہ تو ہماری بیداری فکر کا نتیجہ ہے کہ ہم نے اسکے اثرات اتنی دور سے دیکھ کر امت کو بروقت خبردار کر دیا۔

مذکورہ گروہ کی نگارشات کو سامنے رکھتے ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے مستشرقین کا مقابلہ برصغیر سے ہے۔ دنیا میں جو بھی ہوجائے اُن کو اِس سے کوئی سروکار نہیں وہ تو اسی تاک میں ہیں کہ برصغیر کے اِسلام پر اِعتراض کا کب موقع بنے؟ اس لیے باقی اُمت مسلمہ جو بھی کرے باشندگان برصغیر کو بہرحال محتاط رہنا چاہئے۔یہ احساس اس لیے ہوا کہ اگر مستشرقین کی نظر پورے عالم اسلام پر ہوتی تو ایک عرصے سے مختلف ممالک میں مختلف مصاحف کی اِشاعت ہو رہی ہے تب سے مستشرقین کہاں ہیں۔؟ نعوذ باللہ کیوں قرآن انجیل کے مترادف نہیں ہوا؟ کیوں کہیں سے کوئی اعتراض سامنے نہیں آیا؟ اور فرض کریں اگر کوئی اعتراض آ بھی جائے تو جواب دینے کے لیے اہل علم موجود ہیں مقابل میں 'اہل علم ودانش' تو ہیں نہیں جو فوراً قرآن کو نعوذ باللہ انجیل مان لیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اسلام کے دانا دوستو! میڈیا نے دنیا کو جتنا قریب کردیا ہے کیا تم اَبھی بھی اس خیال میں ہو کہ ہم مستشرقین سے چھپے بیٹھے ہیں؟ آپ کے خیال میں ان کو علم ہی نہیں کہ مختلف اسلامی ممالک میں روایت حفص کے علاوہ دیگر قراءات میں قرآن پڑھا جارہا ہے؟ اگر انہوں نے یہ سوال کردیا کہ پاکستان میں روایت حفص پڑھی جاتی ہے جبکہ مراکش میں روایتِ ورش، کیا پاکستان اور مراکش کے قرآنوں میں فرق ہے تو اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہوگا؟

اس طرح کے اشکالات عوام الناس کے ہوتے تو ہم ہضم کرلیتے ہمیں تو افسوس اس بات کا ہے کہ خدایا یہ انداز تحقیق ان لوگوں کا ہے جو خودکو اہل علم، اہل دانش، اہل فکر اور مفتی کے لقب سے ملقب کرتے ہیں اور پھر بے باکی سے اس عقیدے کا اظہار بھي کرتے ہیں کہ قرآن میں زیر، زبر کا بھی فرق نہیں اور قراءات کوتسلیم کرنے سے قرآن انجیل کی طرح محرف ہوجائے گا۔یعنی مصاحف کی اشاعت کے بارے میں علماء کا یہ خدشہ کہ جہالت کی وجہ عوام الناس میں انتشار کا خطرہ ہے درست نہیں کیونکہ یہاں تو خودساختہ مفتیان اور نام نہاد' اہل علم ودانش بھی ایسے ہیں جو نہ صرف یہی عوام الناس والا عقیدہ رکھتے ہیں بلکہ قراءات کو تحریف تک کہنے سے نہیں چوکتے، اب پہلے سے بھی مشکل سوال یہ ہے کہ ایسی پڑھی لکھی جہالت کا کیا حل ہو؟

حالانکہ علماء اور مفتیان کی نسبت رسول اللہ ﷺ کا فرمان یوں ہے:

«نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، الْمِرَآءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ -ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ إِلٰى عَالِمِهِ» . [مسند أحمد: (٢/٣٠٠)٧٩٧٦]

’’قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات کہی کہ اس میں جھگڑنا کفر ہے۔جس کا علم ہو اسی کے مطابق پڑھ لو اور جس کا علم نہ ہو اسے عالم کی طرف لوٹاؤ۔‘‘ [مسند احمد:١/٣٠٠، صحیح ابن حبان: ص٨٣]

آپ ﷺ عوام الناس کو تلقین فرمارہے ہیں کہ جس قراءات کا علم نہ ہو اس کے بارے میں عالم کی طرف رجوع کریں اور اللہ کی شان ہے کہ پاکستان کے ایک کونے میں نام نہاد عالم یہ کہہ رہے ہیں کہ قراءات تحریف انجیل کے مترادف ہیں۔کیا ابھی بھی ان کے عالم اور مفتی ہونے کا استحقاق محفوظ ہے؟ کیا ایسی جرأت ایک عالم دین تو دور کی بات ہے عام امتی بھی کرسکتا ہے؟ کیا ایسے شخص کو اُمت مسلمہ کے حوالے سے بات کرنے کا کوئی حق حاصل ہے؟ کیا ایسا شخص اپنے نام کے ساتھ مفتی کا بڑا سا سابقہ لگا کر اپنے فتوے عوام الناس کی راہنمائی کے دعویٰ سے بانٹنے کا جواز رکھتا ہے؟ اس 'مفتی' کی ذمہ داری تو آپ ﷺ نے راہنمائی امت کی لگائی تھا اور یہ تخریب کاری کرتا پھر رہا ہے پھر بھی ہنوز مفتی ہے؟

اور اگر مختلف قراءات میں مصاحف کی اشاعت سے قرآن انجیل کی طرح محرف ہوجائے گا، عوام الناس انتشار کا شکار ہوجائیں گے اور امت مسلمہ کا ایک قرآن کا دعویٰ ختم ہوجائے گا تو گزارش ہے کہ عالم اسلام میں یہ مصاحف شائع ہوچکے ہیں تمہارے دیئے گئے نتائج کے مطابق اس بدعت کا ارتکاب ہو چکا ہے، قرآن کریم میں نعوذ باللہ انجیل کی طرح تحریف ہوچکی ہے اور امت کا ایک قرآن کا دعویٰ ختم ہو چکا ہے۔نہ صرف یہ سب کچھ ہو چکا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جس نے یہ کہہ کر ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ [الحجر:٩] مَّنْ مَّنْ اس کو ہم نے نازل کیا اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں‘‘ حفاظت قرآن کی ذمہ داری خود اٹھائی ہے اور اسی حفاظت کے پیش نظر اپنے محبوب نبی ﷺ سے انتہائی انداز میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا ﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِينَ﴾ [الحاقة:۴۴۔۴۷] ''اور اگر اس (نبی) نے خود گھڑ کر کوئی بات ہماری طرف کوئی بات منسوب کی ہوتی تو ہم اَس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے، پھر تم سے کوئی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا'' بھی نعوذ باللہ حفاظت قرآن سے عاجز آچکا ہے۔ کیونکہ اس وقت

روایت قالون عن نافع لیبیا، تیونس کے اکثر اور مصر کے بعض علاقوں میں

روایت ورش عن نافع مغرب عربی (الجزائر، مراکش، موریطانیہ وغیرہ)، مغربی افریقہ (سینیگال، نائیجر، مالی، نائیجریا وغیرہ)، شمال افریقہ اور مصر، لیبیا، چاڈ، سوڈان کے بعض علاقوں اور تیونس کے مغربی وجنوبی علاقوں میں

روایت دوری عن ابی عمرو سوڈان، صومالیہ، چاڈ، نائیجریا، اریٹریا، کینیا اور عمومی طور پر سنٹرل افریقہ میں اور

روایت حفص عن عاصم یہ مکمل مشرق، برصغیر، ترکی، افغانستان اور مصر کے اکثر علاقوں پڑھی جارہی ہے۔

اس حوالے سے بعض حضرات دعویٰ کرتے ہیں کہ ان ممالک میں ہمارے دوست آتے جاتے رہتے ہیں وہ ہمیں پورے اطمینان سے بتاتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں وہاں بھی وہی قرآن پڑھا جاتا ہے جو ہمارے یہاں پڑھا جاتا ہے۔ مزید براں حرمین میں صرف اسی قراآن کی تلاوت ہوتی ہے جو ہمارے ہاں پڑھا جاتا ہے۔ گزارش ہے جناب ہم بھی آپ کے دوست ہی ہیں ہماری بات ماننے میں کیا حرج ہے؟ اگر دل اطمینان نہیں پکڑتا تو پھر تمام دوستوں کو چھوڑ یئے کسی وقت میں مصروفیت سے چند دن نکال کے خود صورت حال کا جائزہ لیجیے کہ اصل معاملہ کیا ہے ؟ اگر آپ بوجوہ ان ممالک میں نہ جاسکیں تو ہم اتنی راہنمائی کر دیتے ہیں کہ اس ضمن میں آپ انٹرنیٹ سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں مثلاً اگر آپ گوگل پہ جا کر 'أماكن إنتشار القراء ات في العالم اليوم' کے عنوان سے سرچ کریں تو شافی اور تسلی بخش نتائج مل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ غامدی صاحب جو خود منکر قراءات ہیں، کی تحریریں بھی مدومعاون ثابت ہوسکتی ہیں مثلاً غامدی صاحب لکھتے ہیں:

''قرآن وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے اور جسے مغرب کے چند علاقوں کو چھوڑ کر پوری دنیا میں اُمت مسلمہ کی عظیم اَکثریت اس وقت تلاوت کر رہی ہے۔ یہ تلاوت جس قرأت کے مطابق کی جاتی ہے، اس کے سوا کوئی دوسری قرأت نہ قرآن ہے اور نہ اسے قرآن کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔'' [میزان: ص ۲۵، ۲۶]

دوسری جگہ رقمطراز ہیں:

''لہٰذا یہ بالکل قطعی ہے کہ قرآن کی ایک ہی قرأت ہے جو ہمارے مصاحف میں ثبت ہے۔ اس کے علاوہ اس کی جو قراتیں تفسیروں میں لکھی ہوئی ہیں یا مدرسوں میں پڑھی پڑھائی جاتی ہیں یا بعض علاقوں میں لوگوں نے اختیار کر رکھی ہیں، وہ سب اس فتنۂ عجم کی باقیات ہیں جس کے اَثرات سے ہمارے علوم کا کوئی شعبہ، افسوس ہے کہ محفوظ نہیں رہ سکا۔'' [میزان: ص ۳۲]

انکار قراءات کے باوجود غامدی صاحب بھی اتنا مانتے ہیں کہ چند علاقوں میں دیگر قراءات کی تلاوت کرنے والے موجود ہیں۔ ہمارے خیال میں اگر ثقاہت کی نسبت سے غامدی صاحب اور 'دوستوں' کا تقابل کیا جائے تو شاید غامدی صاحب ہی اوثق ٹھہریں گے اور غامدی صاحب بہرصورت چند علاقوں کی حد تک مانتے ہیں۔

چنانچہ مختلف قراءات کا مختلف ممالک میں پڑھا جانا اور ان قراءات میں مصاحف کا شائع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی حفاظت سے عاجز آچکے ہیں اور اگر آپ یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ جیسی عظیم ہستی کسی کام سے عاجز آ جائے تو پھر اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے آپ کو راہ فرار نہیں مل سکتی کہ مختلف مصاحف کا مختلف ممالک کی وزارت اوقاف سے جید علماء وقرّاء کی زیرنگرانی مسلسل شائع ہونا اور عوام الناس کا انہیں قبول کرنا ان کے قرآن ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

اس حوالے سے مزید وضاحت کے لئے دیکھیے عرب علماء کے فتاوی جات 'رشد قراءات نمبر' دوم میں جناب قاری مصطفیٰ راسخ کے مضمون ''ائمہ اسلاف اور عرب مفتیان کے فتاوی'' اور شمارہ ہذا میں راقم کے مضمون ''ضمیمہ فتاوی جات عرب علماء'' میں جس سے یہ سمجھنے میں آسانی ہوگی کہ دنیا ایک ہی قراءت کو قرآن سمجھتی ہے یا دیگر تمام قراءات متواترہ کو بھی قرآن ہی مانتی ہے اور حرمین والے مسئلے کی بھی وضاحت ہو جائے گی کہ اس سلسلے میں اہل حرمین کیا موقف رکھتے ہیں۔ ان فتاوی جات میں سے ایک فتویٰ جو سعودی فتاویٰ کمیٹی **اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء** کی طرف سے دیا گیا ہے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ حقیقت حال سے کچھ واقفیت ہو سکے:

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ قراءات قرآنیہ کے متعدد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید میں اختلاف ہے اور وہ کافی وشافی معانی تک دلالت نہیں کرتا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَنُخرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا ﴾ [الإسراء:۱۳]

جواب: نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”إن القرآن نزل من عند الله على سبعة أحرف“ [صحيح البخاري:۴۹۹۲، صحيح مسلم:۸۱۸]

''بیشک قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے سات حروف پر نازل ہوا ہے۔''

یعنی آسانی کے لئے عربوں کی سات لغات اور لہجات پر نازل ہوا ہے۔ اور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے۔

تمام قراءات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔ قراءات کا تعدد تحریف وتغییر کا نتیجہ ہے اور نہ ہی ان سے معانی میں التباس، تناقض یا تضاد پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ بعض قراءات بعض قراءات کے معانی کی تصدیق کرتی ہیں۔

بعض قراءات سے متنوع معانی سامنے آتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک معنی مقاصد شریعت اور بندوں کی مصلحتوں میں سے کسی مصلحت کو محقق کرنے والے حکم پر دلالت کرتا ہے۔

ایسی قراءات میں سے ایک، اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا ﴾[الإسراء:۱۳]

اس آیت مبارکہ میں لفظ ”یلقاہ“ میں دو قراءات ہیں۔

① يَلْقٰهُ (بفتح الياء والقاف مخففة) اس قراءت کی صورت میں اس آیت مبارکہ کا معنی ہوگا کہ ہم روز قیامت انسان کیلئے ایک کتاب نکالیں گے جو اس کے اعمال کا صحیفہ ہوگا اور وہ آدمی اس صحیفے کے پاس اس حال میں پہنچے گا کہ وہ مفتوح (کھلا ہوا) ہوگا۔ اگر وہ شخص جنتی ہوگا تو اسے اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑے گا اور اگر جہنمی ہوگا تو اسے اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑے گا۔

② يُلَقّٰهُ (بضم الياء وتشديد القاف) اس قراءات کی صورت میں اس آیت مبارکہ کا معنی ہوگا کہ ہم روز قیامت انسان کے لئے ایک کتاب نکالیں گے جو اس کے اعمال کا صحیفہ ہوگا اور وہ کتاب انسان کو اس حال میں دی جائے گی کہ وہ مفتوح (کھلی ہوئی) ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ دونوں قراءات کے معانی معمولی سے فرق سے واضح ہوتا ہے کہ بالآخر دونوں کا ایک ہی معنی ہے، کیونکہ کتاب کے پاس جانا یا کتاب کا دیا جانا ایک ہی شے ہے۔اور دونوں صورتوں میں ہی وہ کتاب مفتوح ہوگی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضاً وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ﴾ [البقرة:١٠]

اس آیت مبارکہ میں لفظ یکذبون میں دو قراءاتیں ہیں۔

① يَكْذِبُونَ: (بفتح الياء وسكون الكاف وكسر الذال) اس قراءات کی صورت میں اس کا معنی ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور مومنوں کی طرف سے جھوٹی خبریں دیتے ہیں۔

② يُكَذِّبُونَ: (بضم الياء فتح الكاف وتشديد الذال المكسورة) اس قراءات کی صورت میں اس کا معنی ہوگا کہ وہ رسولوں اور ان کی لائی ہوئی شریعت کو جھٹلاتے ہیں۔

مذکورہ دونوں قراءات کے معنی میں نہ تو تناقض ہے اور نہ ہی تضاد ہے بلکہ دونوں قراءات میں سے ہر ایک نے منافقین کے اَوصاف میں سے ایک ایک وصف بیان کیا ہے۔

پہلا وصف: وہ اللہ تعالی، رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کی اخبار میں جھوٹ بولتے ہیں۔

دوسرا وصف: وہ اللہ تعالی کی طرف سے رسولوں کی دی گئی شریعت کو جھٹلاتے ہیں۔

اور منافقین کے بارے میں یہ دونوں صفات ہی برحق ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ان دونوں صفات (کذب اور تکذیب) کو ہی اپنے اندر جمع کرلیا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعداد قراءات اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی حکمت کی بناء پر ہے۔تحریف وتغیر کا نتیجہ نہیں ہے۔اور نہ ہی قراءات سے معانی میں التباس، تناقض یا تضاد پیدا ہوتا ہے، بلکہ بعض قراءات بعض قراءات کی تصدیق کرتی ہیں۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

عضو	عضو	نائب رئيس اللجنة	الرئيس
عبد الله بن قعود	عبد الله بن غديان	عبد الرزاق عفيفي	عبد العزيز بن باز

[فتویٰ رقم: ١٩٧٧، ١٠/٤/٤]

ثانیاً۔مجمع ملك فهد چار مختلف روایات؛ روایت دوری، روایت قالون، روایت ورش اور روایت حفص میں مصاحف شائع کر چکا ہے جبکہ باقی سولہ روایات پر کام جاری ہے۔

ثالثاً۔اہل حرمین کا تو مسلک ہی قرآن وسنت ہے اور انہیں سے قراءات کا ثبوت ملتا ہے۔

رابعاً۔یہ عرب علماء کا صرف موقف ہی نہیں بلکہ عملی صورت یہ ہے کہ حرمین کے امام شیخ عبدالرحمٰن حذیفی حفظہ اللہ (جو مسجد نبوی کے سب سے بڑے امام ہیں) کا روایت قالون (جسے دوست قرآن نہیں مانتے) میں مکمل آڈیو قرآن مجمع ملك فهد شائع کر چکا ہے۔

اب کیا اسے جہالت سمجھا جائے یا تجاہل عارفانہ کہ دوست حرمین کی بات کرتے ہیں لیکن مسئلہ زیر بحث میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتیانِ حرم کے موقف سے نابلد ہیں؟ بتقضائے حسن ظن ہم اسے جہالت سے ہی تعبیر کرتے ہیں ورنہ صورت ثانوی صریحاً بد دیانتی کے زمرے میں آتی ہے جس کا ارتکاب ہم ایسی ہستیوں سے بعید از امکان سمجھتے ہیں۔

جب اہل حرمین بھی اس مسئلہ میں یہی موقف رکھتے کہ قراءات متواترہ قرآن ہیں تو کیا ہم گروہ مذکور کے 'اہل علم ودانش' سے امید رکھیں کہ وہ اب مزید دھکا کرنے کی بجائے اپنی رائے پر از سرنو غور کریں گے؟

اس مسئلے کو ایک دوسرے زاویے سے یوں سمجھئے کہ روایت حفص ،جس کی پاکستان میں تلاوت کی جاتی ہے، کے علاوہ دیگر متواتر روایات کو قرآن کیوں تسلیم نہیں کیا جا سکتا؟ اگر روایت حفص کے علاوہ دیگر روایات کے قرآن نہ ہونے کی وجہ ان روایات میں مصاحف کے قلمی یا مطبوع نسخوں کی سند کا رسول اللہ ﷺ سے عدم اتصال ہے تو روایت حفص کے قلمی یا مطبوع نسخوں کی سند ذرا رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دیجیے تا کہ روایت حفص کو امتیازی حیثیت دی جا سکے۔ اگر ایسا ہونا ناممکن ہے اور روایت حفص صرف تعامل اُمت سے ثابت ہوجاتی ہے تو راہنمائی فرمائیے کہ کیا اُمت مسلمہ صرف برصغیر یا ان ممالک کا نام ہے جہاں روایت حفص رائج ہے؟ اور اگر امت مسلمہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا نام ہے تو جیسے روایت حفص بعض خطوں کے تعامل سے ثابت ہو جاتی ہے، اسی طرح دیگر مغربی وافریقی ممالک کے مسلمانوں کے تعامل کو مان کر دیگر روایات کیوں ثابت نہیں ہوتیں؟

بات تو حقیقت پسند ہونے اور دلائل وحقائق کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی ہے ورنہ تو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہم تب تک نہیں مانیں گے جب تک فرشتے آ کر یہ گواہی نہ دیں کہ قراءات متنوع واقعی قرآن ہیں۔اور امر واقعہ یہ ہے کہ ایسا معجزہ تو اپنی رسالت منوانے کے لئے آپ ﷺ بھی دکھانے سے عاجز وقاصر رہے تھے جب کفار نے یہ مطالبہ کیا کہ ﴿وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوعًا ☆ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيرًا ☆ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيلًا﴾

''اور کہنے لگے ہم آپ پر ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ ہمارے لیے زمین سے چشمہ نہ جاری کر دیں۔یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو تو آپ اس میں جا بجا نہریں بہا دیں۔یا آپ آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں جیسے آپ کا دعویٰ ہے یا اللہ اور فرشتوں کو سامنے لے آئیں'' [الاسراء:۹۰،۹۲]

تو ایسی صورت میں ہم بھی معذور ہیں کہ دلیل و براہان سے سمجھانے کی کوشش کریں اور ویسے بھی اس موضوع پر اتنی ضخیم اور دلائل وبراہین سے مزین دو اشاعتوں کے باوجود اگر کوئی میں نہ مانوں کی ضد پر قائم رہے تو پھر ہم دل سے سمجھتے ہیں کہ اس سے بڑا 'محقق' کوئی نہیں ہے۔ایسی صورت کا سامنا ہمیں حالیہ دنوں میں اس وقت کرنا پڑا جب آزاد کشمیر سے ایسے ہی ایک 'محقق' سید سلیم شاہ صاحب سابق عمید كلية الدعوة آزاد کشمیر کی 'علمی' تحریر ہمارے سامنے آئی۔ موصوف نے بھر پور محنت سے رشد حصہ اوّل کو حرف بحرف پڑھا اور قارئین کو یہ نتائج دیئے کہ مذکورہ شمارہ تضادات کا مجموعہ ہے۔ نام کے ساتھ لگے لاحقے ،سابقے یہ تاثر دے رہے تھے کہ موصوف علمی دنیا کے بحر بیکراں ہوں گے،لیکن انداز تحقیق اور اسلوب تحریر کی چالاکیوں سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جناب کے اپنے سابقے ، لاحقے بھی ہاتھ باندھے یوں عرض کناں ہیں کہ حضرت! اگر معیار تحقیق یہی ہے تو خواہ مخواہ ہماری حرمت پامال کرنے کی کیا ضرورت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی؟ یہ کام تو صرف سلیم لکھنے سے بھی چل سکتا تھا۔حالانکہ یہ محقق بدقسمتی سے جنہیں رُشد کے تضادات بتلا رہے ہیں وہ اصلاً جناب کے ذہنی انتشار، متعصب نگاہ اور علم قراءات سے لاعلمی کے دلائل اور نتائج ہیں۔ ہمارا یہ سوئے ظن بے سبب نہیں ہے۔ہم ایسا ہرگز نہ سوچتے اگر جناب نے اس شمارے میں موجود قراءات متنوعہ پر اجماع امت کے دلائل، چاروں مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کے فتاویٰ جات اور ثبوت قراءات پر بیسیوں صحیح احادیث پر ذرا سی بھی نظر دوڑائی ہوتی۔ کیا ایک حقیقی محقق کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ اساسی دلائل سے چشم پوشی کرتے ہوئے نتائج تحقیق عوام الناس کے سامنے لائے؟ اگر یہی حقیقی معیار تحقیق ہے تو پھر تعصب کس جانور کا نام ہے جس کو لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اہل علم کے ہاں جسے گالی کا درجہ حاصل ہے؟

ہمارا سیدزادے کے لیے مشورہ ہے کہ آپ نے جس انداز سے رُشد کا مطالعہ کیا ہے اگر اس سے سو درجہ عامیانہ انداز میں مسٹر پرویز کے لٹریچر کو ملاحظہ فرمالیں تو جناب کو اس سے بھی اچھے نتائج مل سکتے ہیں۔ ہم امید کریں گے کہ آنجناب ایک غیر جانبدار محقق ہونے کے ناطے ہمارا مشورہ ماننے میں تامل نہیں کریں گے اور اگر نتائج حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش آئے تو جناب ڈاکٹر محمد دین قاسمی کی کتاب ''جناب غلام احمد پرویز اپنے الفاظ کے آئینے میں'' سے استفادہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ہمیں آنجناب کے تحقیقی نتائج کا انتظار رہے گا۔

ہمارے خیال میں جناب اس اسلوب تحقیق کی طرف خود مائل نہیں ہوئے بلکہ اس کا سبب ماہنامہ رشد کے قراءات نمبرز میں موجود تمام مضامین کا علمی معیار اور اور دلائل سے مزین ہونا تھا۔ جب جناب محقق خود کوئی علمی رائے پیش کرنے سے قاصر رہے تو رشد کے تضادات ڈھونڈنے بیٹھ گے اور ہمیں فاضل محقق جیسے عقابی نگاہ رکھنے والے ناقدین کے بارے میں علم تھا کہ وہ موجود ہیں۔لیکن تحقیق کے میدان میں ان کی فضیلت کا علم اب ہوا کہ یہ کسی بھی عبارت کا مفہوم اپنے موقف اور مخصوص مقاصد کے مطابق بدلنے میں یکتائے روزگار ہیں،اصل مدعا سے توجہ ہٹانے میں قدرت کاملۂ رکھتے ہیں،ان کے عزم و ہمت کی یہ شان ہے کہ جب وہ نقد کی ٹھان لیں تو اپنی علمی کم مائیگی کو بھی آڑ نہیں بننے دیتے ، یہ پہلے خود پروپیگنڈے کا طوفان بپا کرتے ہیں پھر انتہائی معصومیت اور حکمت و دانائی سے اس طوفان میں گری اسلام کی ناؤ کو باہر نکال کر شجاعت کی داستانیں رقم کرتے ہوئے داد تحسین وصول کرتے ہیں۔

بہرصورت یہ تو علمی اسلوب کی بات تھی ہمارے سامنے تو ایسے ناقدین کی تحریریں بھی آئیں جو اس قدر بوکھلائے ہیں کہ حواس باختہ ہو کر آئمہ حدیث پر دشنام درازی شروع کر دی اور یہ بدقسمتی سے تمام تمام کے پرویزی ہیں ہم ان میں سے ایک کو بطور مثال قارئین کے سامنے رکھتے ہیں:

سندھ سے ایک مجہول پرویزی شخص نے 'قرآن مظلوم کی فریاد' کے نام سے 'رُشد قراءات نمبر' پر ایک تنقیدی کتابچہ لکھا ہے۔اس شخص کا علمی محاکمہ کرنے کی بجائے ہم صرف اس کی تحریر کے چند نمونے پیش کریں گے جس سے اس کی خباثت اُبھر کر سامنے آجائے گی اور قارئین محسوس کریں گے کہ واقعی یہ شخص اس قرآنی آیت ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾[الفرقان:٦٣] ''اور جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہیں (جواباً) ان کو سلام کہتے ہیں۔'' کا مصداق ہونے کے ناطے اس قابل نہیں کہ اس کی تحریر کا علمی جواب دے کر وقت ضائع کیا جاسکے۔ پھر بھی اگر موصوف یا اس کے نظریاتی بھائی اِصرار کریں کہ نہیں جناب تحریر بڑی مدلل ہے،تو چونکہ موصوف نے اِنکارِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی بنیاد اِنکارِحدیث کو بنایا ہے اس لئے ماہنامہ 'محدث' کا فتنہ اِنکارِحدیث نمبر شافی ہوگا۔

چند نمونے ملاحظہ فرمایئے:

حدیث سبعہ اَحرف پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

''سو ایسی حدیثیں اِمام زہری اور امام بخاری کے جھوٹ نہ ہوں گی تو اور کیا ہوں گی۔''

[قرآن مظلوم کی فریاد: ص۴۴]

قرآن کریم میں بیان کی گئی اَمثلہ کے کافی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے، کہتا ہے:

''اب کسی کو اس قرآن سے باہر بخاری، مسلم، ترمذی یا اور کسی خرافاتی رِوایات والے اَسکول کی طرف قرآن فہمی کے لئے جانا نہیں ہوگا۔'' [حوالہ مذکور: ص۳۸]

قرآن کریم پر اَحادیث سے اِضافہ کے ضمن میں لکھتا ہے:

لیکن دیوبند کے فاضل مولانا قاری اعظمی صاحب صرف اس پر خوش ہوگئے کہ من أم کے اضافہ سے (مشہور دشمن قرآن) امام شافعی جو علم حدیث کیلئے وحی غیر متلو کی اصطلاح ایجاد کرنے والا ہے، اس کا مؤقف فقہی سچا ہوگیا [ص:۲۵]

قران کریم اور علم حدیث کا ٹکراؤ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

''میں یہاں قارئین کے لئے قرآن اور مروّجہ علم حدیث کے اَندر نظریاتی ٹکراؤ کی مثال بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ قرآن میں رب پاک نے فتنہ کے لئے فرمایا کہ ان فتنہ باز کفار کو اتنے تک قتل کرو: ﴿وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ [البقرۃ:۱۹۳] اتنے تک قتل جو فتنہ کی جڑ اکھڑ جائے۔ پھر حدیث کی کتاب بخاری میں کتاب الایمان میں ایک باب ہے: 'من الدين الفرار من الفتنة' یعنی فتنوں سے بھاگ کر کہیں دور نکل جانا یہ دین میں سے ہے۔ اسی باب میں جو حدیث لائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ: قال رسول الله ﷺ «يُوْشِكُ أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ» . [صحیح البخاری: ۱۸، سنن ابن ماجہ: ۳۹۷۰] یعنی ''ایسا وقت قریب ہے جو مسلم آدمی کا اچھا مال بکریاں ہوں جنہیں وہ فتنہ کے دنوں میں جبل کی چوٹیوں یا بارش کے چراگاہوں میں لے کر جا کر رہائش اِختیار کرے فتنوں سے بچنے کے لئے۔''

دیکھا جناب قارئین کرام! قرآن نے تو حکم دیا کہ فتنہ کے زمانے میں فتنہ باز لوگوں کو اتنے تک قتل کرو جوان کی فتنہ انگیزی ختم ہو جائے اور علم حدیث کہتا ہے کہ فتنہ کے دنوں میں بکریاں لے کر پہاڑوں اور چراگاہوں میں چلے جاؤ (تو پیچھے تمہارے مُلک اور شہروں پر حدیث ساز امام بخاری کے رشتہ دار منگول اور تاتاری قابض ہو جائیں جو ہو کر بھی رہے۔) [حوالہ مذکور: ص۱۳]

یہ شخص اس کتابچے میں ایک بحث کا عنوان یوں دیتا ہے:

''امام مسلم و امام بخاری کی جناب رسول اللہ ﷺ کو گالیں'' [کیا علم حدیث قرآن کی تفسیر کرسکتا ہے: ص۱۳۷]

آئمہ حدیث پر تبرا بھیج کر آسمان پر تھوکنے کی کوشش کرنے والا لعنتی کردار یہ شخص وہ ہے جس نے 'رُشد' قراءات نمبر پر نقد کیا ہے۔

یہ تو ہمیں اندازہ تھا کہ دلائل وبراہین سے تہی دامن ان منکرین حدیث سے کوئی بات بن نہ پائے گی لیکن بخدا ہمیں اس بات کا خیال تک نہ تھا کہ یہ لوگ اس اخلاقی گراوٹ کا مظاہرہ بھی کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس گروہ ملعونہ کی اصلیت طشت ازبام نہ کرنا ہوتی تو ہم کبھی بھی ان عظیم ہستیوں کے بارے میں استعمال کی گئی بازاری زبان کو رشد کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحات پر نہ لاتے ۔ بلکہ اسے دیکھتے ہی یہ کہتے ہوئے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ھٰذا بھتان عظیم ۔

ہمیں اندازہ ہے کہ منکرین اس چھچھورے پن کا شکار صرف اسلئے ہوئے کہ محدثین کی کوششوں سے حدیث کا ذخیرہ امت میں محفوظ حالت میں پہنچا ہے اور یہ احادیث اس گروہ کی قرآنی چکر بازیوں کے سامنے مضبوط چٹان ہیں۔اس لیے ہر وہ کاوش جو احادیث کی حجیت پر منتج ہو ان کی بوکھلاہٹ میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔حالانکہ جب رشد قراءات نمبرز کی اشاعت ہوئی تو منکرین کے ایک ماہنامے نے اپنے ہمنواؤں کو خصوصی طور پر تلقین کی تھی کہ ''یہ جذبات سے زیادہ علمی نوعیت کا کام ہے اہل علم و دانش سے اپیل ہے کہ فکری کاوشوں سے اپنا حصہ ڈالیں اور قرآن کے خلاف اس عالمی و گھناؤنی سازش کو ناکام بنا دیں''۔[ماہنامہ بلاغ القرآن ،نومبر ۲۰۱۰ء،ص ۱۳]

لیکن 'اہل علم' نے علم وفکر کے نام پر جس علمی وفکری افلاس کا ثبوت دیا ہے اس کے جگر پاش مناظر قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں ۔ ہمارا یقین محکم ہے کہ ایسی شرانگیز حرکتیں کسی سنجیدہ علمی کام میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق خاص سے ابھی ان خصوصی اِشاعتوں کے دو حصے منظر عام پر آئے تھے کہ عوام الناس ،طلباء اور اہل علم نے ہماری توقعات سے بڑھ کر اس میں دلچسپی لی۔مختلف مدارس نے دونوں حصے امتحانات کے بعد طلباء کو بطور اِنعام دیئے۔لوگوں نے باہمی تحائف دینے کے لئے ان کا انتخاب کیا۔مختلف مدارس، کالجز اور یونیورسٹیوں کی لائبریریوں کے لئے خصوصی طور پر ان کی فرمائش کی گئی ۔اور یہ سلسلہ ملک و بیرون ملک ابھی تک جاری ہے۔

اسی طرح اہل علم نے بھی علم قراءات کو دلچسپی کا موضوع بناتے ہوئے اس پر قلم اُٹھایا جو اس اِشاعت کے خصوصی مقاصد میں شامل تھا، یہی وجہ ہے کہ تیسرے حصے کے لئے ہمارے پاس مختلف اہل علم کے سو کے قریب مضامین جمع ہوئے جن میں سے، بڑھتی ہوئی ضخامت کے پیش نظر ہم تقریباً ۶۵ مضامین اس حصے میں شامل کیے ہیں جبکہ دیگر مضامین اِدارہ کی ویب سائٹ www.kitabosunnat.com پر آن لائن کردیئے جائیں گے۔

منکرین حدیث اور منکرین قرآن پر یہ واضح رہنا چاہیے کہ ماہنامہ رشد کے اہداف ومقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ قراءات قرآنیہ اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین وسنن کی حجیت کو ثابت کرنا تا کہ فتنہ انکارقراءات متواترہ اور فتنہ استخفاف وانکار حدیث کی بیخ کنی کی جاسکے۔ چنانچہ ان مقاصد کے حصول تک ماہنامہ رشد علمی وفکری میدان میں اپنا کردار ادا کرتا رہے گا جسے کسی فتنہ باز کا فتنہ،کسی شر پسند کا پراپیگنڈہ،کسی جاہل کی دشنام طرازی اور کسی نام نہاد 'مفتی' کا فتوی روک نہیں پائے گا۔ ہم اہل علم ودانش اور مفتیان عزام کو اپنی مشن کا ساتھی سمجھتے ہیں اور ان کا دل سے احترام کرتے ہیں لیکن ایسے کسی بھی نام نہاد مفتی کے احترام سے معذور ہیں جسے احادیثِ نبوی کا احترام نہ ہو، ہماری محبت بھی اللہ کے لیے ہے اور بغض بھی اللہ کے لیے۔ بخدا جب ہم نے کراچی سے مفتی محمد طاہر مکی کے فتویٰ کے مندرجات پر نظر ڈالی تو مفتی صاحب کے 'رسوخ علمی' نے ہمیں حیران کر دیا (مفتی صاحب کی بنیادی علمی غلطیوں کو جاننے کے لیے دیکھئے فہد اللہ مراد کا مضمون 'جمع کتابی کے متعلق توضیحات') اور ذاکر حسین کے سوال اور مفتی صاحب کے جواب نے ہمارا ذہن بچوں کے اس کھیل کی طرف موڑ دیا جس میں بچے یہ کہہ کر کھیلنا شروع کرتے ہیں کہ تم بادشاہ اور میں وزیر۔ ہم شعوری طور پر مفتی صاحب کو بادشاہ ہی سمجھتے ہیں،اب فتویٰ فتویٰ کھیلنے کی اس طفلانہ روش کے بعد اگر موصوف یہ سمجھ بیٹھیں کہ انہوں نے علم وتحقیق کے میدان میں نمایاں کارنامہ سرانجام دیا ہے تو یہ جناب کا خود کے بارے میں اپنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ تو ہوسکتا ہے کسی اہل علم کا نہیں۔

ہماری آج بھی دعوت عام ہے کہ رُشد حصہ سوم آپ کے ہاتھوں میں ہے، اتریے دلائل وبراہین کے میدان میں مجلّہ ہذا کے مضامین پر علمی رائے کا اظہار فرمایئے، ہمیں خوشی ہوگی۔

ہم اُمید رکھتے ہیں کہ اہل علم ودانش اب کی بار علم ودانش کو بروئے کار لاتے ہوئے دشنام طرازی اور جذباتیت کی فضا پیدا کرنے کی بجائے مجلّہ ہذا پر علمی رائے کا اظہار فرمائیں گے۔ہمیں انتظار رہے گا۔

حافظ نعیم الرحمٰن ناصف

[فاضل کلیۃ الشریعۃ، رُکن مجلس التحقیق الاسلامی]

انتساب رُشد قراءات نمبر

شیخ القراء محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ ادارہ رُشد کے تمام ذمہ داران اور ارکان (ڈاکٹر حافظ حسن مدنی، حافظ انس نضر، ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی، حافظ نعیم الرحمٰن ناصف، حافظ محمد مصطفیٰ راسخ، حافظ فہد اللہ مراد، حافظ محمد زُبیر تیمی، قاری اختر علی اَرشد، کلیم اللہ حیدر اور حافظ محمد عمر فاروقی وغیرہم) کے محترم اُستاد ہیں۔ رُشد قراءات نمبر کی فکر بھی حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ کی تحریک پر ہی پیدا ہوئی۔ ادارہ تمام قراءات نمبروں کا انتساب شیخ القراء محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی کی طرف کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کارِ عظیم کو قاری صاحب کیلئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین [ادارہ]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد عمر فاروق ☆

اَحادیث مبارکہ میں ’روایتِ حفص‘ کے علاوہ دیگر متواتر رِوایات

زیر نظر موضوع کے حوالے سے اس سے قبل ’رُشد قراءات نمبر اول ودوم‘ میں دو تحریریں شائع کی جا چکی ہیں جو بعض عربی مضامین کی تحریروں کے ترجمہ وانتخاب پر مشتمل تھیں، چند ماہ قبل اس موضوع پر تشنہ پہلوؤں کو مکمل کرنے کے لیے ادارہ نے مزید کام کرنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ کتب تسعہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، مؤطا امام مالک، مسند اَحمد اور مسند دارمی) اور دیگر احادیث وآثار کی معروف کتابوں کو سامنے رکھ کر اس موضوع پر موجود احادیث کی فہرستوں کو مکمل کیا گیا ہے۔ مزید غرض اس مضمون سے یہ بھی ہے کہ مستشرقین اور ان کے خوشہ چین منکرین قراءات کا یہ نظریہ کہ ’اختلافاتِ قراءات سے قرآن کریم میں ٹکراؤ اور تضاد پیدا ہوتا ہے‘ صرف تلبیس ابلیس ہے۔ فہرست میں قراءات کے سرسری جائزہ سے ہی مستشرقین کے اس دعویٰ کا بطلان واضح ہو جاتا ہے۔

قارئین زیر نظر مضمون میں چند اُمور بطور خاص ملحوظ رکھیں۔ ① قراءات کی اس فہرست میں ہم نے مطبع خانوں کے وجود میں آنے سے پہلے کی اصل کتب کو سامنے رکھ کر یہ فہرستیں تیار کی ہیں، ورنہ عصر حاضر میں بعض کتب خانے چونکہ خوبصورتی کے پیش نظر قرآنی آیات کو ٹائپ کرنے کی بجائے مجمع ملک فہد کے روایتِ حفص میں طبع شدہ ’مصحف مدینہ‘ کی آیات کو مختلف پروگراموں کی مدد سے Paste کر لیتے ہیں، چنانچہ کئی مقامات پر جہاں قرآنی نص دیگر متواتر قراءات میں موجود تھی وہاں ان کتب خانوں نے سہواً روایتِ حفص کی کتابت کو اختیار کر لیا ہے، جو کہ علم وتحقیق کے ضابطوں کے صریح منافی ہے۔ ② حدیث کی تعریف میں چونکہ صحابہ کرام ﷢ کے اقوال (حدیث موقوف) بھی شامل ہیں خصوصاً جب ان میں عقل کا دخل نہ ہو تو انہیں مرفوع شمار کیا جاتا ہے، چنانچہ قراءات کی ان فہرستوں میں صحابہ کرام کی قراءات بھی مدنظر رکھی گئی ہیں۔ ③ مذکورہ کتب کے حوالے سے ہم نے صرف متواتر قراءات کو ہی سامنے رکھا ہے اور اگر ان فہرستوں میں شاذ قراءات بھی شامل کر لی جائیں تو قراءات کا یہ مجموعہ کئی گناہ بڑھایا جا سکتا ہے۔ [ادارہ]

نمبر شمار	مصدر	کتاب	رقم الحدیث	سورت وآیت	اختلاف قراءات	اختلاف قراءات کے حامل قرائے کرام ﷭	روایت حفص
١	البخاري	العلم	باب	الكهف: ٦٦	تُعَلِّمَنِيْ	نافع، ابوعمرو، ابوجعفر (وصلاً) ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	تُعَلِّمَنِ
٢	البخاري	العلم	٧٤	الكهف:٦٣	أَنْسِنِيهِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، حمزہ، شعبہ	أَنْسٰنِيهُ

☆ فاضل کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣	البخاري	العلم	٧٤	الكهف:٦٤	نَبْغِيْ	مدنیان، ابوعمرو، کسائی وصلاً، ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	نَبْغِ
٤	البخاري	العلم	٧٨	الكهف:٦٣	أَنْسٰنِيْهِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، حمزہ، شعبہ	أَنْسٰنِيْهُ
٥	البخاري	العلم	٧٨	الكهف:٦٤	نَبْغِيْ	مدنیان، ابوعمرو، کسائی وصلاً، ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	نَبْغِ
٦	البخاري	العلم	١٢٢	الكهف:٦٣	أَنْسٰنِيْهِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، حمزہ، شعبہ	أَنْسٰنِيْهُ
٧	البخاري	العلم	١٢٢	الكهف:٦٤	نَبْغِيْ	مدنیان، ابوعمرو، کسائی وصلاً، ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	نَبْغِ
٨	البخاري	العلم	١٢٢	الكهف:٦٦	تُعَلِّمَنِيْ	نافع، ابوعمرو، ابوجعفر (وصلاً) اور ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	تُعَلِّمَنِ
٩	البخاري	العلم	١٢٢	الكهف:٦٦	رَشَدًا	ابوعمرو، یعقوب	رُشْدًا
١٠	البخاري	الصلاة	٤٠٢	التحريم:٥	يُبَدِّلَهُ	نافع، ابوجعفر، ابوعمرو	يُبْدِلَهُ
١١	البخاري	مواقيت الصلاة	٥٣٩	النحل:٤٨	تَتَفَيَّؤُا	ابوعمرو وبصری، یعقوب	يَتَفَيَّؤُا
١٢	البخاري	الأذان	باب	المائدة:٥٨	هُزُوًا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر	هُزُوًا
١٣	البخاري	الجمعة	١١٠١	الأحزاب: ٦١	إِسْوَةٌ	عاصم کے علاوہ تمام قراء	أُسْوَةٌ
١٤	البخاري	الجمعة	باب	المزمل:٦	وِطَآءً	ابوعمرو وبصری، ابن عامر	وَطْئًا
١٥	البخاري	الجنائز	باب	المزمل:٦	وِطَآءً	ابوعمرو وبصری، ابن عامر	وَطْئًا
١٦	البخاري	الزكاة	باب	المعارج: ٤٣	نَصْبٍ	مدنیان، ابن کثیر، بصریان، حمزہ، شعبہ، کسائی، خلف	نُصُبٍ
١٧	البخاري	الزكاة	١٤٠٣	آل عمران: ١٨٠	يَحْسِبَنَّ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، کسائی، یعقوب	يَحْسَبَنَّ
١٨	البخاري	الزكاة	باب	البقرة:٢٥٤	بَيْعَ	ابن کثیر، ابوعمرو	بَيْعٌ
١٩	البخاري	الزكاة	باب	البقرة:٢٥٤	خُلَّةَ	ابن کثیر، ابوعمرو	خُلَّةٌ
٢٠	البخاري	الحج	١٦٢٤	الأحزاب: ٢١	إِسْوَةٌ	عاصم کے علاوہ تمام قراء	أُسْوَةٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢١	البخاري	الحج	١٦٣٩	الأحزاب: ٢١	إِسْوَةٌ	عاصم کے علاوہ تمام قراء	أُسْوَةٌ
٢٢	البخاري	الحج	١٦٤٠	الأحزاب: ٢١	إِسْوَةٌ	عاصم کے علاوہ تمام قراء	أُسْوَةٌ
٢٣	البخاري	الحج	١٦٤٧	الأحزاب: ٢١	إِسْوَةٌ	عاصم کے علاوہ تمام قراء	أُسْوَةٌ
٢٤	البخاري	الحج	باب	المائدة:٩٥	فَجَزَاءُ مِثْلِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر	فَجَزَاءٌ مِّثْلُ
٢٥	البخاري	الصوم	١٩٤٩	البقرة:١٨٤	مَسٰكِيْنَ	ہشام	مِسْكِيْنٍ
٢٦	البخاري	البيوع	٢١٣٢	التوبة:١٠٦	مُرْجَـُوْنَ	ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، شعبہ، یعقوب	مُرْجَوْنَ
٢٧	البخاري	الحوالات	باب	النساء:٣٣	عٰقَدَتْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	عَقَدَتْ
٢٨	البخاري	الحوالات	٢٢٩٢	النساء:٣٣	عٰقَدَتْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	عَقَدَتْ
٢٩	البخاري	تفسير القرآن	باب	ق:۱۴	لَيْكَةَ	نافع	الْأَيْكَةِ
٣٠	البخاري	تفسير القرآن	باب	الشعراء:۱۴۹	فَرِهِيْنَ	نافع	فٰرِهِيْنَ
٣١	البخاري	تفسير القرآن	باب	الفجر:١٨	تَحُضُّوْنَ	نافع	تَحٰٓضُّوْنَ
٣٢	البخاري	تفسير القرآن		النجم:١٢	أَفَتَمْرُوْنَهُ	حمزه	أَفَتُمٰرُوْنَهُ
٣٣	البخاري	الحوالات	٢٢٩٢	النساء:٣٣	عٰقَدَتْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	عَقَدَتْ
٣٤	البخاري	فی الاستقراض	باب	هود:٨٧	أَصَلَوٰتُكَ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر	أَصَلٰوتُكَ
٣٥	البخاري	المظالم والغصب	باب	إبراهيم:٤٧	تَحْسِبَنَّ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، کسائی، یعقوب	تَحْسَبَنَّ
٣٦	البخاري	الشهادات	باب	البقرة:٢٨٢	فَتُذْكِرَ	ابن کثیر، ابوعمرو، یعقوب	فَتُذَكِّرَ
٣٨	البخاري	الصلح	باب	النساء:١٦٨	يَصَّلَحَا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	يُصْلِحَا
٣٩	البخاري	الوصايا	باب	المائدة: ١٠٧	اسْتُحِقَّ	حفص کے علاوہ تمام قراء	اسْتَحَقَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤٠	البخاري	الجهاد والسير	باب	الأنفال:٦٧	تَكُوْنَ	ابوعمرو،ابوجعفر،یعقوب	يكُوْنَ
٤١	البخاري	بدء الخلق	باب	الفرقان:٤٨	نُشُرًا	نافع،ابوجعفر،ابن کثیر،ابوعمرو، یعقوب	بُشْرًا
٤٢	البخاري	بدء الخلق	باب	الفرقان:٤٨	نُشْرًا	ابن عامر شامی	بُشْرًا
٤٣	البخاري	بدء الخلق	٣٢٧٨	الكهف:٦٣	أَنْسٰنِيْهِ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو، ابن عامر،کسائی،حمزہ،شعبہ	أَنْسٰنِيْهُ
٤٤	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	هود:٢٧	بَادِئَ الرَّأْيِ	ابوعمرو	بَادِيَ الرَّأْيِ
٤٥	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	الصافات: ١٢٦	اللهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ	(ورش) نافع مدنی،ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری	اللهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ
٤٦	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	الصافات: ١٣٠	ءَالِ يَاسِيْنَ	ورش) نافع،شامی،یعقوب	إِلْ يَاسِيْنَ
٤٧	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	الكهف:٨٥	فَاتَّبَعَ	(ورش) نافع،ابن کثیر،ابوعمرو	فَأَتْبَعَ
٤٨	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	الكهف:٩٦	ائْتُوْنِي	شعبه عن عاصم	ءَاتُوْنِي
٤٩	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	الكهف:٩٣	السُّدَّيْنِ	نافع،ابن عامر،حمزہ،کسائی	السَّدَّيْنِ
٥٠	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	الكهف:٩٨	دَكًّا	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر	دَكَّآءَ
٥١	البخاري	أحاديث الأنبياء	٣٣٨٩	يوسف: ١١٠	كُذِّبُوْا	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر	كُذِبُوْا
٥٢	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	مريم:٥١	مُخْلِصًا	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر	مُخْلَصًا
٥٣	البخاري	أحاديث الأنبياء	٣٤٠٠	الكهف:٦٣	أَنْسٰنِيْهِ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،کسائی،حمزہ،شعبہ	أَنْسٰنِيْهُ
٥٤	البخاري	أحاديث الأنبياء	٣٤٠١	الكهف:٦٣	أَنْسٰنِيْهِ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،کسائی،حمزہ،شعبہ	أَنْسٰنِيْهُ
٥٥	البخاري	أحاديث الأنبياء	٣٤٠١	الكهف:٦٤	نَبْغِيْ	مدنیان،ابوعمرو،کسائی وصلاً، ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	نَبْغِ
٥٦	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	الأعراف: ١٣٨	يَعْكِفُوْنَ	حمزہ،کسائی،خلف	يَعْكُفُوْنَ
٥٧	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	المرسلات:٣٣	جِمٰلَتٌ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،	جِمٰلَتٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥٨	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	ص:٢٣	وَلِي	حفص کے علاوہ تمام قراء	وَلِيَ
٥٩	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	آل عمران: ٣٧	وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، یعقوب، ابوجعفر	وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا
٦٠	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	مريم:٢	زَكَرِيَّاءَ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، شعبہ، ابوجعفر، یعقوب	زَكَرِيَّا
٦١	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	مريم:٨	عُتِيًّا	مدنیان، ابن کثیر، بصریان، ابن عامر، شعبہ، خلف	عِتِيًّا
٦٢	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	آل عمران: ٣٧	كَفَلَهَا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، یعقوب، ابوجعفر	كَفَّلَهَا
٦٣	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	آل عمران: ٤٥	يَبْشُرُكِ	حمزہ، کسائی	يُبَشِّرُكَ
٦٤	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	مريم:٢٥	تَسّٰقَطْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، کسائی، شعبہ، خلف	تُسْقِطْ
٦٥	البخاري	أحاديث الأنبياء	باب	مريم:٢٣	نِسْيًا	مدنیان، ابن کثیر، بصریان، ابن عامر، کسائی، خلف	نَسْيًا
٦٦	البخاري	المناقب	باب	النساء:١	تَسَّآءَلُوْنَ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب، خلف	تَسَآءَلُوْنَ
٦٧	البخاري	المغازی	باب	آل عمران: ١٢٩	تَحْسِبَنَّ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، کسائی، خلف	تَحْسَبَنَّ
٦٨	البخاري	تفسير القرآن	٤٤٨٣	التحريم:٥	يُبَدِّلَهُ	نافع، ابوعمرو، ابوجعفر	يُبْدِلَهُ
٦٩	البخاري	تفسير القرآن	باب	البقرة:١٤٤	تَعْمَلُوْنَ	ابن عامر، حمزہ، کسائی، خلف، ابوجعفر، روح	يَعْمَلُوْنَ
٧٠	البخاري	تفسير القرآن	٤٥٠٦	البقرة:١٨٤	مَسٰكِيْنَ	ہشام	مِسْكِيْنٍ
٧١	البخاري	تفسير القرآن	٤٥٢٥	يوسف: ١١٠	كُذِّبُوْا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، یعقوب،	كُذِبُوْا
٧٢	البخاري	تفسير القرآن	باب	البقرة:٢٥٩	نُنْشِرُهَا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابوجعفر، یعقوب	نُنْشِزُهَا
٧٣	البخاري	تفسير القرآن	باب	آل عمران: ١٨٠	يَحْسِبَنَّ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، کسائی	يَحْسَبَنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٧٤	البخاري	تفسير القرآن	٤٥٦٥	آل عمران: ١٨٠	يَحْسِبَنَّ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،کسائی	يَحْسَبَنَّ
٧٥	البخاري	تفسير القرآن	باب	آل عمران: ١٨٨	يَحْسِبَنَّ	ہشام	تَحْسَبَنَّ
٧٦	البخاري	تفسير القرآن	٤٥٦٧	آل عمران: ١٨٨	يَحْسِبَنَّ	ہشام	تَحْسَبَنَّ
٧٧	البخاري	تفسير القرآن	باب	النساء:٣٣	عٰقَدَتْ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،ابوجعفر،یعقوب	عَقَدَتْ
٧٨	البخاري	تفسير القرآن	باب	النساء:٣٣	عٰقَدَتْ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،ابوجعفر،یعقوب	عَقَدَتْ
٧٩	البخاري	تفسير القرآن	٤٥٨٠	النساء:٣٣	عٰقَدَتْ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،ابوجعفر،یعقوب	عَقَدَتْ
٨٠	البخاري	تفسير القرآن	٤٥٨٠	النساء:٣٣	عٰقَدَتْ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،ابوجعفر،یعقوب	عَقَدَتْ
٨١	البخاري	تفسير القرآن	٤٥٩٢	النساء:٩٥	غَيْرَ	نافع،ابن عامر،کسائی،خلف،	غَيْرُ
٨٢	البخاري	تفسير القرآن	٤٥٩٣	النساء:٩٥	غَيْرَ	نافع،ابن عامر،کسائی،خلف،	غَيْرُ
٨٣	البخاري	تفسير القرآن	٤٥٩٤	النساء :٩٥	غَيْرَ	نافع،ابن عامر،کسائی،خلف،	غَيْرُ
٨٤	البخاري	تفسير القرآن	باب	النساء:١٤٥	الدَّرَكِ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،ابوجعفر،یعقوب	الدَّرْكِ
٨٥	البخاري	تفسير القرآن	٤٦٠٢	النساء:١٤٥	الدَّرَكِ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،ابوجعفر،یعقوب	الدَّرْكِ
٨٦	البخاري	تفسير القرآن	باب	المائدة: ٦	لَمَسْتُمُ	حمزه،کسائی،خلف	لٰمَسْتُمُ
٨٧	البخاري	تفسير القرآن	٤٦٢٧	لقمان:٣٤	وَيُنْزِلُ	ابن کثیر،ابوعمرو،یعقوب،حمزه،کسائی،خلف	وَيُنَزِّلُ
٨٨	البخاري	تفسير القرآن	باب	الأعراف: ٥٧	نُشُرًا	مدنیان،ابن کثیر،بصریان	بُشْرًا
٨٩	البخاري	تفسير القرآن	باب	الأعراف: ٢٠١	طَيْفٌ	مکی،ابوعمرو،یعقوب،کسائی	طٰٓئِفٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩٠	البخاري	تفسير القرآن	باب	الأعراف: ١١٧	تَلَقَّفُ	حفص کے علاوہ تمام قراء	تَلْقَفُ
٩١	البخاري	تفسير القرآن	٤٦٤٥	الأنفال:٩	مُرْدَفِيْنَ	نافع، ابوجعفر، یعقوب	مُرْدِفِيْنَ
٩٢	البخاري	تفسير القرآن	باب	الشورى: ٢٨	يُنْزِلُ	مکی، ابوعمرو، یعقوب	يُنَزِّلُ
٩٣	البخاري	تفسير القرآن	باب	الأنفال:٦٦	ضُعْفًا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، یعقوب	ضَعْفًا
٩٤	البخاري	تفسير القرآن	٤٦٥٣	الأنفال:٦٦	ضُعْفًا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، یعقوب	ضَعْفًا
٩٥	البخاري	تفسير القرآن	باب	التوبة:١٠٦	مُرْجَـُٔوْنَ	ابن کثیر، بصریان، ابن عامر، شعبہ	مُرْجَوْنَ
٩٦	البخاري	تفسير القرآن	باب	التوبة:٣٠	يُضْهُوْنَ	عاصم کے علاوہ تمام قراء	يُضَهِـُٔوْنَ
٩٧	البخاري	تفسير القرآن	باب	التوبة:١١٧	تَزِيْغُ	حفص وحمزہ کے علاوہ باقی قراء	يَزِيْغُ
٩٨	البخاري	تفسير القرآن	باب	هود:٢٧	بَادِئَ الرَّأْيِ	ابوعمرو	بَادِيَ الرَّأْيِ
٩٩	البخاري	تفسير القرآن	باب	هود:٤١	مُجْرٰهَا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، شعبہ، ابوجعفر، یعقوب	مَجْرٖهَا
١٠٠	البخاري	تفسير القرآن	٤٦٩٢	الصافات: ١٢	عَجِبْتُ	حمزہ، کسائی، خلف	عَجِبْتَ
١٠١	البخاري	تفسير القرآن	باب	يوسف:٥١	حٰشْ	ابوعمرو	حٰشَ
١٠٢	البخاري	تفسير القرآن	باب	إبراهيم: ٣١	وَلَا خِلٰلَ	ابن کثیر، ابوعمرو، یعقوب	وَلَا خِلٰلٌ
١٠٣	البخاري	تفسير القرآن	باب	إبراهيم:٢٥	أُكُلَهَا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو	أُكْلَهَا
١٠٤	البخاري	تفسير القرآن	باب	النحل:٤٨	تَتَفَيَّؤُا	ابوعمرو، یعقوب	يَتَفَيَّؤُا
١٠٥	البخاري	تفسير القرآن	باب	الكهف:٣٤	ثُمُرٌ	نافع، ابن کثیر، ابن عامر، کسائی، حمزہ	ثَمَرٌ
١٠٦	البخاري	تفسير القرآن	باب	الكهف:٣٣	أُكُلَهَا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو	أُكْلَهَا
١٠٧	البخاري	تفسير القرآن	باب	الكهف:٣٨	لٰكِنَّا	ابن عامر، ابوجعفر، رویس (الف کے اثبات کے ساتھ)	لٰكِنَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٠٨	البخاري	تفسير القرآن	باب	الكهف:٤٤	الْوِلٰـيَةُ	حمزہ، کسائی، خلف	الوَلٰـيَةُ
١٠٩	البخاري	تفسير القرآن	باب	الكهف:٤٤	عُقْبًا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	عُقُبًا
١١٠	البخاري	تفسير القرآن	باب	الكهف:٥٥	قِبَلًا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، یعقوب	قُبُلًا
١١١	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٢٥	الكهف:٦٣	أَنْسٰنِيْهِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، حمزہ، شعبہ	أَنْسٰنِيْهُ
١١٢	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٢٥	الكهف:٦٤	نَبْغِيْ	مدنیان، ابوعمرو، کسائی وصلاً، ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	نَبْغِ
١١٣	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٢٥	الكهف:٦٧	مَعِي	حفص کے علاوہ تمام قراء	مَعِيَ
١١٤	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٢٥	الكهف:٦٧	مَعِي	حفص کے علاوہ تمام قراء	مَعِيَ
١١٥	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٢٥	الكهف:٧٤	زْكِيَةً	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، رویس	زَكِيَّةً
١١٦	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٢٥	الكهف:٦٧	مَعِي	حفص کے علاوہ تمام قراء	مَعِيَ
١١٧	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٢٦	الكهف:٦٧	مَعِي	حفص کے علاوہ تمام قراء	مَعِيَ
١١٨	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٢٦	الكهف:٨١	يُبَدِّلَهُمَا	نافع، ابوجعفر، ابوعمرو	يُبْدِلَهُمَا
١١٩	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٢٦	الكهف:٧٤	زْكِيَةً	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، رویس	زَكِيَّةً
١٢٠	البخاري	تفسير القرآن	باب	الكهف:٧٧	لَتَخِذتَ	ابن کثیر، ابوعمرو، یعقوب	لَتَّخَذْتَ
١٢١	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٢٧	الكهف:٦٧	مَعِي	حفص کے علاوہ تمام قراء	مَعِيَ
١٢٢	البخاري	تفسير القرآن	باب	طه:٦١	فَيَسْحَتَكُمْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، شعبہ، روح، ابوجعفر	فَيُسْحِتَكُمْ
١٢٣	البخاري	تفسير القرآن	باب	طه:٨٧	بِمِلْكِنَا	ابن کثیر، ابوعمرو، یعقوب	بِمَلْكِنَا
١٢٤	البخاري	تفسير القرآن	باب	طه:٥٨	سِوًى	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابوجعفر، کسائی	سُوًى
١٢٥	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٤١	الحج:٢	سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى	حمزہ، کسائی، خلف	سُكْرٰى وَمَا هُمْ بِسُكْرٰى
١٢٦	البخاري	تفسير القرآن	باب	النور:١	فَرَّضْنٰهَا	ابن کثیر، ابوعمرو	فَرَضْنٰهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٢٧	البخاري	تفسير القرآن	باب	النور:١١	تَحْسِبُوْهُ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،کسائی، یعقوب	تَحْسَبُوْهُ
١٢٨	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٥٠	النور:١١	تَحْسِبُوْهُ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،کسائی، یعقوب	تَحْسَبُوْهُ
١٢٩	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٧٧	لقمان:٣٤	وَيُنْزِلُ	ابن کثیر،ابوعمرو، یعقوب،حمزہ، کسائی،خلف	وَيُنَزِّلُ
١٣٠	البخاري	تفسير القرآن	باب	الأحزاب: ٥١	تُرْجِيُّ	ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،شعبہ	تُرْجِي
١٣١	البخاري	تفسير القرآن	باب	الأحزاب: ٥١	تُرْجِيُّ	ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،شعبہ	تُرْجِي
١٣٢	البخاري	تفسير القرآن	باب	الأحزاب: ٥١	تُرْجِيُّ	ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،شعبہ	تُرْجِي
١٣٣	البخاري	تفسير القرآن	٤٧٨٩	الأحزاب: ٥١	تُرْجِيُّ	ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،شعبہ	تُرْجِي
١٣٤	البخاري	تفسير القرآن	باب	سبأ:١٧	يُجْزَىٰ	نافع،ابوجعفر،ابن کثیر،ابوعمرو، ابن عامر،شعبہ	نُجْزِيْ
١٣٥	البخاري	تفسير القرآن	باب	يس:٥٥	فَكِهُوْنَ	ابوجعفر	فَكِهُوْنَ
١٣٦	البخاري	تفسير القرآن	٤٨٠٧	ص:٦٣	اتَّخَذْنٰهُمْ سُخْرِيًّا	ابوعمرو، یعقوب،خلف،حمزہ، کسائی	أَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا
١٣٧	البخاري	تفسير القرآن	باب	الزمر:٢٩	سٰلِمًا	ابن کثیر،ابوعمرو، یعقوب	سَلَمًا
١٣٨	البخاري	تفسير القرآن	باب	الزخرف: ٣٣	سَقْفًا	ابن کثیر،ابوعمرو،ابوجعفر	سُقُفًا
١٣٩	البخاري	تفسير القرآن	باب	الزخرف: ٨٨	وَقِيلَهُ	عاصم وحمزہ کے علاوہ تمام قراء	وَقِيلِهِ
١٤٠	البخاري	تفسير القرآن	باب	الزخرف: ١٨	يَنْشَؤُا	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،شعبہ،ابوجعفر، یعقوب	يُنَشَّؤُا
١٤١	البخاري	تفسير القرآن	باب	الدخان:٤٧	فَاعْتُلُوْهُ	نافع،ابن کثیر،ابن عامر، یعقوب	فَاعْتِلُوْهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٤٢	البخاري	تفسير القرآن	٤٨٥٢	ق:٤٠	وَإِدْبَرَ	نافع، ابن کثیر، حمزہ، خلف، ابو جعفر	وَأَدْبَرَ
١٤٣	البخاري	تفسير القرآن	باب	الحديد:١٣	أَنْظِرُوْنَا	حمزہ	انْظُرُوْنَا
١٤٤	البخاري	تفسير القرآن	باب	المنافقون: ٤	يَحْسِبُوْنَ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، کسائی، یعقوب	يَحْسَبُوْنَ
١٤٥	البخاري	تفسير القرآن	٤٩١١	الأحزاب: ٢١	إِسْوَةٌ	عاصم کے علاوہ تمام قراء	أُسْوَةٌ
١٤٦	البخاري	تفسير القرآن	باب	التحريم: ٥	يُبَدِّلَهُ	نافع، ابوجعفر، ابوعمرو	يُبْدِلَهُ
١٤٧	البخاري	تفسير القرآن	٤٩١٢	التحريم: ٥	يُبَدِّلَهُ	نافع، ابوجعفر، ابوعمرو	يُبْدِلَهُ
١٤٨	البخاري	تفسير القرآن	٤٩٢٥	المدثر: ٥	وَالرِّجْزَ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، حمزہ، شعبہ، خلف	وَالرُّجْزَ
١٤٩	البخاري	تفسير القرآن	باب	المدثر: ٥	وَالرِّجْزَ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، حمزہ، شعبہ، خلف	وَالرُّجْزَ
١٥٠	البخاري	تفسير القرآن	باب	الإنسان:٤	سَلٰسِلًا	نافع، ابوجعفر، ہشام، شعبہ، کسائی	سَلٰسِلَا
١٥١	البخاري	تفسير القرآن	باب	المرسلات: ٣٣	جِمٰلَـتٌ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابوجعفر، روح	جِمٰلَتٌ
١٥٢	البخاري	تفسير القرآن	باب	المرسلات: ٣٣	جِمٰلَـتٌ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابوجعفر، روح	جِمٰلَتٌ
١٥٣	البخاري	تفسير القرآن	٤٩٣٣	المرسلات: ٣٣	جِمٰلَـتٌ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابوجعفر، روح	جِمٰلَتٌ
١٥٤	البخاري	تفسير القرآن	باب	الغاشية: ٢٢	بِمُسَيْطِرٍ	ہشام	بِمُصَيْطِرٍ
١٥٥	البخاري	تفسير القرآن	٤٩٥٤	المدثر: ٥	وَالرِّجْزَ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، حمزہ، شعبہ، خلف	وَالرُّجْزَ
١٥٦	البخاري	تفسير القرآن	باب	المسد: ٤	حَمَّالَةُ	عاصم کے علاوہ تمام قراء	حَمَّالَةَ
١٥٧	البخاري	تفسير القرآن	٤٩٧٥	الإخلاص: ٣	كُفُوًا	خلف، حمزہ	كُفْوًا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٥٨ البخاري	النكاح	٥١١٣	الأحزاب: ٥١	تُرْجِىءُ	ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، شعبہ	تُرْجِى
١٥٩ البخاري	النكاح	٥٢٠٦	النساء: ١٢٨	يَصَّلَحَا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	يُصْلِحَا
١٦٠ البخاري	الأطعمة	باب	مريم: ٢٥	تَسَّقَطْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، کسائی، شعبہ، خلف	تُسْقِطْ
١٦١ البخاري	الذبائح والصيد	باب	الأنعام: ١١٩	فُصِّلَ	ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر	فَصَّلَ
١٦٢ البخاري	الذبائح والصيد	باب	الأنعام: ١١٩	حُرِّمَ	ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، حمزہ، کسائی، خلف	حَرَّمَ
١٦٣ البخاري	الأدب	باب	الكهف: ١٧	تَزَّوَرُ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابوجعفر	تَزٰوَرُ
١٦٤ البخاري	الاستئذان	باب	المجادلة: ١١	الْمَجْلِسِ	ناف، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، حمزہ، کسائی، خلف، ابوجعفر، یعقوب	المَجٰلِسِ
١٦٥ البخاري	الاستئذان	باب	المجادلة: ١١	انْشِزُوا	ابن کثیر، ابوعمرو، حمز، کسائی، خلف، یعقوب	انْشُزُوْا
١٦٦ البخاري	الاستئذان	باب	المجادلة: ١١	فَانْشِزُوا	ابن کثیر، ابوعمرو، حمز، کسائی، خلف، یعقوب	فَانْشُزُوْا
١٦٧ البخاري	الرقاق	باب	المؤمنون: ٥٥	أَيَحْسِبُوْنَ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، کسائی، یعقوب	أَيَحْسَبُوْنَ
١٦٨ البخاري	الرقاق	٦٥٣٠	الحج: ٢	سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى	حمزہ، کسائی، خلف	سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى
١٦٩ البخاري	القدر	باب	الأنبياء: ٩٥	وَحِرْمٌ	شعبہ، حمزہ، کسائی	وَحَرٰمٌ
١٧٠ البخاري	الفرائض	٦٧٣٧	النساء: ٣٣	عٰقَدَتْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	عَقَدَتْ
١٧١ البخاري	الفرائض	٦٧٣٧	النساء: ٣٣	عٰقَدَتْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	عَقَدَتْ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٧٢	البخاري	الإكراه	باب	الأحقاف: ١٥	كَرْهًا	مدنیان، ابن کثیر، ابوعمرو، ہشام	كُرْهًا
١٧٣	البخاري	التعبير	باب	يوسف:٤٧	دَأْبًا	حفص کے علاوہ تمام قراء	دَأَبًا
١٧٤	البخاري	باب		القيامة:١	لَآ أُقْسِمُ	ابن کثیر بحذف الالف	لَا أُقْسِمُ
١٧٥	البخاري	باب		المنٰفقون:٤	خُشُبٌ	قنبل، ابوعمرو، کسائی	خُشْبٌ
١٧٦	البخاري	الأحكام	باب	الفتح: ١٠	عَلَيْهُ	حفص کے علاوہ تمام قراء	عَلَيْهِ
١٧٧	البخاري	التوحيد	٧٤٧٨	الكهف: ٢٣	أَنْسٰنِيْهُ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، حمزہ، شعبہ	أَنْسٰنِيْهِ
١٧٨	البخاري	التوحيد	٧٤٧٨	الكهف: ٢٤	نَبْغِي	مدنیان، بصری، کسائی وصلا، ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	نَبْغِ
١٧٩	البخاري	التوحيد	باب	الحجر: ٨	تَنَزَّلُ	نافع، ابن کثیر، ابن عامر، ابو عمرو، ابوجعفر، یعقوب	نُنَزِّلُ
١٨٠	البخاري	التوحيد	باب	المائدة: ٢٧	رِسَالٰتِهِ	نافع، ابوجعفر، ابن عامر، شعبہ، یعقوب	رِسَالَتَهُ
١٨١	البخاري	التوحيد	باب	الأعراف: ٦٢	أُبَلِّغُكُمْ	ابوعمرو	أُبْلِغُكُمْ
١٨٢	البخاري	صلاة المسافرين وقصرها	٨٦٦	محمد: ١٥	غَيْرِ ءَاسِنٍ	حمزہ (وقفاً یاء سے بدلتے ہیں)	غَيْرِ يَاسِنٍ
١٨٣	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٢٤	نَبْغِي	مدنیان، ابوعمرو، کسائی وصلاً، ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	نَبْغِ
١٨٤	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٦٦	تُعَلِّمَنِي	نافع، ابوعمرو، ابوجعفر (وصلاً) ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	تُعَلِّمَنِ
١٨٥	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٧٤	زَكِيَّةً	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، رویس	زَاكِيَةً
١٨٦	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٧٧	لَتَخِذْتَ	مکی، ابوعمرو، یعقوب	لَتَّخَذْتَ
١٨٧	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٦٤	نَبْغِي	نافع، ابوجعفر، ابوعمرو، کسائی وصلاً ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	نَبْغِ
١٨٨	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٦٦	تُعَلِّمَنِي	نافع، ابوعمرو، ابوجعفر وصلاً ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	تُعَلِّمَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٨٩	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٧٤	زْكِيَةً	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، رویس	زَكِيَّةً
١٩٠	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٨١	يُبَدِّلَهُمَا	نافع، ابوجعفر، ابوعمرو	يُبْدِلَهُمَا
١٩١	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٧٧	لَتَخِذتَ	مکی، ابوعمرو، یعقوب	لَتَّخَذْتَ
١٩٢	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٦٣	أَنْسَنِيهِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، حمزہ، شعبہ	أَنْسَنِيْهُ
١٩٣	مسلم	الفضائل	٢٣٨٠	الكهف:٦٤	نَبْغِي	نافع، ابوجعفر، ابوعمرو، کسائی وصلاً ابن کثیر اور یعقوب وصلاً ووقفاً	نَبْغِ
١٩٤	مسلم	الفضائل	٣٠٢٥	النساء: ٩٤	السَّلَمَ	نافع، ابن عامر، حمزہ، خلف، ابو جعفر	السَّلَـٰمَ
١٩٥	الترمذي	الجمعة عن رسول الله	٦٠٢	محمد: ١٥	ءَاسِنٍ	حمزہ (وقفاً یاء سے بدلتے ہیں)	ءَ اسِنٍ
١٩٦		القراءات عن رسول الله	٢٩٢٧	الفاتحة:٤	مَلِكِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو	مٰلِكِ
١٩٧	الترمذي	القراءات عن رسول الله	٢٩٢٧	الفاتحة:٤	مَلِكِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو	مٰلِكِ
١٩٨	الترمذي	القراءات عن رسول الله	٢٩٢٩	المائدة:٤٥	وَالْعَيْنُ	ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، ابوجعفر	وَالْعَيْنَ
١٩٩	الترمذي	القراءات عن رسول الله	٢٩٢٩	المائدة:٤٥	وَالْعَيْنُ	ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، ابوجعفر	وَالْعَيْنَ
٢٠٠	الترمذي	القراءات عن رسول الله	٢٩٣٠	المائدة: ١١٢	تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ	کسائی	يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ
٢٠١	الترمذي	القراءات عن رسول الله	٢٩٣١	هود: ٤٦	عَمِلَ غَيْرَ	کسائی، یعقوب	عَمَلٌ غَيْرُ
٢٠٢	الترمذي	القراءات عن رسول الله	٢٩٣٢	هود: ٤٦	عَمِلَ غَيْرَ	کسائی، یعقوب	عَمَلٌ غَيْرُ
٢٠٣	الترمذي		٢٩٣١	المائدة: ١١٢	تَسْتَطِيْعُ	کسائی	يَسْتَطِيْعُ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٠٤ الترمذي	القراء ات عن رسول الله	٢٩٣٦	الروم: ٥٤	ضُعْفٍ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، کسائی، ابوجعفر، یعقوب	ضَعْفٍ
٢٠٥ أبوداود	الصلاة	١١٧٣	الفاتحة: ٢	مَلِكِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو	مٰلِكِ
٢٠٦ أبوداود	الصلاة	١١٧٣	الفاتحة: ٢	مَلِكِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو	مٰلِكِ
٢٠٧ أبوداود	الفرائض	٢٩٢١	النساء: ٣٣	عٰقَدَتْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	عَقَدَتْ
٢٠٨ أبوداود	الفرائض	٢٩٢٢	النساء: ٣٣	عٰقَدَتْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	عَقَدَتْ
٢٠٩ أبوداود	الفرائض	٢٩٢٣	النساء: ٣٣	عٰقَدَتْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	عَقَدَتْ
٢١٠ أبوداود	الفرائض	٢٩٢٣	النساء:٣٣	عٰقَدَتْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر، یعقوب	عَقَدَتْ
٢١١ أبوداود	الحروف والقراءات	٣٩٧٦	المائدة: ٤٥	وَالْعَيْنُ	ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، ابوجعفر	وَالْعَيْنَ
٢١٢ أبوداود	الحروف والقراءات	٣٩٧٧	المائدة: ٤٥	وَالْعَيْنُ	ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، ابوجعفر	وَالْعَيْنَ
٢١٣ أبوداود	الحروف والقراءات	٣٩٧٨	الروم: ٥٤	ضُعْفٍ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، کسائی، ابو جعفر، یعقوب	ضُعْفٍ ضَعْفٍ
٢١٤ أبوداود	الحروف والقراءات	٣٩٨٠	يونس: ٥٨	فَلْتَفْرَحُوْا	شامی، ابوجعفر	فَلْيَفْرَحُوْا
٢١٥ أبوداود	الحروف والقراءات	٣٩٨١	يونس: ٥٨	فَلْتَفْرَحُوا	شامی، ابوجعفر	فَلْيَفْرَحُوْا
٢١٦ أبوداود	الحروف والقراءات	٣٩٨١	يونس: ٥٨	تَجْمَعُوْنَ	شامی، ابوجعفر	يَجْمَعُوْنَ
٢١٧ أبوداود	الحروف والقراءات	٣٩٨٢	هود: ٤٦	عَمِلَ	کسائی، یعقوب	عَمَلٌ
٢١٨ أبوداود	الحروف والقراءات	٣٩٨٣	هود: ٤٦	عَمِلَ	کسائی، یعقوب	عَمَلٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢١٩	أبوداود	الحروف والقراءات	٤٠٠٠	الفاتحة: ٤	مَلِكِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو	مٰلِكِ
٢٢٠	أبوداود	الحروف والقراءات	٤٠٠١	الفاتحة: ٢	مَلِكِ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو	مٰلِكِ
٢٢١	أبوداود	الحروف والقراءات	٤٠٠٤	يوسف: ٢٣	هِئْتَ	ہشام	هَيْتَ
٢٢٢	أبوداود	الحروف والقراءات	٤٠٠٦	البقرة: ٥٨	تُغْفَرْ	ابن عامر	نَغْفِرْ
٢٢٣	أحمد	مسند العشرة المبشرين بالجنة	٣١٣	الأعراف: ١٧٢	ذُرِّيّتِهِمْ	نافع، ابوعمرو، ابن عامر، یعقوب، ابوجعفر	ذُرِيَّتَهُمْ
٢٢٤	أحمد	مسند المكثرين من الصحابة	٣٧٥١	آل عمران: ١١٥	تُكْفَرُوْهُ	نافع	يُكْفَرُوْهُ
٢٢٥	أحمد	مسند العشرة المبشرين بالجنة	١١٣٤	الأعراف: ١٧٢	ذُرِّيّتِهِمْ	نافع، ابوعمرو، ابن عامر، یعقوب، ابوجعفر	ذُرِيَّتَهُمْ
٢٢٦	أحمد	ومن مسند بني هاشم	٢٢٤٢	مريم: ٨	عُتِيًّا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر	عِتِيًّا
٢٢٧	أحمد	ومن مسند بني هاشم	٢٣٢٨	مريم: ٨	عُتِيًّا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر	عِتِيًّا
٢٢٨	أحمد	ومن مسند بني هاشم	٢٣٢٨	مريم: ٨	عُتِيًّا	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر	عِتِيًّا
٢٢٩	أحمد	مسند المكثرين من الصحابة	٣٥٩٦	محمد: ١٥	ءَاسِنٍ	حمزہ (وقفاً یاء سے بدلتے ہیں)	ءَ اسِنٍ
٢٣٠	أحمد	مسند المكثرين من الصحابة	٤١٣١	الأنعام: ١٥٣	وَإِنَّ هٰذَا صِرَاطِي	حمزہ، کسائی، خلف	وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي
٢٣١	أحمد	مسند المكثرين من الصحابة	٥٢٥٠	الروم: ٥٤	مِنْ ضُعْفٍ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر	مِنْ ضَعْفٍ
٢٣٢	أحمد	باقي مسند المكثرين	٨٣٧ ١٢	المائدة: ٤٥	وَالْعَيْنُ	ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، کسائی، ابوجعفر	وَالْعَيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٣٣	أحمد	مسند الأنصار	٢٠٧٢٠	الأنبياء: ٢٥	يُوْحٰى	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، حمزہ، کسائی، شعبہ، یعقوب	نُوْحِي
٢٣٤	أحمد	مسند الأنصار	٢٠٧٢٦	الأعراف: ١٧٢	ذُرِّيّتِهِمْ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، یعقوب	ذُرِيَّتَهُمْ
٢٣٥	أحمد	باقي مسند الأنصار	٥٩٧٩ ٢	هود: ٤٦	غَيْرَ	کسائی، یعقوب	غَيْرُ
٢٣٦	أحمد	باقي مسند الأنصار	٢٦١٩٢	هود: ٤٦	غَيْرَ	کسائی، یعقوب	غَيْرُ
٢٣٧	أحمد	من مسند القبائل	٢٧٠٢٢	هود:٤٦	غَيْرَ	کسائی، یعقوب	غَيْرُ
٢٣٨	أحمد	من مسند القبائل	٢٧٠٤٨	هود: ٤٦	عَمِلَ غَيْرَ	کسائی، یعقوب	عَمَلٌ غَيْرُ
٢٣٩	أحمد	من مسند القبائل	٢٧٠٥٩	هود:٤٦	غَيْرَ	کسائی، یعقوب	غَيْرُ
٢٤٠	مالك	الطلاق	باب	المجادلة:٣	يَظَّهَّرُوْنَ	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو	يُظٰهِرُوْنَ
٢٤١	مستدرك حاكم	كتاب التفسير	٢٨٨١	الرعد:٤	تُسْقٰى	نافع	يُسْقٰى
٢٤٢	مستدرك حاكم	كتاب التفسير	٢٨٩٦	مريم:٩٠	يَنْفَطِرْنَ	حمزہ	يَتَفَطَّرْنَ
٢٤٣	مستدرك حاكم	كتاب التفسير	٣٦٩٧	القمر:٧	خُشِعًا	حمزہ	خُشَّعًا
٢٤٤	مستدرك حاكم	كتاب التفسير	٣٧٢٢	الحديد:١٦	تَكُوْنُوْا	رویس	يَكُوْنُوْا
٢٤٥	مستدرك حاكم		٢٨٤٨	البقرة:٤٨	وَلَا تُقْبَلُ	ابن کثیر، ابوعمرو، یعقوب	وَلَا يُقْبَلُ
٢٤٦	مشكل الأثار		٢٤٣	الكهف:٧٦	حَمِيَةٍ	حمزہ	حَمِئَةٍ
٢٤٧	مشكل الأثار		٧٧٧	الحجر:٢٢	الرِّيْحَ	حمزۃ، خلف	الرِّيٰحَ
٢٤٨	مشكل الاثار	مشكل ما روي في الحروف . .	٢٦٤٩	الحجرات: ٦	فَتَثَبَّتُوْا	حمزہ	فَتَبَيَّنُوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٤٩	مشكل الأثار	مشكل ما روى عن رسول اللهﷺ	٣١٥٠	النساء:٢٥	أَحْصَنَّ	شعبہ،حمزہ،کسائی،خلف	أُحْصِنَّ
٢٥٠	مشكل الأثار	مشكل ما روى عن رسول اللهﷺ	٤٦٣٨	البقرة:٢٣٦	تُمَسُّوْهُنَّ	حمزہ،کسائی،خلف	تَمَسُّوْهُنَّ
٢٥١	مشكل الأثار	باب		آل عمران: ١٦١	يُغَلَّ	نافع،ابن عامر،حمزہ،کسائی، خلف،یعقوب،ابوجعفر	يَغُلَّ
٢٥٣	مشكل الآثار		٨٢١	الزخرف: ٥٧	يَصُدُّوْنَ	نافع،ابن عامر،کسائی،ابوجعفر، خلف	يَصِدُّوْنَ
٢٥٤	مشكل الآثار		٢٦٤٩	العنكبوت: ٥٨	لَنُثْوِيَنَّهُمْ	حمزۃ،کسائی،خلف	لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
٢٥٥	مشكل الآثار			التكوير:٢٤	بِظَنِيْنٍ	مکی،بصری،رویس،کسائی	بِضَنِيْنٍ
٢٥٦	مشكل الآثار			البقرة:١٠٧	نَنْسَـأْهَا	ابن کثیر،ابوعمرو	نُنْسِهَا
٢٥٧	مشكل الآثار		٢٦٥٣	الصف:١٤	أَنْصَارًا لِلّٰهِ	نافع،ابوجعفر،ابن کثیر،ابوعمرو	أَنْصَارَ اللهِ
٢٥٨	مسند ابن جعد		١٥٨٤	الأنعام: ١٥٩	فَـرَقُوْا	حمزۃ،کسائی	فَرَّقُوْا
٢٥٩	مسند ابن جعد		١٢٢٤	النور:٤٥	خٰلِقُ	حمزۃ،کسائی،خلف	خَلَقَ
٢٧٠	مسند ابن جعد		٢١٥٩	النباء:٢٣	لَبِثِيْنَ	حمزۃ،روح	لٰبِثِيْنَ
٢٧١	معجم ابن الأعرابي		٧٤٤	الكهف:٩٣	يُفْقِهُوْنَ	حمزۃ،کسائی،خلف	يَفْقَهُوْنَ
٢٧٢	معجم ابن الأعرابي		٧٦٢	المؤمنون: ١٠٦	شِقٰوَتُنَا	حمزۃ،کسائی،خلف	شِقْوَتُنَا
٢٧٣	معجم ابن الأعرابي		٧٤٣	الكهف:٩٦	الصُّدُفَيْنِ	مکی،بصری،شامی	الصَّدَفَيْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٧٣	المعجم الأوسط	باب الألف	١٣٠٨	إبراهيم:٢٢	بِمُصْرِخِيِّ	حمزة	بِمُصْرِخِىَّ
٣٧٥	المعجم الكبير		٨٥٠ ١٢	النزعات:١١	نُخِرَةً	شعبة،حمزة،کسائی،رویس	نَخِرَةً
٢٧٦	شعب الإيمان		١٦٢٧	الحاقة:٣٧	الْخٰطِـُٔوْنَ	حمزة	الْخَطِؤُنَ
٢٧٧	معجم ابن المقري		٤٩	يس:٩	سُدًّا	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،شعبة،ابو جعفر،یعقوب	سَدًّا
٢٧٨	الأسماء والصفات للبيهقي		١١٥	يوسف:٦٤	حِفْظًا	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،شعبة،ابو جعفر،یعقوب	حٰفِظًا
٢٧٩	سنن سعيد بن منصور		٨٦٣	الشورى: ٢٥	يَفْعَلُوْنَ	نافع،ابن کثیر،ابوعمرو،ابن عامر،شعبہ،ابوجعفر،یعقوب	تَفْعَلُوْنَ

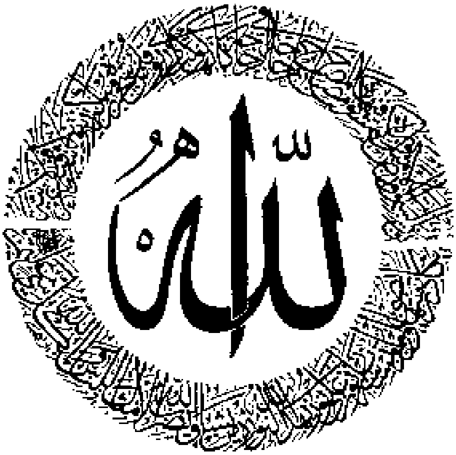

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمران اسلم☆

مشہور شارحین حدیث کا نظریہ قراءات

علم قراءات وہ جلیل القدر علم ہے جس کے ساتھ تمام فنون کے ماہرین نے ہر دور میں تصنیف وتالیف اور درس وتدریس کے ذریعہ تعلق رکھا ہے۔ خاص طور پر 'اہل الحدیث' (محدثین کرام) کا 'اہل القرآن' (قراء عظام) سے یہ مناسبت خصوصی ہے کہ قرآن وسنت دونوں روایت وخبر کے حوالے سے آئندہ زمانوں تک منتقل ہورہے ہیں اور قراء ومحدثین ان کی روایات کا ذریعہ بنے ہیں۔ رشد قراءات نمبر۳ میں خاص طور پر اس مناسبت کے پیش نظر ہم نے اہل الحدیث کی نمائندگی کیلئے صرف مشہور شارحین کے نظریہ قراءات کو موضوع بحث بنایا ہے۔ اس ضمن میں خصوصاً کتب ستہ اور اس کے شارحین کے افکار قراءات پیش نظر رہے۔ اس سلسلہ میں صرف فتح الباری از حافظ ابن حجر، المنہاج شرح صحیح مسلم از امام نووی، عون المعبود از محدث عظیم آبادی اور تحفۃ الاحوذی از محدث مبارکپوری پیش نظر رہیں جبکہ سنن ابن ماجہ اور سنن نسائی کی شروحات چونکہ عام طور پر زیادہ معروف نہیں، چنانچہ ان میں پیش کردہ افکار سے صرف نظر کیا گیا ہے۔

اتمام فائدہ کی غرض سے مشہور محدث اور مفسر حافظ ابوالفداء ابن کثیر رحمہ اللہ کی کتاب فضائل قرآن سے حدیث سبعہ کے حوالے سے ان کی گزارشات کو بھی ایک مستقل مضمون کے طور پر شائع کیا جارہا ہے۔ تفسیر ابن کثیر کے بعض طبعوں میں اس بحث کو مقدمہ میں خاص طور پر شامل بھی کیا گیا ہے۔ [ادارہ]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا موقف

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ قراءاتِ متواترہ کے بھرپور مؤیدین میں سے ہیں۔ انہوں نے 'فتح الباری شرح صحیح البخاری' میں حدیث سبعہ پر سیر حاصل بحث کی ہے اور دیگر علماء کے نقطہ نظر کو بھی بیان کیا ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله ﷺ فاستمعت لقراءته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرءنيها رسول الله ﷺ فكدت أساوره في الصلاة فانتظرته حتى سلم، ثم لببته بردائه -أو بردائي- فقلت: من أقرأك هذه السورة؟ فقال: أقرأنيها رسول الله ﷺ. فقلت له: كذبت فوالله! أن رسول الله ﷺ أقرأني هذه السورة التي سمعتك تقرأها. فانطلقت أقوده إلى رسول الله ﷺ، فقلت: يارسول الله! إني سمعت هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها وأنت أقرأتني سورة الفرقان.

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقال رسول الله ﷺ: «أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ! اِقْرَأْ يَا هِشَامُ!». فقرأ هذه القرائة التي سمعته يقرؤها. قال رسول الله ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثم قال رسول الله ﷺ: «إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [صحیح بخاری:۲۴۱۹، صحیح مسلم ۸۲۷، ابوداؤد:۱۴۷۵، سنن ترمذی:۲۹۴۳]

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کوسورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے جب ان کی قراءت کی طرف کان لگائے تووہ ایسے بہت سے حروف پر پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر جھپٹ پڑوں،لیکن میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرلیا۔پھر میں نے ان کوان کی (یا فرمایا اپنی) چادر سے کھینچا اور پوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورت مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم غلط کہتے ہو اللہ کی قسم یہ سورت جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے ۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور کہا کہ یارسول اللہ میں نے ان کوسورۃ الفرقان ان حروف پر پڑھتے ہوئے سنا جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے حالانکہ آپ ہی نے سورۃ الفرقان مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! ان کو چھوڑ دو۔پھر فرمایا اے ہشام تم پڑھو تو انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے ان کو پڑھتے ہوئے سنا تھا ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(یہ سورت)اسی طرح نازل کی گئی ہے۔پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جو آسان ہو وہ پڑھو۔''

أنّ ابن عباس رضى الله عنه حدثه أن رسول الله ﷺ قال: « أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَىٰ إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ" [صحيح البخارى:۴۹۹۱]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مجھے جبریل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا میں نے ان سے تکرار کیا۔ میں ان سے مزید طلب کرتا رہا اور وہ مجھے(اللہ کے حکم سے) مزید دیتے رہے حتیٰ کہ معاملہ سات قراءتوں تک جا پہنچا۔''

مذکورہ بالا احادیث نبویہ ﷺ صحیح بخاری کی روایات ہیں جن کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف جامع صحیح بخاری کی کتاب فضائل قرآن کے باب ''أنزل القرآن على سبعة أحرف'' میں نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ان احادیث نبویہ کی خوب تشریح کی ہے۔ جس کو آئندہ صفحات میں پیش کیا جاتا ہے۔

حدیث عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی شرح

✳ أقرأني جبريل على حرف فراجعته

صحیح مسلم میں حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''میں بار بار جبریل علیہ السلام سے کہتا رہا کہ میری اُمت پر آسانی کیجئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے ''إن أمتی لا تطيق ذلك'' کہ وہ صرف ایک لہجہ پر قرآن کریم پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

سنن ابوداؤد میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مذکور روایت کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’فقال لی الملك الذي معي: قل علی حرفين، حتیٰ بلغت سبعة أحرف‘‘

[سنن ابو داود:۱۴۷۷]

’’مجھے اس فرشتے نے کہا جو میرے ساتھ تھے، (یعنی حضرت جبریل امین علیہ السلام) (کہ اپنی اُمت کو) دو حروف پر پڑھنے کا حکم دیجئے۔ حتیٰ کہ وہ سات حروف تک پہنچ گئے۔‘‘

سنن نسائی میں امام نسائی رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت جبریل امین علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ایک حرف پر قرآن کریم پڑھیے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اس میں اضافہ کروایئے۔

مسند احمد میں بھی حدیث ابی بکرہ انہی الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔

٭’’فلم أزل أستزيده ويزيدني‘‘ کی شرح

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قرآن کریم کو دو حروف پر پڑھے۔ پھر تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا اپنی اُمت کو حکم دیجیے کہ وہ قرآن کریم کو تین حروف پر پڑھیں۔ اس کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قرآن کریم کو چار حروف پر تلاوت کرے۔ پس تیری اُمت کے لوگ ان میں سے جس حرف پر بھی پڑھیں گے ان کی قراءت درست ہوگی۔

طبرانی کی روایت میں ہے:

’’علی سبعة أحرف من سبعة أبواب من الجنة‘‘ [طبرانی:۸۲۱۷]

’’کہ قرآن کریم کے سات حروف جنت کے سات ابواب سے ہیں۔‘‘

سنن ابی داؤد کی ایک روایت میں ہے:

’’ثم قال ليس منها إلا شاف كاف إن قلت سميعاً عليماً عزيزاً حكيماً ما لم تختم آية عذاب برحمة أو آية رحمة بعذاب‘‘ [سنن ابو داود:۱۴۷۷]

’’پھر فرمایا: ان میں سے ہر ایک حرف (یعنی ہر ایک قراءت) شافی کافی ہے۔ اگر تو سمیعا، علیما، عزیزا، حکیما کہے اور جب تک آیت عذاب کو آیت رحمت سے اور آیت رحمت کو آیت عذاب سے خلط نہ کرے۔‘‘

سنن ترمذی میں ایک اور طریق سے یہ روایت منقول ہے۔ جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’يا جبريل إني بعثت إلى أمة أميين ومنهم العجوز والشيخ الكبير والغلام والجارية والرجل الذي لم يقرأ كتابا قط.‘‘ [جامع الترمذی:۲۹۴۴]

’’اے جبریل امین علیہ السلام! میں ایسی امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جن میں بوڑھے اور بوڑھیاں، بچے اور بچیاں ہیں اور ایسے لوگ ہیں جنھوں نے کبھی بھی کتاب نہیں پڑھی۔‘‘

- اِمام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسند احمد میں ابوبکرہ کی روایت نقل کی ہے:

’’كلها شاف كاف‘‘ ’’تمام حروف شافی کافی ہیں۔‘‘ [مسند احمد:۲۰۴۴۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا بحث کا ماحصل

مذکورہ بالا تمام اَحادیث اس بات کو تقویت دیتی ہیں کہ سبعہ اَحرف سے مراد سبعہ لغات یا سبعہ قراء ات ہیں۔ یعنی قرآن کریم کا نزول سات لغات یا سات قراء ات پر ہوا۔

لفظ احرف، حرف کی جمع ہے۔ جیسے افلس فلس کی جمع ہے۔ اگر احرف سے لغات مراد لی جائیں تو اس کا معنی لغات کی سات وجوہ ہوگا۔ کیونکہ لغت میں حرف کا معنی ''وجہ'' بھی پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ﴾ [الحج:۱۱] اور اگر احرف سے مراد قراء ات لی جائیں تو ایسی صورت میں حرف کا اطلاق 'کلمہ' پر ہوگا اور یہ اطلاق مجازاً ہوگا۔ کیونکہ حرف کلمے کا جزء ہے یعنی قراء ت پورے کلمے اور لفظ کی ہوتی ہے ایک حرف کی نہیں ہوتی۔

٭ دوسری حدیث کی شرح

''فإن رسول الله ﷺ قد أقرأنيها''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا۔'' اس سے اس طرح اِستدلال کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کو غلطی اور خطا کا مرتکب قرار دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ آغاز اسلام کے مسلمانوں میں سے تھے اور ان کا اسلام راسخ تھا جبکہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نئے نئے حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات محسوس کی کہ حضرت ہشام کا ابھی اسلام پختہ نہیں ہے اور ان کی قراء ت ابھی اتنی پختہ نہیں ہوگی۔ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بارے پورا یقین اور ایمان رکھتے تھے کہ جو انہوں نے قراء ت کی ہے ایسے ہی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے۔

سببِ اختلاف قراء ت عمر و ہشام رضی اللہ عنہما

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سورۃ کو رسول ﷺ سے بہت دیر پہلے پڑھ اور سیکھ چکے تھے۔ اس کے بعد اس کے خلاف جو کچھ نازل ہوا اسے نہیں سن سکے تھے۔ اور فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کو وہ کچھ پڑھایا جو تازہ ترین نازل شدہ تھا۔ یہی وہ سب سے بڑی وجہ اور سبب ہے جس کی بنا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف واقع ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کی قراء ت کو اجنبی قرار دینا اور اس کا انکار کرنے میں جلدی کرنا اس بات کا احتمال پیدا کرتا ہے کہ انہوں نے رسول ﷺ کا فرمان:

''أنزل القرآن علی سبعة أحرف'' پہلے نہیں بلکہ اسی موقع پر سنا۔

٭ إن هذا القرآن أنزل علی سبعة أحرف کی تفصیلی شرح

امام طبری رحمہ اللہ، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی قراء ت سنی تو غصے سے بے قابو ہو گئے اور اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینے میں کوئی چیز (یعنی وسوسہ) پیدا ہوئی جسے رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہچان لیا۔ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینے پر (اپنا ہاتھ مبارک) مارا اور فرمایا: شیطان عمر سے دور ہو جا۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا، پھر فرمایا:

اے عمر! «القرآن كله صواب، ما لم تجعل رحمة عذابا أو عذابا رحمة».

’’قرآن سارے کا سارا ہی درست ہے جب تک آیت عذاب کو آیت رحمت کے ساتھ اور آیت رحمت کو آیت عذاب کے ساتھ خلط نہ کیا جائے۔‘‘

جو واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے درمیان پیش آیا اسی طرح کا واقعہ دیگر صحابہ کے درمیان بھی پیش آیا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سورہ نحل کی قراءت میں اختلاف رونما ہوا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، ابوعبید رحمہ اللہ اور امام طبری رحمہ اللہ ابوجہم بن الصمہ رحمہ اللہ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

’’أن رجلين اختلفا في آية من القرآن كلاهما يزعم أنه تلقاها من رسول الله ﷺ‘‘

[مسند احمد: ۱۷۵۷۷]

’’دو آدمیوں کا قرآن کریم کی ایک آیت میں اختلاف ہو گیا۔ ان دونوں کا گمان تھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسے پڑھا ہے۔‘‘ پھر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی پوری حدیث بیان کی۔

- امام طبری رحمہ اللہ اور امام طبرانی رحمہ اللہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں:

’’جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: أقرأني ابن مسعود سورة أقرأنيها زيد وأقرأنيها أبي بن كعب فاختلفت قراءتهم، فبقراءة أيهم آخذ؟ فسكت رسول الله ﷺ وعليّ إلى جنبه، فقال علي: ليقرأ كل إنسان منكم كما علم فإنه حسن جميل.‘‘ [طبرانی: ۴۹۳۸]

’’ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک سورت پڑھائی ہے اور وہی حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی پڑھائی ہے تو ان کی قراءت میں اختلاف ہو گیا ہے تو میں کس شخص کی قراءت کے مطابق پڑھوں؟ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر انسان کو چاہئے کہ وہ ایسے پڑھے جیسے اسے پڑھایا گیا ہے۔ پس وہی قراءت حسین وجمیل ہوگی۔‘‘

- اِمام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کرتے ہیں:

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سورت ’آل حم‘ پڑھائی۔ میں مسجد کی طرف چلا میں نے ایک آدمی سے کہا۔ اس (سورت) کو پڑھیے تو اس نے وہ حروف پڑھے جو میں نے نہیں پڑھے تھے۔ میں نے اسے کہا: میں نے یہ (سورت) رسول اللہ ﷺ سے پڑھی ہے۔ ہم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”إنما أهلك من كان قبلكم الاختلاف، ثم أسر إلى علي شيئا“

’’تم سے پہلے لوگ اختلاف کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے۔‘‘

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

” إن رسول الله ﷺ يأمركم أن يقرأ كل رجل منكم كما علم“

’’رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر آدمی ایسے پڑھے جیسے اسے سکھایا گیا ہے۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

''ہم چلے ہم میں سے ہر آدمی وہ حروف پڑھ رہا تھا جو اس کا ساتھی نہیں پڑھتا تھا۔'' [مسند احمد:۳۹۸۱]

✳فاقرءوا ما تیسر منه کی شرح

یعنی نازل شدہ قرآن کریم سے جو آسانی سے پڑھ سکو اسے پڑھ لیا کرو۔ اس میں اس کی حکمت کی طرف اِشارہ ہورہا ہے اور یہ قاری کی آسانی کے لیے ہے۔ یہ اس قول کو مضبوط اور محکم کرتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ 'احرف' سے مراد ''تأدية المعنى باللفظ المرادف'' ''کسی مترادف لفظ سے معنی کا ادا کرنا۔'' اگر چہ وہ ایک ہی لغت سے ہو۔ کیونکہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں قریشی تھے۔ باوجود اس کے، ان دونوں (حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی قراءت میں اختلاف ہوگیا۔

ابوعبید رحمہ اللہ اور بعض دوسرے لوگ کہتے ہیں:

'' 'سبعہ اَحرف' سے مراد 'لغات کا اختلاف' ہے۔ یہ مؤقف ابن عطیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ اس پر تعاقب کرتے ہوئے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ عرب کی لغات تو سات سے کہیں زیادہ ہیں۔''

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ 'سبع لغات' سے مراد عرب کی سب سے زیادہ فصیح و بلیغ لغات ہیں۔

ابوصالح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نزل القرآن على سبع لغات''

''قرآن کریم سات لغات میں نازل ہوا ہے۔''

ان میں سے پانچ لغات کا تعلق قبیلہ ھوازن سے ہے اور ھوازن کی شاخوں میں سعد بن بکر، جشم بن بکر، نصر بن معاویہ اور قبیلہ ثقیف شامل ہیں۔ گویا یہ تمام قبائل ھوازن سے ہیں اور ان کو علیا ھوازن کہا جاتا ہے۔ اسی لیے تو ابوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ نے کہا ہے:

''أفصح العرب عُليا هوازن وسفلىٰ تميم يعني بني دارم .'' [مقدمة تفسير ابن كثير]

''عرب میں سب سے زیادہ فصیح و بلیغ علیا ھوازن اور سفلیٰ بنو تمیم یعنی بنو دارم کے لوگ ہیں۔''

◉ ابوعبید رحمہ اللہ نے ایک اور طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

''نزل القرآن بلغة الكعبين كعب قريش و كعب خزاعة قيل و كيف ذاك؟ قال: لأن الدار واحدة يعني أن خزاعة كانوا جيران قريش فسهلت عليهم لغتهم .''

[الإتقان فی علوم القرآن: فصل فی کیفیة إنزاله]

''قرآن کریم کعبین یعنی کعب قریش اور کعب خزاعہ کی لغت میں نازل ہوا۔ پوچھا گیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ کہا کہ ان کا گھر ایک ہی ہے یعنی خزاعہ والے قریش کے پڑوسی تھے اس لیے قریش کی لغت خزاعہ پر آسان ہوگئی۔''

◉ ابوحاتم سجستانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قرآن کریم قریش، ھذیل، تیم الرباب، ازد، ربیعہ، ھوازن اور سعد بن بکر کی لغت میں نازل ہوا۔ ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اس کا اِنکار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے کلام سے اس کی دلیل دی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ﴾ [إبراهيم:۴]
''ہم کسی رسول کو مبعوث نہیں کرتے مگر اس کی قوم کی زبان دے کر۔''
لہٰذا قرآن فقط قریش کے لغت پر ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: '' نزل القرآن بلغة مضر''[الإتقان فی علوم القرآن]
''کہ قران کریم مضر (قبیلہ) کی لغت میں نازل ہوا ہے۔''

بعض علماء قبائل مضر کو معین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہذیل، کنانہ، قیس، ضبّہ، تیم الرباب، اسد بن خزیمہ اور قریش قبائل مضر ہیں۔ جن کی طرف سات لغات کی نسبت ہے۔

◉ اَبو شامہ رحمہ اللہ نے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے:

''شروع میں قرآن کریم قریش اور فصیح و بلیغ عربی بولنے والے عرب، جو قریش کے پڑوسی تھے، ان کی زبان میں نازل ہوا۔ پھر عربوں کے لیے جائز کر دیا گیا کہ وہ اپنی اپنی لغات میں قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ چونکہ ان کے الفاظ اور اعراب میں اختلاف پایا جاتا ہے اور ان میں سے کوئی تکلف سے کام نہ لے یعنی وہ مشقت کرتے ہوئے اپنی زبان اور لغت سے نکل کر کسی اور کی لغت میں جانے کی کوشش نہ کرے۔''

خلاصہ

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ اِجازت کسی کی اپنی مرضی اور خواہش پر منحصر نہیں ہے کہ ہر شخص اپنی خواہش کے مطابق کلمہ کو لغت میں مترادف لفظ سے بدلتا رہے بلکہ اس کو مانا جائے گا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ حدیث میں ہے: ''أقرأني النبي صلی اللہ علیہ وسلم'' ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھایا ہے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں سنا کہ آپ 'حتی حین' کو لغت ہذیل میں 'عتی حین' پڑھتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اس سے باز رہیے اور قرآن کو لغت قریش پر پڑھیے، کیونکہ یہ لغت قریش پر نازل ہوا ہے۔ اس طرح کا قول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

◉ اَبو شامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس قول ''نزل بلسان قریش'' سے ان کی مراد یہ ہے کہ شروع میں قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر آسانی فرمائی اور ان پر ان کی لغات میں قرآن کریم پڑھنا جائز کر دیا گیا۔''

کیا قرآن کا کوئی کلمہ سات حروف پر پڑھا جاسکتا ہے؟

◉ ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''یہ متفق علیہ مؤقف ہے (کہ قرآن کا ہر کلمہ سات وجوہ پر نہیں پڑھا جاتا) بلکہ یہ ناممکن ہے۔ پورے قرآن کریم میں ایک مقام 'عبد الطاغوت' کے علاوہ کوئی مقام اور کلمہ بھی سات وجوہ یا سات لغات پر نہیں پڑھا جاتا۔ یہ ایسا کلمہ ہے جو سات وجوہ پر پڑھا جاتا ہے۔ لیکن ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پورے قرآن میں کوئی جملہ اور کوئی کلمہ بھی ایسا نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ ابن الانباری رحمہ اللہ نے ”عبد الطاغوت ، ولا تقل لهما أف ، وجبريل“ جیسی اَمثلہ کو پیش کر کے ابن قتیبہ رحمہ اللہ کا رد کیا ہے۔

سبعہ اَحرف سے مراد

◉ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اکثر اہل علم اس چیز کا اِنکار کرتے ہیں کہ 'احرف' سے مراد 'لغات' ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کا قراءت میں اختلاف ہوا تھا حالانکہ ان کی لغت ایک ہی تھی (اگر احرف سے مراد لغات ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) ان (اکثر علماء کرام) کا کہنا ہے کہ اس سے الفاظ مختلفہ کے ساتھ متفق معانی کی سات وجوہ مراد ہیں۔ جیسے اقبل تعال اور هلم ، کہ ان کے معانی تو متفق ہیں لیکن الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ابن قتیبہ رحمہ اللہ اور دیگر نے سات کے عدد کو وجوہ پر محمول کیا ہے:

① حرکات تبدیل ہوں لیکن معنی اور صورت میں تبدیلی نہ آئے مثلاً ﴿وَ لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ ﴾ [البقرۃ: ۲۸۲] کے فتحہ اور ضمہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

② فعل کے بدلنے سے تبدیلی واقع ہو، جیسا کہ: ﴿ بٰعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا ﴾ یہ فصل ماضی اور صیغہ طلب دونوں کے ساتھ واقع ہوا ہے۔

③ بعض حروف مہملہ کے لفظوں کا تبدیل ہونا جیسے ہے: ﴿ نُنْشِزُهَا ﴾ راء اور زاء کے ساتھ۔

④ ابدال حرف کا بدلنا جن کے مخارج قریب قریب ہوں مثلاً ﴿ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴾ طاء اور عین کے ساتھ۔

⑤ تقدیم وتاخیر سے تبدیلی واقع ہونا مثلاً ﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ﴾ جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ اور زین العابدین رضی اللہ عنہ کی قراءت اس طرح تھی 'وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ'

⑥ کمی وبیشی سے تبدیلی واقع ہونا۔ جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے: 'وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى' یہ کمی کی مثال ہے۔

زیادتی کی مثال: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِيْ لَهَبٍ ﴾ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: 'وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ'

⑦ مترادفات کا اختلاف مثلاً: ﴿كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴾ جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قراءت اس طرح سے ہے: 'كَالصُّوْفِ الْمَنْفُوْشِ'

◉ امام ابوالفضل الرازی رحمہ اللہ کے وجوہ کی تفصیل:

① اسماء کے واحد، تثنیہ، جمع، مذکر ومؤنث ہونے میں اختلاف۔

② افعال مثلاً ماضی، مضارع اور امر کے بدلنے کا اختلاف۔

③ اعراب کی وجوہ کا اختلاف

④ (حروف کی) کمی، بیشی ہونا۔

⑤ تقدیم وتاخیر کا واقع ہونا۔

⑥ الابدال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ لغات کا اختلاف جیسے کہ فتحہ، اِمالہ، ترقیق، تفخیم، اِدغام اور اِظہار وغیرہ وغیرہ۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ چیزیں ابن قتیبہ رحمہ اللہ سے ہی لی گئی ہیں۔

سبعہ اَحرف سے مراد سات وجوہ ہیں، ان سات وجوہ میں سے کسی ایک وجہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ مگر اس سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ قرآن کریم کا ہر کلمہ سات وجوہ سے پڑھا جاسکتا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کے ہر ایک کلمہ اور لفظ کی آخری حد سات ہے۔

عام طور پر قاری کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے بعض ایسے کلمات ہیں جو سات سے زیادہ وجوہ سے بھی پڑھے جاتے ہیں جبکہ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے قرآن کریم کے ہر کلمے کی قراءت کی آخری حد سات بتائی ہے۔

◉ امام ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''لفظ سبعہ آحاد میں کسی چیز کی کثرت کے لیے استعمال ہوتا ہے اور سبعین کا لفظ عشرات میں کثرت کے لیے مستعمل ہے۔ بعینہٖ سبع مائۃ کا لفظ مئین میں کسی چیز کی کثرت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ گویا اس طرح کے عدد سے معین عدد اور محدود تعداد مراد نہیں ہوتی۔ قاضی عیاض اور ان کے اصحاب کا میلان بھی اسی مؤقف کی طرف ہے۔''

◉ امام موصوف رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

امام قرطبی رحمہ اللہ ، امام ابن حبان رحمہ اللہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ سبعہ اَحرف کے معنی میں اختلاف پایا جاتا ہے اور وہ سبعہ اَحرف کے معنی میں ۳۵ / اَقوال کا ذکر کرتے ہیں۔ امام منذری رحمہ اللہ کا کہنا ہے ان اَقوال میں سے اکثر کو اختیار نہیں کیا جاسکتا۔ امام موصوف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن حبان کی صحیح سے ان کی رائے تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن میں ان کے کلام سے واقف نہیں ہوسکا۔

ایک قوم کا یہ مؤقف ہے کہ سبعہ اَحرف سے مراد کلام کی سات اصناف ہیں اور انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کو دلیل بنایا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ''شروع شروع میں قرآن ایک ہی حرف پر ایک ہی باب سے نازل ہوا پھر قرآن کریم سات ابواب میں، سات حروف پر نازل ہوا۔ وہ سات ابواب یہ ہیں:

① زجر و توبیخ ② اَوامر و نہی کے اَحکام ③ حلال ④ حرام ⑤ محکم ⑥ متشابہ ⑦ اَمثال

اسے امام ابوعبید رحمہ اللہ اور دیگر کئی محدثین نے روایت کیا ہے۔

◉ امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث ثابت نہیں ہے، کیونکہ یہ روایت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے ہے۔ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہی ثابت نہیں۔''

مذکورہ حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ اور امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ لیکن یہ حدیث محل نظر ہے، کیونکہ ابوسلمہ اور ابن مسعود کے درمیان انقطاع واقع ہوا ہے۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے ایک دوسرے طریق سے امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ اور انہوں نے ابوسلمہ رحمہ اللہ سے مرسل روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مرسل جید ہے۔ پھر فرمایا اگر یہ حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہو تو اس کا معنی سات وجوہ ہوگا۔ جن کا ذکر دیگر مختلف احادیث میں ہوا کیونکہ ان احادیث کا سیاق اس چیز کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔

ابوشامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہاں احتمال ہے کہ مذکورہ تفسیر ابواب کی ہو نہ کہ احرف کی۔ یعنی یہ کلام کے ابواب میں سے سات اَبواب اور اقسام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان اصناف پر قرآن کا نزول کیا ہے اور دوسری کتب کی طرح ایک ہی صنف پر اکتفا نہیں کیا۔

کیا موجودہ مصاحف سبعہ اَحرف پر مشتمل ہیں؟

ابوشامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سلف صالحین میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا موجودہ مصاحف سبعہ احرف پر ہیں یا ان میں سے ایک حرف پر؟ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ موجودہ مصاحف ایک ہی حرف پر ہیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ ابوطاہر بن ابوسرح سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ میں نے ابن عیینہ رحمہ اللہ سے مدینہ والوں اور اہل عراق کی قراءت کے اختلاف کے بارے سوال کیا کہ کیا یہی سات حروف ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ سات حروف مثل أقبل ، هلم اور تعال ہیں کہتے ہیں کہ ابن وھب رحمہ اللہ نے مجھے اسی طرح ہی فرمایا۔

قراءاتِ سبعہ کی شرائط

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ سبعہ اَحرف کے بارے طویل بحث کرنے کے بعد امام الکواشی کا قول نقل کرتے ہیں جو شرائط صحت قراءات سبعہ کے حوالے سے ہے۔

امام الکواشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”كل ما صح سنده واستقام وجهه في العربية ووافق لفظه خط المصحف الإمام فهو من السبعة المنصوصة فعلى هذا الأصل بني قبول القراءات عن سبعة كانوا أو سبعة آلاف ومتى فقد شرط من الثلاثة فهو شاذ.“ [فتح الباري:۹/۳۲]

”ہر وہ قراءت جس کی سند صحیح ہو اور عربی میں کسی ایک وجہ کے مطابق ہو اور اس قراءت کے الفاظ خط مصحف عثمانی کے مطابق اور موافق ہوں۔ جس قراءات میں یہ تین شرائط پائی جائیں خواہ وہ سات سے ہو یا سات ہزار سے ہو مقبول ہے، اور اگر ان تینوں شرائط میں سے کوئی ایک شرط ساقط ہو جائے تو وہ قراءت شاذ ہوگی۔“

اس قول کے بعد امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ امام سبکی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں جس میں کافی صراحت سے بیان کیا گیا ہے۔

اِمام سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آپ قراءات شاذہ کے حوالے سے 'شرح المنهاج' میں لکھتے ہیں کہ فقہاء کی کثیر تعداد کا یہ کہنا ہے کہ جو قراءات، قراءاتِ سبعہ کے علاوہ ہیں وہ تمام شاذ قراءات ہیں۔ یہ تمام فقہاء سبعہ قراءات کے مشہور ہونے کی وجہ سے اس توہم کا شکار ہوئے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت حال یہ ہے کہ جو قراءات، قراءات سبعہ سے خارج ہیں ان کی دو اقسام ہیں:

❶ جو قراءات رسم مصحف عثمانی کے خلاف ہیں وہ قراءات بلا شک وشبہ قرآن نہیں ہیں۔

❷ ان میں سے وہ قراءات جو رسم مصحف عثمانی کے مطابق ہیں وہ دو قسموں میں منقسم ہیں:

① جو قراءات غریب طریق سے وارد ہوئی ہیں وہ بغیر کسی شک کے قرآن نہیں۔

② وہ قراءات جو ائمہ کے ہاں مشہور ہو چکی ہیں وہ قراءات یعقوب اور قراءات ابوجعفر کی طرح درست ہیں ان قراءات کا کوئی حرج نہیں۔

اس سلسلہ میں تفصیلی بحث فتح الباری ص ۱۱ تا ص ۳۹ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

خلاصہ

مندرجہ بالا بحث کے بعد امام ابن حجر رحمہ اللہ کا مؤقف درج ذیل الفاظ کی صورت میں سامنے آتا ہے:

سبعہ اَحرف سے مراد سات وجوہ ہیں، ان سات وجوہ میں سے کسی ایک وجہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ مگر اس سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ قرآن کریم کا ہر کلمہ سات وجوہ سے پڑھا جا سکتا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کے ہر ایک کلمہ اور لفظ کی آخری حد سات ہے۔

اِمام نووی رحمہ اللہ کا مؤقف

اِمام نووی رحمہ اللہ قراءاتِ متواترہ کے بھرپور مؤیدین میں سے ہیں۔ انہوں نے 'المنہاج شرح صحیح مسلم ابن الحجاج' میں حدیث سبعہ پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اِس حوالے سے دیگر علماء کے نقطۂ نظر کو بھی قلم بند کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

◉ قاضی عیاض رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

''سبعہ اَحرف سے مراد توسع اور تسہیل ہے، حصر مراد نہیں ہے۔ جبکہ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سبعہ کے عدد میں محصور ہے۔'' [المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجّاج: ۳۴۰/۶]

◉ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے سات معانی مراد ہیں:

جیسا کہ وعد، وعید، محکم، متشابہ، حلال، حرام، قصص، اَمثال، اَمر اور نہی وغیرہ۔ [ایضاً: ۳۴۰/۶]

◉ بعض لوگوں نے رُجحان ظاہر کیا ہے:

”هي أداء التلاوة، وكيفية النطق بكلماتها من إدغام وإظهار، وتفخيم، وترقيق، وإمالة، ومد؛ لأن العرب مختلفة اللغات في هذه الوجوه فيسر الله تعالى عليهم ليقرأ كل إنسان بما يوافق لغته، ويسهل على لسانه.“ [ایضاً: ۳۴۱/۶]

''سبعہ اَحرف اَدائے تلاوت اور کلمات کے نطق کی کیفیت کا نام ہے، جیسا کہ اِدغام و اِظہار، تفخیم، ترقیق، اِمالہ اور مد وغیرہ۔ چونکہ اَہل عرب ان وجوہ میں متعدد لغات کے حامل تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سہولت فرما دی تا کہ ہر انسان بآسانی اپنی لغت کے موافق تلاوت کر سکے اور جو اس کی زبان پر سہل ہو۔''

◉ بعض اَفراد سبعہ اَحرف کو الفاظ اور حروف کا نام دیتے ہیں، جبکہ دیگر کا کہنا ہے کہ یہ سات قراءات اور وجوہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’یہ عرب کے قبائل یمن اور معدّ کی سات لغات ہیں اور یہ سب سے زیادہ فصیح اور اعلیٰ لغات ہیں۔ [ایضاً:۶/۳۴۱]

◉ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اِس سے مضر قبیلے کی سات لغات مراد ہیں۔

یاد رہے کہ یہ سات کی سات قرآن کریم میں متفرق طور پر پائی جاتی ہیں کسی ایک کلمہ میں تمام لغات کا وجود نہیں ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بعض قرآنی کلمات جیسا کہ ﴿وَعَبَدَ الطّٰغُوْتَ ﴾ [المائدۃ:۶۰]، ﴿ يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ ﴾ [یوسف:۱۲]، ﴿ بٰعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا ﴾ [سبا:۱۹] اور ﴿بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ ﴾ [الاعراف:۱۶۵] میں یہ تمام کی تمام لغات جمع ہیں۔ [ایضاً:۶/۳۴۱]

◉ قاضی اَبوبکر بن باقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”الصحيح أن هذه الأحرف السبعة ظهرت واستفاضت عن رسول الله ﷺ، وضبطها عنه الأمة، وأثبتها عثمان والجماعة في المصحف، وأخبروا بصحتها، وإنما حذفوا منها لم يثبت متواترا، وأن هذه الأحرف تختلف معانيها تارة وألفاظها أخرى، وليست متضادة ولا متنافية.“ [ایضاً:۶/۳۴۱]

’’صحیح بات یہ ہے کہ موجودہ تمام حروف رسول اللہ ﷺ سے ظاہر اور مشہور ہوئے، آپ ﷺ ہی سے اُمت نے ضبط کیا، انہی کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کی جماعت نے مصحف میں جمع کیا اور اس کی صحت کی خبر دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں سے غیر متواتر کو حذف کر دیا۔ اور یہ حروف بسا اَوقات الفاظ اور معانی کے اِعتبار سے مختلف ہوتے ہیں اور بسا اَوقات نہیں ہوتے۔‘‘

◉ طحاوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”أن القراءة بالأحرف السبعة كانت في أول الأمر خاصة للضرورة لاختلاف لغة العرب، ومشقة أخذ جميع الطوائف بلغة، فلما كثر الناس والكتاب، وارتفعت الضرورة كانت قراءة واحدة.“ [ایضاً:۶/۳۴۱]

’’ابتدائی زَمانہ میں اَحرف سبعہ پر قراءت ایک خاص ضرورت، اَہل عرب کی لغات میں اختلاف، کے تحت تھی کیونکہ تمام قبائل کا ایک لغت پر پڑھنا دشوار تھا۔ پھر جب لوگوں کی، اور کاتبین کی تعداد بڑھ گئی اور ضرورت ختم ہوگئی تو پھر ایک قراءت ہی باقی رہ گئی۔‘‘

◉ دوادی رحمہ اللہ یوں رقمطراز ہیں:

”هذه القراءات السبع التي يقرأ الناس اليوم بها ليس كل حرف منها هو أحد تلك السبعة، بل تكون مفرقة فيها.“ [ایضاً:۶/۳۴۱]

’’موجودہ سات قراءات جن کی لوگ تلاوت کرتے ہیں ان میں سے ہر حرف میں سات قراءات موجود نہیں ہیں بلکہ قرآن کریم میں متفرق طور پر پائی جاتی ہیں۔‘‘

◉ ابوعبیداللہ بن ابی صفرۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”هذه القراءات السبع إنما شرعت من حرف واحد من السبعة المذكورة في الحديث، وهو الذي جمع عثمان عليه مصحف، وهذا ذكره النحاس وغيره.“ [ایضاً:۶/۳۴۱]

’’موجودہ سات قراءات جو کہ ایک حرف سے شروع ہوئی ہیں، یہ وہی ہیں جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف میں جمع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اور اسی کا نحاس رحمہ اللہ اور دیگر نے تذکرہ کیا ہے۔‘‘

علماءِ کرام کا اس حد تک تو اِتفاق ہے کہ قرآن کریم کے سات حروف پر نزول سے آسانی اور تسہیل مراد ہے۔ جس کا ثبوت وہ تمام اَحادیثِ مبارکہ ہیں جو سرورِ دو عالم ﷺ کی طرف سے جاری ہوچکی ہیں۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: «هَوِّنْ عَلٰی أُمَّتِي» . ’’میری اُمت پر آسانی کی جائے۔‘‘

خلاصہ

اِمام نووی رحمہ اللہ کے ہاں سبعہ اَحرف سے مراد مندرجہ ذیل تشریح ہے جیسا کہ محدث عظیم آبادی نے ’عون المعبود‘ میں بھی اِس کی وضاحت کی ہے۔

”هی أداء التلاوة، وكيفية النطق بكلماتها من إدغام وإظهار، وتفخيم، وترقيق، وإمالة، ومد؛ لأن العرب مختلفة اللغات في هذه الوجوه فيسر الله تعالى عليهم ليقرأ كل إنسان بما يوافق لغته، ويسهل على لسانه. “ [المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجّاج:۶/۳۴۰]

’’سبعہ اَحرف اَدائے تلاوت اور کلمات کے نطق کی کیفیت کا نام ہے، جیسا کہ اِدغام و اِظہار، تفخیم، ترقیق، اِمالہ اور مد وغیرہ۔ چونکہ اَہل عرب ان وجوہ میں متعدد لغات کے حامل تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے سہولت فرما دی تاکہ ہر اِنسان بآسانی اپنی لغت کے موافق تلاوت کرسکے اور جو اس کی زبان پر سہل ہو۔‘‘

شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ

شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ بھی متنوع قراءاتِ قرآنیہ کو من وعن تسلیم کرتے ہیں۔ اس کا ثبوت ان کی کتاب ’عون المعبود شرح سنن أبی داؤد‘ میں موجود وہ تشریح ہے جو اُنہوں نے ’سنن أبی داؤد‘ میں موجود اَحادیث کے ضمن میں پیش کی ہے۔

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرٰهِمَ مُصَلًّی﴾ [البقرۃ:۱۲۵] [سنن أبي داؤد:۳۹۶۲] پڑھا۔

محدث عظیم آبادی بیان کرتے ہیں کہ ذِکرکردہ آیت میں موجود لفظ ’وَاتَّخِذُوْا‘ میں متعدد قراءات بیان کی گئی ہیں۔ جعفر بن محمد نے صیغۂ اَمر اور مشہور قراءۃ کے مطابق ’وَاتَّخِذُوْا‘ پڑھا ہے۔

اِس میں ایک قراءت صیغۂ ماضی کے ساتھ بھی ہے۔

- سیوطی رحمہ اللہ ’الدر المنثور‘ میں فرماتے ہیں:

’’أن أصحاب عبدالله كانوا يقرؤون ﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِمَ مُصَلًّی﴾ قال أمرهم يتخذوا‘‘

’’اَصحاب عبداللہ رضی اللہ عنہ ﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِمَ مُصَلًّی﴾ پڑھتے۔ اور کہتے ہیں کہ مقام اِبراہیم کو جائے نماز بنانا اَمر تھا۔‘‘

- عبدالملک بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں:

’’میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو خا کے کسرہ کے ساتھ ’وَاتَّخِذُوْا‘ پڑھتے ہوئے سنا۔ ’غيث النفع في القراءات السبع‘ میں ہے کہ نافع رحمہ اللہ اور شامی رحمہ اللہ نے اسے فعل ماضی کے ساتھ ’وَاتَّخَذُوْا‘ پڑھا ہے۔‘‘ [عون المعبود:۱۱/۷]

- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’كان يقرأ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ ولم يقل سعيد: كان يقرأ‘‘ [سنن ابی داؤد:۳۹۶۸]

’غیر‘ میں تین حرکات بیان کی گئی ہیں:

ابن کثیر رحمہ اللہ، ابوعمرو رحمہ اللہ، حمزہ رحمہ اللہ اور عاصم رحمہ اللہ نے رفع کے سے ساتھ ’غَیْرُ‘ پڑھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ القاعدون کی صفت ہے اور یہاں پر القاعدون غیر معین ہیں۔

نافع رحمہ اللہ، ابن عامر رحمہ اللہ اور کسائی رحمہ اللہ نصب کے ساتھ ’غَیْرَ‘ پڑھا ہے۔

اور ایک شاذ روایت جر کے ساتھ بھی بیان کی گئی ہے، کیونکہ یہ المؤمنین کی صفت ہے۔ [عون المعبود:۳/۱۱]

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

’’رأيت النبي يقرأ "أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهٗ أَخْلَدَهٗ" [سنن أبي داؤد:۳۹۸۸]

تمام نسخوں میں ’یحسب‘ سے پہلے حرف اِستفہام ہے۔ لیکن ہم نے کتب تجوید وتفسیر میں اس قراءت کو نہیں پایا بلکہ مشہور قراءت حرف اِستفہام کے حذف کے ساتھ ہے جیسا کہ منذری کے نسخہ میں ہے۔

- سیوطی رحمہ اللہ ’الدر المنثور‘ میں رقمطراز ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر سین کے کسرہ کے ساتھ ’يَحْسِبُ أَنَّ مَالَهٗ أَخْلَدَهٗ‘ پڑھا ہے۔

’غیث النفع فی القراء ات السبع‘ میں ہے کہ شامی رحمہ اللہ، عاصم رحمہ اللہ اور حمزہ رحمہ اللہ نے سین کے فتح کے ساتھ ’يَحْسَبُ‘ پڑھا ہے۔

جبکہ باقی قراء نے سین کے کسرہ کے ساتھ ’يَحْسِبُ‘ پڑھا ہے۔ [عون المعبود:۱۱/۱۸]

سبعہ اَحرف سے مراد لغات، قراء ات یا مختلف اَنواع ہیں۔ اور اس کے معنی کی وضاحت میں تقریباً ۴۱/ اَقوال کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے معانی کوئی بھی نہیں جانتا، کیونکہ حرف لغت، کلمہ، معنی اور جہت سب پر صادق آتا ہے۔

علماء کا خیال ہے کہ قراءاتِ قرآنیہ اگرچہ وہ سات سے زائد ہی ہوں ان سے اِختلافات کی سات وجوہ مراد ہیں:

① نفسِ کلمہ میں کمی وزیادتی واقع ہو۔ جیسے ’نُنْشِزُهَا‘ اور ’نُنْشِرُهَا‘ پہلے زا معجمۃ کے ساتھ اور دوسرا را مہملہ کے ساتھ۔ اور اسی طرح ’سَارِعُوْا‘ اور ’وَسَارِعُوْا‘ سین سے قبل واوٴ عاطفہ کے حذف کے ساتھ، اور پھر اس کے اِثبات کے ساتھ۔

② واحد اور جمع کی تغیر جیسے ’كُتُبِهٖ‘ اور ’كِتٰبِهٖ‘

③ تذکیر وتانیث کا اِختلاف جیسے ’يَكُنْ‘ اور ’تَكُنْ‘

④ صرفی اختلاف، تخفیف وتشدید کا جیسے ’يَكْذِبُوْنَ‘ اور ’يُكَذِّبُوْنَ‘ اور فتحہ وکسرہ کا اختلاف جیسے ’يَقْنُطُ‘ اور ’يَقْنِطُ‘

⑤ اِعراب کا اختلاف جیسے ’ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ‘ ذال کے رفع اور جر کے ساتھ

⑥ اَداۃ نحو کا اِختلاف جیسے ’لٰكِنِ الشَّيٰطِيْنُ‘ ’لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ‘ نون کی تشدید اور تخفیف کے ساتھ

⑦ لغات کا اِختلاف جیسے تفخیم اور اِمالہ وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ ان قراءات کا پڑھنا جائز ہے جو رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں جس کی دلیل ''أنزل القرآن علی سبعة أحرف'' ہے۔ [عون المعبود:۴/۲۴۳]

◉ اِمام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں رقمطراز ہیں کہ سبعہ اَحرف سے متعلق بیان کیے جانے والے اَقوال میں سے سب سے زیادہ صحیح اور حدیث کے معنی کے قریب ترین یہ قول ہے:

''سبعہ اَحرف اَدائے تلاوت اور کلمات کے نطق کی کیفیت کا نام ہے، جیسا کہ اِدغام و اِظہار، تفخیم، ترقیق، اِمالہ اور مد وغیرہ۔ چونکہ اَہل عرب ان وجوہ میں متعدد لغات کے حامل تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے سہولت فرما دی تاکہ ہر انسان بآسانی اپنی لغت کے موافق تلاوت کر سکے اور جو اس کی زبان پر سہل ہو۔'' [المنهاج:۶/۳۴۱]

◉ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لیکن اَیسا مطلق طور پر نہیں ہے مثلاً بعض جگہوں پر اِدغام جبکہ بعض جگہوں پر اِظہار جائز نہیں ہے۔ اسی طرح دیگر اَشیاء کو بھی اس پر قیاس کیا جائے گا اور لغات کا اختلاف صرف ان وجوہ میں ہی محصور نہیں ہے۔''

[عون المعبود:۴/۲۴۴]

◉ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سبعہ وُجوہ سے مراد مختلف اَلفاظ کے متفق معانی ہیں۔ جیسا کہ أقبل، تعال، عجل، هلم اور أسرع، پس مترادف اَلفاظ کا تبادلہ جائز ہے نہ کہ متضاد اَلفاظ کا۔''

◉ مسند اَحمد میں حضرت اَبوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''أنزل القرآن علی سبعة أحرف علیما حکیما غفوراً رحیما'' [مسند احمد:۸۳۷۲]

''قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جیسے علیما حکیما اور غفوراً رحیما'

◉ ایک دوسری حدیث میں ہے:

''القرآن کله صواب ما لم یجعل مغفرة عذابا أو عذابا مغفرة.'' [مسند احمد:۱۶۴۱۳]

'' قرآن سارے کا سارے کا سارا صحیح ہے جب تک کہ مغفرت کی آیت کو عذاب کے ساتھ اور عذاب والی آیت کو مغفرت والی آیت کے ساتھ نہ بدلا جائے۔''

یہی وجہ ہے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ قرآنی آیت ﴿كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم مَّشَوْا۟ فِيهِ﴾ [البقرة:۲۰] میں 'مَّشَوْا فِیْهِ' کی جگہ 'سَعَوْا فِیْهِ' پڑھ لیتے تھے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما ﴿انْظُرُوْنَا﴾ کی جگہ پر 'أَمْهِلُوْنَا' اور 'أَخِّرُوْنَا' پڑھتے۔

◉ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بات بہت بعید ہے، خصوصاً حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ سے کہ وہ اَیسے لفظ کو اپنی طرف سے بدل دیں جس کو اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اور آپ ﷺ نے تلاوت میں اُسے معمول بنایا ہو۔ صحیح بات یہ ہے کہ ان دونوں صحابہ کرام نے یا تو اُسے تفسیر کے طور پر نقل کیا ہے یا اللہ کے نبی ﷺ سے مختلف وجوہ کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ایک بار 'مَشَوْا فِیْهِ' اور پھر 'سَعَوْا فِیْهِ' اور ایک جگہ پر ﴿انْظُرُوْنَا﴾ اور کسی اور مقام پر 'أَمْهِلُوْنَا' اور 'أَخِّرُوْنَا' پڑھا ہو۔''

◉ اِمام طحاوی رحمہ اللہ کا خیال ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’اس میں ان لوگوں کے لیے رخصت ہے جن کے لیے کتابت اور ضبط کے علم سے عدم واقفیت کی بناء پر ایک لفظ پر تلاوت کرنا مشکل ہے۔اس کے بعد عذر کے زائل ہونے اور حفظ وکتابت میں آسانی کی وجہ سے اسے منسوخ کر دیا گیا۔‘‘ [عون المعبود:۲۴۴/۴]

◉ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حروف سے مراد لغات ہیں۔یعنی قرآن کریم عرب کی سات لغات میں نازل کیا گیا اور یہ لغات کلام کے اعتبار سے سب سے اَفضل اور اعلیٰ تھیں۔

وہ کہتے ہیں کہ یہ لغات قرآن کریم میں متفرق مقامات پر آئی ہیں کسی ایک کلمہ میں جمع نہیں ہیں۔

◉ قتیبی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

”لا نعرف في القرآن حرفا يقرأ على سبعة أحرف.“

’’قرآن میں ایک بھی حرف اَیسا موجود نہیں ہے جس میں (تمام) سبعہ حروف پڑھے جا سکتے ہوں۔‘‘[أیضاً:۲۴۴/۴]

◉ ابن اَنباری رحمہ اللہ ان کے جواب میں فرماتے ہیں:

’’یہ غلط ہے، کیونکہ قرآن کریم میں اَیسے حروف موجود ہیں جن میں سات حروف کی قراء ت کی جا سکتی ہے۔جیسا کہ ﴿وَعَبَدَ الطَّٰغُوتَ﴾ [المائدۃ:۶۰]، ﴿يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ﴾ [یوسف:۱۲] اور اس کے بعد اُنہوں نے کئی وجوہ کا تذکرہ کیا ہے گویا کہ اُنہوں نے اَحرفِ سبعہ والی حدیث کی یہ تاویل پیش کی ہے کہ قرآن کا کچھ حصہ سات حروف پر نازل ہوا ہے نہ کہ پورے کا پورا قرآن۔‘‘ [أیضاً:۲۴۵/۴]

◉ سندی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

’’حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کا قراء ات میں اِختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کو تکذیب کا نشانہ بناتے ہوئے دیکھا تو اُنہیں لغتِ قریش پر جمع کر دیا جس پر سب سے پہلے قرآن کریم نازل ہوا تھا۔‘‘

◉ اِمام سیوطی رحمہ اللہ کا خیال ہے:

’’المختار أن هذا من المتشابه الذي لا يدرى تأويله، وفيه أكثر من ثلاثين قولا أوردتها في الإتقان.‘‘ [أیضاً:۲۴۵/۴]

’’میرے نزدیک مختار قول یہ ہے کہ حدیث سبعہ اَحرف متشابہات میں سے ہے جس کی تاویل معلوم نہیں ہوسکی، اور اس کی مراد میں تیس سے زیادہ اَقوال بیان کیے گئے ہیں جن کو میں نے ’الإتقان‘ میں ذکر کیا ہے۔‘‘

خلاصہ

مذکورہ بالا تمام بحث سے امام موصوف کا جو مؤقف سامنے آیا ہے وہ یہ ہے:

’’سبع اللغات المشهورة هي: لغة الحجاز والهذيل والهوازن واليمن والطي والثقيف وبني تميم.‘‘[ایضاً:۲۴۵/۴]

’’سبعہ اَحرف سے سات مشہور لغات حجاز، ہذیل، ہوازن، یمن، طی، ثقیف اور بنی تمیم مراد ہیں۔‘‘

مولانا عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ

ثبوتِ قراء ات کے مسئلہ میں علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ بھی سلف صالحین کے متفقہ مؤقف کے حامل ہیں اور اُنہوں نے ترمذی کے اَبواب القراء ات کے ذیل میں اَحادیث میں مذکور قراء ات کی لغوی تشریح بھی فرمائی ہے جس سے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ قراءات صرف قراء کی روایات کا ہی نام نہیں بلکہ یہ باقاعدہ اللہ کے رسول ﷺ سے مروی ہیں اور لغت وبیان کے وسیع مروجہ مقاییس پر پوری اترتی ہیں۔ نیز وہ جمیع قراءات کو متواتر اور قرآن تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ اُنہوں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

’’كان رسول الله يقطع قراءته يقرأ: الحمد لله رب العالمين . ثم يقف . الرحمن الرحيم . ثم يقف . وكان يقرأها: مَلِكِ يوم الدين . ‘‘ [جامع الترمذی:۲۹۲۷،وقال الشيخ الألباني: صحيح]

’’رسول اللہ ﷺ قراءت میں انقطاع کرتے تھے۔آپ ’’الحمد لله رب العالمين ‘‘پڑھ کر وقف کرتے، اس کے بعد ’’الرحمن الرحيم‘‘ پڑھتے اور وقف کرتے۔اور ’’مَلِكِ يَومِ الدِّين ‘‘پڑھتے تھے۔‘‘

اِس حدیث کے ذیل میں علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا:

بعض قراء نے مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ جبکہ بعض نے الف کے ساتھ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑھا ہے۔

یہ دونوں صحیح اور متواتر قراءتیں ہیں۔

اِسی طرح اسے لام کے سکون کے ساتھ ’مَلْكِ‘ اور ’مَلِيْكِ‘ بھی پڑھا گیا ہے۔

بعض نے کاف کے اِشباع کے ساتھ ’’ملكي يوم الدين ‘‘ پڑھا ہے۔

اِمام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف ’’مَلَكَ يومَ الدِّين ‘‘ کی قراءت منسوب ہے۔

اِمام زمخشری رحمہ اللہ نے ’مَلِكِ‘ کی قراءت کو ترجیح دی ہے، کیونکہ یہ اہل حرمین کی قراءت ہے۔

- اِمام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’عاصم، کسائی اور یعقوب نے ’مٰلِكِ‘ جبکہ دیگر قراء نے ’’مَلِكِ‘‘ پڑھا ہے۔‘‘ [تحفة الأحوذی:۱۹۸/۸]

- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے:

’’أن النبي ﷺ قرأ ’’فی عين حمئة ‘‘ [جامع الترمذي:۲۹۳۴،وقال الشيخ الألباني: صحيح]

- بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’ابوجعفر، ابو عامر، حمزہ، کسائی اور ابوبکر نے ہمزہ کے بغیر اور ثبوت الف کے ساتھ ’حامية‘ پڑھا ہے۔‘‘

جبکہ بعض نے ثبوت ہمزہ اور الف کے بغیر ’حمئة‘ پڑھا ہے۔

اَبوداؤد میں ’فی عين حامية‘ سے متعلق حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع حدیث ہے:

’’میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا اس وقت سورج غروب کے قریب تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ’’فإنها تغرب في عين حامية‘‘

- ابن جریر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

’’والصواب أنهما قراءتان مشهورتان وأيهما قرأ القاریء فهو مصيب . ‘‘

’’صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں قراءتیں مشہور ہیں، قاری ان میں سے جو بھی پڑھے گا ٹھیک ہوگی۔‘‘

[تحفة الأحوذي:۱۹۸/۸]

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

’’أنه قرأ على النبي ﷺ: خَلَقَكُمْ مِن ضَعْفٍ ، فقال: مِنْ ضُعْفٍ‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[جامع الترمذي:۲۹۳٦،قال الشیخ الألباني: حسن]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

’’میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ”خَلَقَکُمْ مِن ضَعْفٍ “پڑھا۔ تو آپ ﷺ نے ضاد کے ضمہ کے ساتھ ’ضُعْفٍ‘ پڑھا۔ ابوداؤد میں عطیہ عوفی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ﴿اللہ الذی خلقکم من ضَعْفٍ﴾ پڑھا تو آپ نے مجھے ضاد کے ضمہ کے ساتھ ’ضُعْفٍ‘ پڑھایا۔ اور فرمانے لگے کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے سامنے اسی طرح پڑھا تھا لیکن آپ ﷺ نے مجھے ضمہ کے ساتھ ’ضُعْفٍ‘ پڑھایا۔‘‘

- اِمام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اسے ضمہ اور فتح دونوں طرح پڑھا گیا ہے ضمہ قریش کی جبکہ فتح تمیم کی لغت ہے۔‘‘

- علامہ نسفی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

’’فتح والی قراء ت عاصم اور حمزہ کی ہے اور ان کے علاوہ دیگر تمام قراء ضمہ کے ساتھ پڑھتے ہیں جبکہ حفص نے دونوں لغات کو اِختیار کیا ہے۔‘‘

ان دونوں قراءتوں میں ضمہ والی قراء ت زیادہ اقویٰ ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہی پڑھائی تھی۔‘‘ [تحفة الأحوذي:۲۰۷/۸]

- عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ سبعہ اَحرف والی حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

’’سبعہ اَحرف سے سات وُجوہ مراد ہیں اور ان میں سے ہر ایک وجہ پڑھنا جائز ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ قرآن کریم کے ہر کلمہ اور جملہ میں سات وجوہ پڑھی جاسکتی ہیں بلکہ اس سے مراد ایک کلمہ میں زیادہ وجوہ کی غایت بیان کرنا ہے، یعنی ایک کلمہ میں زیادہ سے زیادہ سات وجوہ پڑھی جاسکتی ہیں۔‘‘

لیکن اگر کوئی کہے کہ بعض کلمات قرآنی میں سات سے زیادہ وجوہ بھی موجود ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ غالب یہی ہے کہ اس قدر زیادتی ثابت نہیں ہے اور اگر ہوگی بھی تو وہ اَدا کی کیفیت میں اختلاف کی قبیل سے ہوگی جیسا کہ مد اور اِمالہ وغیرہ میں ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبعہ سے حقیقی عدد نہیں بلکہ تسہیل اور آسانی مراد ہے اور سبعہ کے لفظ کا اِطلاق صرف اور صرف کثرت کے طور پر ہو رہا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ اور دیگر کا بھی یہی مؤقف ہے۔‘‘

- قرطبی رحمہ اللہ، ابن حبان رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

’’ اَحرف سبعہ کے معنی میں شدید اختلاف کیا گیا ہے اور اس کے متعلق تقریباً ۳۵/ اَقوال ذکر کیے گئے ہیں۔‘‘

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور حافظ ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنی کتب میں سبعہ اَحرف سے متعلق تفصیلی بحث کی ہے شائقین حضرات ان کی کتابوں کی طرف رجوع کرسکتے ہیں۔ [تحفة الأحوذي:۲۱۲/۸]

خلاصہ

علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ کی عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سبعہ کو ایک خاص متعین عدد کے معنی میں لیتے ہیں نہ کہ اکائیوں میں کثرت کے معنی میں۔ باقی جہاں تک اَحرف کی تشریح کا تعلق ہے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ کسی حرف میں اگر زیادہ سے زیادہ وجوہ پائی جاسکتی ہیں تو وہ سات ہیں۔ جس کو بالفاظ دیگر یوں کہا جاسکتا ہے:

”أوجه مقروءة لا تزید عن السبعة“

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ دین کے لیے مجلس التحقیق الاسلامی کی ایک اور منفرد کاوش

www.mohaddis.com

ویب سائٹ کی شاندار کامیابی کے بعد

ایک قدم اور آگے

www.kitabosunnat.com

کتاب وسنت ڈاٹ کام

- اردو زبان میں آن لائن اسلامی لٹریچر پر مبنی سب سے بڑی ویب سائٹ
- موضوعاتی انڈیکس کے ساتھ ہر موضوع پر جید علماء کی تصانیف ومضامین
- کتب اور مضامین کی فری ڈاؤن لوڈنگ کی سہولت
- شرعی راہنمائی کے لیے آن لائن فتویٰ کی سہولت
- تلاوت قرآن، نظمیں اور تقاریر ودروس پر مبنی آڈیو، ویڈیو سیکشن
- مختلف آن لائن اِسلامک سافٹ ویئرز اور آن لائن لائبریری
- آن لائن ماہنامہ محدث اور ماہنامہ رشد (مکمل شمارے)

زیر سرپرستی: حافظ عبدالرحمٰن مدنی (رئیس مجلس التحقیق الاسلامی)

زیر نگرانی: حافظ انس نضر مدنی (انچارج مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور)

حافظ حسن مدنی (مدیر ماہنامہ محدث' لاہور)

ویب ماسٹرز: حافظ اختر علی (انچارج آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ادارہ ہذا)

hafi_alipk@hotmail.com, hfizakhtar2000@yahoo.co.uk

محمد شاکر (ویب سائٹ ڈیزائنر اینڈ کنٹرولر)

kitabosunnat@gmail.com, truemaslak@gmail.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمران اسلم☆

فضائل القرآن از ابن کثیرؒ میں 'سبعہ احرف' پر مشتمل احادیث

اِس میں دو رائے نہیں ہیں کہ قرآن کریم کا نزول 'سبعہ اَحرف' پر ہوا ہے۔ جس کی تائید ان اَحادیثِ مبارکہ سے ہوتی ہے جن سے کتب اَحادیث وتفاسیر بھری پڑی ہیں۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی مشہور زمانہ تفسیر 'تفسیر القرآن العظیم' میں اس سلسلہ میں وارد ہونے والی متعدد اَحادیث کو یکجا کیا ہے۔ ذیل میں ہم 'تفسیر ابن کثیر' میں سبعہ اَحرف کے ضمن میں نقل شدہ تمام اَحادیث کو پیش کرنے کے بعد سبعہ اَحرف سے متعلق امام موصوف کا مؤقف واضح کرنے کی سعی کریں گے۔

◉ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَقْرَأَنِي جِبْرِيْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِي حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» [صحيح البخاري:٤٧٠٥]

''مجھے جبریل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا تو میں نے ان سے مراجعت کی اور میں مزید طلب کرتا رہا اور وہ (قرآن کے حرفوں میں) اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔''

◉ ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ کے طریق سے ایک روایت:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے اِسلام قبول کیا ہے میرے دل میں اِس بات سے زیادہ کھٹکا کبھی پیدا نہیں ہوا کہ (ایک دفعہ) میں نے ایک آیت تلاوت کی اور دوسرے شخص نے وہی آیت تلاوت کی تو وہ میری قراءت سے مختلف تھی۔ پس میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھی ہے؟ تو اس نے کہا ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اس طرح پڑھائی ہے۔ پس ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے اور دونوں نے اپنی اپنی قراءت پڑھ کر سنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر دونوں کی تائید کی اور فرمایا:

«إِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِي وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِي، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اِقْرَا الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَقَالَ مِيْكَائِيْلُ: بَلِ اسْتَزِدْهُ، حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ وَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ». [سنن النسائي الكبري: (١/٣٢٧) حديث:١٠١٣]

''میرے پاس جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام آئے۔ جبریل علیہ السلام میری دائیں جانب اور میکائیل علیہ السلام بائیں جانب بیٹھ گئے۔ جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کیجئے۔ میکائیل علیہ السلام کہنے لگے کہ اس پر اِضافہ کا مطالبہ کریں۔ حتیٰ کہ جبریل علیہ السلام سات حروف تک جا پہنچے جن میں سے ہر حرف شافی اور کافی ہے۔''

◉ ابن جریر طبری رحمہ اللہ کے طریق سے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یوں منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» [تفسیر ابن جریر:١/٣٤]

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا۔''

◉ مسند احمد بن حنبل میں ہے:

”عن أبي بن كعب قال: كنت في المسجد فدخل رجل فقرأ قراءة أنكرتها عليه ثم دخل آخر فقرأ قراءة سوى قراءة صاحبه، فقمنا جميعا، فدخلنا على رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله! إن هذا قرأ قراءة أنكرتها عليه، ثم دخل هذا فقرأ سوى قراءة صاحبه، فقال لهما النبي ﷺ: «اقْرَأْ»، فقرأ، فقال: «أَصَبْتُمَا». فلما قال لهما النبي ﷺ قال: كبر عَلَيَّ ولا إذ كنت في الجاهلية، فلما رأى الذي غشيني ضرب في صدري ففضت عرقا، وكأنما أنظر إلى الله تبارك وتعالى فرقا فقال: «يَا أُبَيُّ! إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، وَلَكَ بِكُلِّ رِدَةٍ مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا». قَالَ: قُلْتُ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتّٰى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ». [مسند أحمد بن حنبل: ۲۱۲۵۱]

''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص داخل ہوا اس نے ایک ایسی قراءت پڑھی جو مجھے اَجنبی معلوم ہوئی۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے پہلے شخص کی قراءت سے مختلف ایک اور قراءت پڑھی۔ چنانچہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایسی قراءت پڑھی ہے جو مجھے اجنبی معلوم ہوئی۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا۔ اس نے پہلے کی قراءت کے سوا ایک دوسری قراءت پڑھی۔ اس پر آپ ﷺ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ ان دونوں نے قراءت کی تو حضور ﷺ نے دونوں کی تحسین فرمائی۔ اس پر میرے دل میں تکذیب کے ایسے وسوسے آنے لگے کہ جاہلیت میں بھی ایسے خیالات نہیں آئے تھے۔ پس جب رسول اللہ نے میری حالت دیکھی تو میرے سینے پر (اپنا ہاتھ) مارا جس سے میں پسینہ میں شرابور ہوگیا اور خوف کی حالت میں مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کو سامنے دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اُبی! پروردگار نے میرے پاس پیغام بھیجا تھا کہ میں قرآن کو ایک حرف پر پڑھوں میں نے جواب میں درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ پیغام بھیجا کہ میں دو حرفوں میں پڑھوں، میں نے جواباً پھر درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیے۔ تب اللہ تعالیٰ نے پیغام بھیجا کہ میں سات حرفوں پر پڑھوں۔''

◉ ابن جریر رحمہ اللہ کے طریق سے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ان الفاظ میں منقول ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقُلْتُ: خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِي، فَقَالَ: اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ رَبِّ! خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِي، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ مِنْ سَبْعَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ». [تفسیر ابن جریر: ۳۱۔(۱/۳۷)]

''اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کا حکم دیا۔ میں نے رب سے دعا کی کہ میری اُمت کے لیے آسانی کی جائے تو رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ تم دو حرفوں پر پڑھو۔ میں نے پھر دعا کی کہ میری اُمت پر آسانی کی جائے، اس کے بعد مجھے جنت کے سات دروازوں کی طرح سات حروف پر پڑھنے کا حکم ہوا جو کہ سب کافی اور شافی ہیں۔''

◉ ابن جریر رحمہ اللہ کے طریق سے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ان اَلفاظ میں بھی منقول ہے:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سورۃ نحل کی مجھ سے مختلف قراءت میں تلاوت کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے سنا اس کے بعد ایک اور شخص سے اس سے بھی مختلف قراءت سنی تو ہم تینوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان دونوں کو سورۃ نحل کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے اور ان دونوں کی قراءت اس سے مختلف ہے جو میں نے آپ ﷺ سے پڑھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ ان کے پڑھنے پر آپ ﷺ نے دونوں کی تحسین فرمائی۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شیطان نے میرے دل میں وسوسہ پیدا کردیا یہاں تک کہ میرا چہرہ سرخ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میری یہ حالت دیکھی تو میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اخْسِئِ الشَّيْطَانَ عَنْهُ، يَا أُبَيُّ، أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقُلْتُ: رَبِّ! خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِي، ثُمَّ أَتَانِي الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ. فَقُلْتُ: رَبِّ! خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِي، ثُمَّ أَتَانِي الثَّالِثَةَ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَتَانِي الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». [صحيح مسلم:٨٢٣]

''اے اللہ! اُبی سے شیطان کو دور کردے۔ پھر فرمایا: اے اُبی! اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری طرف ایک آنے والا آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو قرآن کریم ایک حرف پر پڑھنے کا حکم دیتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ! میری اُمت پر آسانی فرمائیے۔ پھر وہ دوسری مرتبہ آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو دو حرفوں پر پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ! میری اُمت پر آسانی فرمائیے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آیا اور اسی طرح کہا میں نے بھی ویسے ہی درخواست کی۔ پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو سات حروف پر قرآن پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔''

◉ عن أبيّ بن كعب أنَّ النبيَّ ﷺ كان عند أضاة بني غفّار، فأتاه جبريل، فقال: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ». قال: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثم أتاه الثانية، فقال: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ». فقال: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ» ثم جاءه الثالثة. فقال: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ». فقال: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ» ثم جاءه الرابعة. فقال: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوْا». [صحیح مسلم:٨٢١]

''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی غفار کے تالاب کے پاس موجود تھے کہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ ﷺ کے لئے حکم خداوندی ہے کہ اپنی اُمت کو ایک لہجہ پر قرآن مجید پڑھائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے معافی و مغفرت کا طلب گار ہوں، میری امت ایک لہجہ پر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام دوسری مرتبہ تشریف لائے اور کہا آپ اپنی امت کو دو لہجات پر پڑھائیے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی بات دہرائی۔ جبریل علیہ السلام تیسری مرتبہ تشریف لائے اور کہا کہ آپ کے لئے اللہ کا حکم ہے کہ تین لہجات پر پڑھائیے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی بات دہرائی۔ جبریل علیہ السلام چوتھی مرتبہ آئے اور کہا کہ آپ اپنی اُمت کو سات لہجات میں پڑھائیے۔ ان میں سے جس کے مطابق پڑھیں گے درستی کو پالیں گے۔''

صحیح مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں شعبہ کے طریق سے ایک روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

«يَا أُبَيُّ! إِنِّي أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ فَقِيْلَ لِيْ: عَلٰى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ؟ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِيَ: قُلْ: عَلٰى حَرْفَيْنِ. قُلْتُ: عَلٰى حَرْفَيْنِ. فَقِيْلَ لِيْ: عَلٰى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ؟ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِيَ: قُلْ عَلٰى ثَلَاثَةٍ. قُلْتُ عَلٰى ثَلَاثَةٍ. حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ، إِنْ قُلْتَ: سَمِيْعًا عَلِيْمًا، عَزِيْزًا حَكِيْمًا، مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ». [صحيح مسلم:٨٢٠]

''اے اُبی! میں تلاوت قرآن کر رہا تھا کہ مجھ سے کہا گیا ایک حرف پر یا دو حرفوں پر؟ میرے ساتھ موجود فرشتے نے کہا: آپ کہیں کہ دو حرفوں پر، پس میں نے کہا: دو حرفوں پر۔ پھر مجھ سے دریافت کیا گیا دو حرفوں پر یا تین حرفوں پر؟ میرے ساتھ موجود فرشتے نے کہا کہ آپ کہیں تین حرفوں پر۔ یہاں تک کہ معاملہ سات حروف پر جا پہنچا۔ پھر کہا گیا: ان میں سے ہر حرف کافی وشافی ہے۔ آپ سمیعا علیماً پڑھیں یا عزیزا حکیماً۔ اور عذاب والی آیت کو رحمت والی آیت کے ساتھ یا رحمت والی کو عذاب والی کے ساتھ خلط نہ کریں۔

◉ مسند احمد میں ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبریل علیہ السلام سے مراء کے پتھروں کے قریب ملے تو آپ نے ان سے فرمایا:

«إِنِّي بُعِثْتُ إِلٰى أُمَّةٍ أُمِّيِّيْنَ فِيهِمُ الشَّيْخُ الْفَانِيْ، وَالْعَجُوْزُ الْكَبِيْرَةُ، وَالْغُلَامُ» قَالَ: «فَمُرْهُمْ فَلْيَقْرَؤُوْا الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». [مسند أحمد: (١٣٢/٥)٢١٢٨٤، ٢١٢٨٥]

''میں ایسی اُمت کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جس میں بوڑھے، کمزور اور غلام لوگ ہیں۔ پس جبریل علیہ السلام کہنے لگے: ان کو حکم دیجیے کہ وہ سات حرفوں میں قرآن کی تلاوت کریں۔''

◉ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَقِيْتُ جِبْرِيْلَ عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ! إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلٰى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ، وَالْغُلَامِ، وَالْجَارِيَةِ، وَالشَّيْخِ الْفَانِي الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ كِتَابًا قَطُّ». فقال: «إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». [مسند أحمد:٤٠٠/٥]

''میں جبریل علیہ السلام سے مراء کے پتھروں کے پاس ملا، میں نے کہا: اے جبریل! میں اَن پڑھ اُمت کی طرف بھیجا گیا ہوں جس میں عورتیں، بچے، غلام، لونڈیاں، بوڑھے اور ایسے لوگ ہیں جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: بے شک قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے۔''

◉ مسند احمد میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبریل علیہ السلام سے مراء کے پتھروں کے پاس ملے پس وہ کہنے لگے:

«إِنَّ أُمَّتَكَ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَمَنْ قَرَأَ مِنْهُمْ عَلٰى حَرْفٍ فَلْيَقْرَأْ كَمَا عَلِمَ، وَلَا يَرْجِعَ عَنْهُ». [مسند الإمام أحمد:٣٨٥/٥]

◉ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت اس طرح ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَتَانِيْ مَلَكَانِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَقْرِءْهُ. قَالَ: عَلٰى كَمْ؟ قَالَ: عَلٰى حَرْفٍ. قَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زِدْهُ، قَالَ: حَتّٰی بَلَغَ إِلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» . [مسند الإمام أحمد:۱۲۵/۵]

''میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگا: انہیں پڑھائیے، دوسرے نے کہا: کتنے حروف پر؟ اس نے کہا: ایک حرف پر۔ دوسرے نے مزید کا مطالبہ کیا یہاں تک کہ معاملہ سبعہ اَحرف تک پہنچ گیا۔''

◉ اسی طرح سنن نسائی میں بھی سلیمان بن صرد کی یہی روایت اَلفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ مذکور ہے۔

[سنن النسائي الکبریٰ:۱۰۵۰۶]

◉ تفسیر ابن جریر میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ان الفاظ میں مذکور ہے۔

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ میں نے ایک شخص کی قراءت سنی، میرے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ یہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھی ہے۔ پس ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہی قراءت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تحسین فرمائی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو اس اس طرح پڑھائی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قراءت کی بھی تحسین فرمائی۔ پھر میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا:

''اَللّٰھُمَّ أَذْھِبْ عَنْ أُبَيٍّ الشَّكَّ . '' ''اے اللہ! اُبی سے شک کو دور کر دے۔''

حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پسینے میں شرابور ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مَلَکَیْنِ أَتَیَانِيْ، فَقَالَ أَحَدُھُمَا: اِقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلٰی حَرْفٍ، وَقَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ. فَقُلْتُ: زِدْنِي. فَقَالَ: اِقْرَأْ عَلٰی حَرْفَیْنِ، حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ، فَقَالَ: اِقْرَأْهُ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» .

''میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک نے کہا: قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، اور دوسرے نے کہا: اس میں زیادتی کروائیے۔ میں نے کہا اس سے زیادہ کیا جائے۔ تو پہلے نے کہا: دو حرفوں پر پڑھیے۔ یہاں تک کہ معاملہ سات حروف تک پہنچ گیا۔ تو اس (فرشتے) نے کہا: سات حروف پر تلاوت فرمائیے۔''

◉ اَبوبکرۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَتَانِي جِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ جِبْرِیْلُ: اِقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلٰی حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ مِیْکَائِیْلُ: اِسْتَزِدْهُ، قَالَ: اِقْرَأْهُ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، کُلُّھَا شَافٍ کَافٍ، مَا لَمْ تَخْتِمْ آیَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ أَوْ آیَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ» . [مسند أحمد:۴۱/۵]

''جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام میرے پاس آئے۔ جبریل علیہ السلام فرمانے لگے: قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، میکائیل علیہ السلام فرمانے لگے کہ اس میں زیادتی کروائیے۔ تو (جبریل علیہ السلام) کہنے لگے: سات حروف پر پڑھئے۔ ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے تاوقتیکہ آپ عذاب کی آیت رحمت سے یا رحمت کو عذاب سے مخلوط نہ کر دیں۔''

◉ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أُنزِلَ الْقُرْءَانُ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ » [مسند أحمد:۱۱۴/۵]

''قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔''

◉ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ کُفْرٌ -ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاعْمَلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ إِلٰى عَالِمِهٖ» . [مسند أحمد: (۳۰۰/۲)۷۹۷۶]

''قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا، اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ یہ الفاظ آپ نے تین بار اِرشاد فرمائے۔ اس میں سے جس چیز کا تم کو علم ہوجائے اس پر عمل کرو۔ اور جس سے تم نابلد ہو اس کو عالم کی طرف لوٹا دو۔''

◉ ام ایوب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، أَيُّهَا قَرَأْتَ أَجْزَأَكَ» . [مسند أحمد: ۲۷۵۵۰]

''قرآن کریم سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، تم جس پر بھی پڑھو گے کفایت کر جائے گا۔''

◉ حضرت ابی جُہیم رضی اللہ عنہ سے ایک روایت

حضرت ابو جُہیم رضی اللہ عنہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں کا ایک قرآنی آیت میں اختلاف ہوگیا، دونوں کا خیال تھا کہ اُنہوں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سیکھی ہے، لہٰذا وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوگئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، فَلَا تَمَارَوْا بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ مِرَاءً فِيْهِ كُفْرٌ» .

[فضائل القرآن: ۳۳۷]

''یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، تم اس میں جھگڑا مت کرو، بے شک قرآن کریم میں جھگڑنا کفر ہے۔''

◉ مسند احمد میں اَبو جُہیم رضی اللہ عنہ کی یہی روایت کچھ مختلف اَلفاظ کے ساتھ یوں بیان کی گئی ہے:

دو آدمیوں کا قرآن کریم کی آیت میں اختلاف ہوگیا۔ دونوں کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے اَخذ کیا ہے۔ دونوں نے جب آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْقُرْآنُ يُقْرَأُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، فَلَا تَمَارَوْا فِي الْقُرْآنِ ، فَإِنَّ مِرَاءً فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ»

[مسند أحمد: ۱۶۹/۴]

''قرآن کریم کو سات حرفوں پر پڑھا جاسکتا ہے، پس تم قرآن میں جھگڑا مت کرو، کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

◉ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں کا قرآن کریم کی ایک قراءت میں اختلاف ہو گیا۔ اور دونوں کا دعویٰ تھا کہ ہم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے اَخذ کی ہے۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا گوش گزار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، فَأَيَّ ذٰلِكَ قَرَأْتُمْ أَحْسَنْتُمْ ، فَلَا تَمَارَوْا فِيْهِ ، فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيْهِ كُفْرٌ» . [مسند أحمد: ۲۰۵/۴]

''بے شک یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، پس تم (ان میں سے) جو قراءت بھی کرو گے درست ہوگی، قرآن کریم میں جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

◉ مسند احمد میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ والی یہی حدیث انہی الفاظ کے ساتھ بیان کی گئی ہے لیکن اس کے اَخیر میں یہ الفاظ ہیں: «فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيْهِ كُفْرٌ أَوْ آيَةُ الْكُفْرِ» . [مسند أحمد: ۲۰۵/۴]

''اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے یا کفر کی ایک نشانی ہے۔''

◉ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«كَانَ الْكِتَابُ الْأَوَّلُ نَزَلَ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ مِنْ سَبْعَةِ أَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ: زَاجِرٍ وَآمِرٍ وَحَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَأَمْثَالٍ، فَأَحِلُّوْا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوْا حَرَامَهُ، وَافْعَلُوْا مَا أُمِرْتُمْ، وَانْتَهُوْا عَمَّا نُهِيتُمْ عَنْهُ، وَاعْتَبِرُوْا بِأَمْثَالِهِ، وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهِ، وَآمِنُوْا بِمُتَشَابِهِهِ وَقُوْلُوْا: ﴿ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا﴾» .

[المستدرك على الصحيحين:۲/۳۱۷]

’’پہلی کتاب ایک طریق پر اور ایک ہی ’حرف‘ پر نازل ہوئی تھی، جبکہ قرآن کریم سات طرق سے، سات حروف پر اس طرح نازل ہوا ہے کہ اس میں اَمرونہی اور حلال وحرام اور محکم ومتشابہ اور امثال ہیں۔ لہٰذا تم اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال جانو اور اس کے حرام کئے ہوئے کو حرام سمجھو۔ قرآن جو تمہیں حکم دیتا ہے وہی بجالاؤ اور جس سے روکتا ہے اس سے اجتناب کرو اور اس کی دی ہوئی مثالوں سے عبرت پکڑو۔ قرآن کے محکم پر عمل کرو، متشابہ پر ایمان لاؤ اور اس اَمر کا اقرار کرو کہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور ہم اسی پر ایمان لائے۔‘‘

سبعہ اَحرف سے مراد

- ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سبعہ اَحرف سے متعلق تمام اَحادیث تواتر کے ساتھ منقول ہیں، سوائے ایک حدیث، جو کہ سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ» . [فضائل القرآن:ص۳۳۹، رواه أحمد من طريق عفان :۲۰۳۱۱]

’’قرآن تین حروف پر نازل کیا گیا ہے۔‘‘

- ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’مشہور اور صحیح روایت سبعہ والی ہے۔ لیکن سبعہ کا قطعی مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک حرف سات وجوہ میں پڑھا جائے، جس کی مثال ناپید ہے۔‘‘

ہمارے نزدیک سبعہ اَحرف سے مراد یہ ہے کہ لغات عرب میں سے سات متفرق لغات پورے قرآن میں نازل کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک حرف ایک قبیلے کی لغت پر، دوسرا حرف پہلے سے مختلف دوسرے قبیلے کی لغت پر اور تیسرا ان دونوں سے مختلف کسی اور قبیلے کی لغت پر مشتمل ہے۔ بقیہ چار حروف کا معاملہ بھی اسی طرح ہے اور ان میں سے بعض لغات پر قرآن کا زیادہ حصہ مشتمل ہے جبکہ بعض پر کم۔

کلبی رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعِ لُغَاتٍ، مِنْهَا خَمْسٌ بِلُغَةِ الْعَجزِ مِنْ هَوَازَنَ»

’’قرآن کریم سات لغات پر نازل کیا گیا ہے ان میں سے پانچ ہوازن میں سے عجز کی ہیں۔‘‘

[فضائل القرآن:ص۳۴۰، إسناده ضعيف جدا من أجل الكلبي]

ابوعبید رحمہ اللہ مزید رقمطراز ہیں: عجز میں بنو اَسعد بن بکر، جشم بن بکر، نصر بن معاویہ اور ثقیف شامل ہیں، جو کہ علیا ہوازن ہیں۔ ان کے بارے میں ابوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ کہتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أفصح العرب عليا هوازن وسفلى تميم يعني بني دارم"

''سب سے زیادہ فصیح علیا ہوازن اور سفلی تمیم یعنی بنی دارم ہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''لا يملى في مصاحفنا إلا غلمان قريش أو ثقيف'' [مقدمہ تفسیر ابن کثیر]

ابن جریر رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ یہ دو لغتیں قریش اور خزاعہ ہیں۔ [تفسیر ابن جریر: ۶۱/۱]

قتادۃ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، لیکن ان کی لقاء ثابت نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس کے متعلق ایک شعر پڑھا۔ یعنی انہوں نے شعر کو قرآن کی تفسیر کے طور پر پیش کیا۔

ھشیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴾ [الإنشقاق: ۱۷] تلاوت کی اور اس کے ساتھ یہ شعر پڑھا:

أن لا قلائصاً حقائقاً مستوسقات لو يجدن سائقا

ایک مقام پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴾ [النازعات: ۱۴] کے بارے میں فرمایا اس سے مراد زمین ہے اور اس کے بعد اُمیہ بن اَبی صلت کا یہ قول نقل کیا:

''عندهم لحم بحر ولحم ساهرة'' [فضائل قرآن: ۳۴۴]

''ان کے پاس سمندر اور زمین (خشکی) کا جانور ہے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں آیت ﴿ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ ﴾ [الانعام: ۱۴] کا معنی نہیں جانتا تھا یہاں تک کہ میں نے دو اعرابیوں کو ایک کنویں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہوئے سنا، جن میں سے ایک کہہ رہا تھا 'أنا فطرتها' یعنی 'میں نے اس کی ابتدا کی ہے۔' [فضائل قرآن: ۳۴۵]

ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم عرب کی تمام لغات کی بجائے چند لغات پر نازل کیا گیا۔ جبکہ معلوم ہے کہ عرب میں لغات سات سے زیادہ رائج ہیں۔ امام صاحب سے دریافت کیا گیا کہ سبعہ اَحرف سے متعلق آپ نے جو قول اختیار کیا ہے یہ ان اَقوال سے مطابقت نہیں رکھتا جن میں کہا گیا ہے کہ سبعہ اَحرف سے مراد اَمر و زجر، ترغیب و ترہیب، قصص و مثل اور اس سے ملتے جلتے دیگر اَقوال ہیں جبکہ ان کے اِختیار کرنے والوں میں آئمہ سلف اور اُمت کے بہترین لوگ شامل ہیں۔ طبری رحمہ اللہ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اگر ان لوگوں نے سبعہ اَحرف کے ذیل میں یہ اَقوال اختیار کیے ہوتے تو پھر تو یہ ہمارے قول کے مخالف ہوتے، جبکہ انہوں نے 'سبعہ اَحرف' سے سات وجوہ مراد لی ہیں اور انہوں نے جو اَمر و زجر کے اَقوال اختیار کیے ہیں وہ دراصل اس حدیث کے ذیل میں ہیں جس میں فرمایا گیا ہے کہ قرآن کو جنت کے سات دروازوں سے نازل کیا گیا ہے۔ حضرت ابن مسعود اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

''إن القرآن نزل من سبعة أبواب الجنة .'' [طبري: ۴۷/۱]

''بے شک قرآن کریم جنت کے سات دروازوں میں سے نازل کیا گیا ہے۔''

ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنت کے سات دروازے دراصل اَمر نہی، ترغیب و ترہیب اور قصص و مثل کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معانی پر مشتمل ہیں، جب انسان ان کے اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہوگا تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

اَب اس کی مزید وضاحت پیش خدمت ہے:

بے شک شارع نے اُمت کو سبعہ اَحرف پر تلاوت کی اِجازت مرحمت فرمائی ہے پھر جب اَمیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کا قراءات میں اختلاف ملاحظہ کیا جس سے کلمات کے منتشر ہونے کا شدید خدشہ پیدا ہوگیا تھا، تو انہوں نے تمام لوگوں کو ایک حرف پر جمع کر دیا اور اُمت نے اِطاعت کے ذریعے آپ کی توثیق کی، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کام رشد و ہدایت کے ساتھ سرانجام دیا ہے، چنانچہ تمام لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی اِطاعت میں بقیہ چھ حروف کی قراءت ترک کر دی یہاں تک کہ اُمت میں ان حروف کی معرفت مٹ گئی اور ان کے آثار مفقود ہوگئے۔ تو اب کسی کے لیے کوئی روا نہیں ہے کہ وہ ان حروف پر مشتمل قراءت کرے۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ اِجازت کس نے دی تھی کہ وہ ایسی قراءت کو ترک کر دیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہو اور اس کے پڑھنے کا حکم بھی جاری کیا ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم فرض یا وجوب کے طور پر نہیں تھا بلکہ رخصت اور اباحت پر محمول تھا، کیونکہ اگر ان تمام حروف کی قراءت واجب ہوتی تو ان میں سے ہر حرف کا علم بھی لازم ہوتا اور اس طرح کا کوئی بھی عذر ختم ہو جاتا اور قراءت کے بارے میں شک زائل ہو جاتا۔ ان حروف کے ترک کرنے سے یہ دلیل واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ قراءات میں اختیار دیا گیا تھا۔ البتہ جو اختلاف، قراءات میں کسی حرف کے رفع، نصب، جر، سکون، حرکت اور ایک حرف کی جگہ پر دوسرے حرف کی صورت میں ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: «أُمِرْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» کے ذیل میں ہے، کیونکہ ایک قول کے مطابق اس طرح کا اختلاف کفر نہیں ہے۔ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان کے مطابق سبعہ اَحرف میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ [تفسیر ابن جریر: ۴۹/۱]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله ﷺ فاستمعت لقراءته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرءنيها رسول الله ﷺ فكدت أساوره في الصلاة فانتظرته حتى سلم، ثم لببته بردائه -أو بردائي- فقلت: من أقرأك هذه السورة؟ فقال: أقرأنيها رسول الله ﷺ. فقلت له: كذبت فوالله! أن رسول الله ﷺ أقرأني هذه السورة التي سمعتك تقرأها. فانطلقت أقوده إلى رسول الله ﷺ، فقلت: يارسول الله! إني سمعت هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها وأنت أقرأتني سورة الفرقان. فقال رسول الله ﷺ: «أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ! اِقْرَأْ يَا هِشَامُ!». فقرأ هذه القرائة التي سمعته يقرؤها. قال رسول الله ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثم قال رسول الله ﷺ: «إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ».

اس حدیث کو صحیح بخاری[۲۴۱۹]، صحیح مسلم[۲۷۰]، ابوداؤد[۱۴۷۵]، سنن ترمذی[۲۹۴۳] میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے جب ان کی قراءت کی طرف کان لگائے تو وہ ایسے بہت سے حروف پر پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر جھپٹ پڑوں، لیکن میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرلیا۔ پھر میں نے ان کو ان کی (یا فرمایا اپنی) چادر سے کھینچا اور پوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورت مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم غلط کہتے ہو اللہ کی قسم یہ سورت جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے ۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور کہا کہ یارسول اللہ میں نے ان کو سورۃ الفرقان ان حروف پر پڑھتے ہوئے سنا جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے حالانکہ آپ ہی نے سورۃ الفرقان مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! ان کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا اے ہشام تم پڑھو تو انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے ان کو پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یہ سورت) اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جو آسان ہو وہ پڑھو۔''

مسند احمد میں ہے کہ ایک شخص نے عمر بن خطاب ؓ کے پاس قراءت کی تو آپ پر کچھ تغیرات کے ساتھ پڑھا۔ حضرت عمر ؓ نے دریافت کیا کہ میں نے جب نبی اکرم ﷺ پر قراءت کی تو آپ ﷺ نے تو مجھے یہ تغیرات نہ بتلائے۔ راوی کہتے ہیں کہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس جھگڑا کرتے ہوئے پہنچ گئے۔ اس شخص نے نبی کریم ﷺ کے سامنے قراءت کی تو آپ ﷺ نے اس کی تحسین فرمائی روای کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے دل میں کچھ کھٹکنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَا عُمَرُ! إِنَّ الْقُرْآنَ كُلَّهُ صَوَابٌ ، مَا لَمْ يُجْعَلْ مَغْفِرَةً عَذَابًا أَوْ عَذَابًا مَغْفِرَةً» . [۱۶۴۱۸]

''قرآن (میں) یہ سب عین صواب ہے، جب تک کہ تو رحمت کو عذاب اور عذاب کو رحمت سے نہ تبدیل کرے۔''

علماء کے مابین احرف سبعہ کے مفہوم کی تعیین میں شدید اختلاف وقوع پذیر ہوا ہے۔ اَحرف سبعہ کے مفہوم سے متعلق اَبوحاتم محمد بن حبان نے تقریباً ۳۵/ اقوال ذکر کیے ہیں۔ ان میں سے پانچ اَقوال پیش خدمت ہیں:

① سبعہ اَحرف سے الفاظ مختلفہ کے ساتھ متقارب معانی کی سات وجوہ مراد ہیں۔

جیسا کہ أقبل ، تعال اور هلم وغیرہ۔ اس قول کو اختیار کرنے والے عبداللہ بن وہب، ابوجعفر ابن جریر اور طحاوی رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔

طحاوی رحمہ اللہ اس سلسلہ میں اَبوبکرۃ کی حدیث نقل کرتے ہیں:

«أَتَانِي جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اِقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ مِيْكَائِيْلُ: اِسْتَزِدْهُ، قَالَ: اِقْرَأْ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ، مَا لَمْ تُخْتَمْ آيَةُ رَحْمَةٍ بِآيَةِ عَذَابٍ أَوْ آيَةُ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ» . [مسند أحمد: ۵/۴۱]

''جبریل اور میکائیل علیہما السلام میرے پاس آئے۔ پس جبریل علیہ السلام فرمانے لگے: قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھیے، میکائیل علیہ السلام فرمانے لگے کہ اس میں زیادتی کروایئے۔ تو (جبریل علیہ السلام) کہنے لگے: سات حروف پر پڑھیے۔ ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے تاوقتیکہ آپ عذاب کی آیت رحمت سے یا رحمت کو عذاب سے مخلوط نہ کردیں۔''

اسی طرح اُبی بن کعب ؓ سے مروی ہے کہ وہ آیت: ﴿ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ﴾ [الحدید:۱۳] میں 'للذين ءامنوا أمهلونا'، 'للذين ءامنوا أخرونا'، 'للذين ءامنوا ارقبونا' بھی پڑھتے تھے۔ اور اسی طرح آیت: ﴿ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ﴾ [البقرۃ:۲۰] میں 'مروا فيه' اور 'سعوا فيه' پڑھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’لوگوں کے لیے قرآن کریم کو سات لغات پر پڑھنا رخصت کے طور پر تھا اور اس وقت تک تھا جب لوگوں کے لیے لغت قریش پر تلاوت کرنا دشوار تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے کتابت، ضبط اور حفظ کے علم سے نابلد ہونے کی بناء پر اس طرح پڑھایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ، قاضی باقلانی رحمہ اللہ اور ابو عمر بن عبد البر رحمہ اللہ کا دعویٰ ہے کہ یہ رخصت ابتدائی زمانہ تک محدود تھی پھر یہ رخصت حفظ میں آسانی، کتابت کے علم سے واقفیت اور ضبط کی کثرت کے باوصف زائل کر دی گئی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک قراءت پر جمع کر دیا تھا۔ اور انہوں نے پوری اُمت کو ایک قراءت پر اس لیے جمع کیا تھا، کیونکہ لوگ قراءات میں اختلاف کی بناء پر ایک دوسرے کی تکفیر کرنے لگے تھے۔ تو انہوں نے لوگوں کے لیے ایک مصحف امام مرتب فرمایا اور یہ اس پر مشتمل تھا جو عرضۂ اخیرہ میں رسول اللہ ﷺ پر پڑھا گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اختلاف اور تفرقہ بازی کو ختم کرنے کے لیے اس کے علاوہ بقیہ تمام قراءتوں کی تلاوت سے منع فرما دیا۔‘‘

② یہ کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ قرآن کے تمام اَلفاظ سات حروف پر نازل کیے گئے ہیں بلکہ کچھ الفاظ کچھ حروف پر مشتمل ہیں اور کچھ الفاظ دیگر حروف پر۔

◉ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ﴿ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ﴾[المائدۃ:۶۰] اور ﴿ يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ ﴾[یوسف:۱۲] میں سات لغات بیان کی ہیں۔

◉ قاضی باقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ قرآن کریم کو لغت قریش میں نازل کیا گیا ہے، اس کا مطلب ہے کہ قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ اس لغت پر مشتمل ہے نہ کہ سارے کا سارا قرآن لغت قریش پر نازل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ﴿قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا ﴾[یوسف:۲] فرمایا ہے نہ کہ 'قرشیا' اور عرب کا اسم تمام قبائل کو شامل ہے نہ کہ کسی ایک قبیلے کو۔‘‘

◉ شیخ ابو عمر بن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”لأن غير لغة قريش موجودة في صحيح القراءات كتحقيق الهمزات ونحوها، فإن قريشا لا تهمز . “ [تفسير القرطبي]

’’قراءاتِ قرآنیہ میں قریش کے علاوہ دیگر لغات کی ایک دلیل تحقیق ہمزات کی موجودگی ہے، حالانکہ قریشی لغت میں ایسا نہیں ہے۔‘‘

قرآن کریم میں قریشی لغت کے علاوہ دیگر لغات کی موجودگی کی ایک اور دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کا وہ فرمان ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں ﴿فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ﴾[الانعام:۱۴] کے معنی سے ناواقف تھا، حتی کہ میں نے ایک اعرابی کو ایک کنویں کے بارے میں کہتے ہوئے سنا 'أنا فطرتها'، اس کی ابتدا میں نے کی ہے۔'

◉ یہ کہ قرآن کی سات لغات مضر قبیلے پر منحصر ہیں، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قرآن کریم لغت قریش پر نازل کیا گیا ہے۔ اور اہل نسب کے صحیح قول کے مطابق بنونضر بن الحارث ہی قریش ہیں۔ جس کی تائید سنن ابن ماجہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ امام باقلانی ﷫ بعض علماء کی طرف سے بیان کرتے ہیں:

''وجوہ قراءات سات اشیاء کی طرف لوٹتی ہیں، پہلا یہ کہ جس میں حرکت کی، صورت کی اور نہ ہی معنی کی تبدیلی ہوتی ہے۔ جیسے ﴿وَيَضِيقُ صَدْرِي﴾ [الشعراء:۱۳] اور 'ویضیق'

دوسرا جس میں صورت میں تبدیلی تو نہ ہو البتہ معنی تبدیل ہوجائے جیسے: ﴿فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا﴾ [سبا:۱۹] اور ﴿فَقَالُوا رَبُّنَا بَعَّدَ بَيْنَ أَسْفَارِنَا﴾۔

صورت، معنی اور حرف تینوں میں اختلاف جیسے: ﴿نُنْشِزُهَا﴾ اور ﴿نُنْشِرُهَا﴾

کلمہ کی تبدیلی کے ساتھ معنی تبدیل نہ ہو جیسے ﴿كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ﴾ اور 'کالصوف المنفوش'۔

کلمہ اور معنی دونوں کی تبدیلی جیسے ﴿وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ﴾ اور 'طلع منضود'۔

تقدیم و تاخیر کا اختلاف جیسے ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾ اور 'سکرۃ الحق بالموت'۔

زیادتی ہو جائے جیسے: 'تسع وتسعون نعجة أنثى'، 'وأما الغلام فكان كافرا وكان أبواه مؤمنين' اور 'فإن الله من بعد إكراههن لهن غفور رحيم'۔''

⑤ یہ کہ سبعہ اَحرف سے قرآن کے معانی مراد ہیں اور وہ امر، نہی، وعد، وعید، قصص، مجادلہ اور اَمثال ہیں۔

◉ امام ابن عطیہ ﷫ فرماتے ہیں:

''یہ قول ضعیف ہے، کیونکہ ان کو حروف کا نام نہیں دیا جا سکتا اور اسی طرح اس پر اجماع ہے کہ کسی حلال چیز کو حلال کرنے اور معانی کی تغییر میں توسع نہیں ہے۔''

◉ امام قرطبی ﷫ فرماتے ہیں کہ ہمارے اکثر علماء جیسا کہ داودی اور ابن ابی صفرۃ وغیرہ کا خیال ہے:

''یہ سات قراءات جو سات قراء کی جانب منسوب کی جاتی ہیں یہ وہ سات حروف نہیں ہیں جن کی صحابہ کرام قراءت کیا کرتے تھے بلکہ یہ حروف سبعہ میں سے ایک حرف ہے جس کو حضرت عثمان ﷜ نے مصحف میں جمع فرمادیا تھا۔'' [تفسیر القرطبی: ۴۲/۱۔۴۷]

ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں:

''قراءِ سبعہ میں سے ہر ایک نے دوسرے قراء کی قراءت میں اجازت دی ہے اور انہیں پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ یاد رہے کہ جو قراءات ان کی طرف منسوب کی جاتی ہیں انہوں نے ان کو اس لیے اختیار کیا ہے کہ ان کے نزدیک وہ قراءات زیادہ اَولیٰ اور اَحسن ہیں۔ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ائمہ قراءات نے قراءات کے سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اس کے متعلق بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں، اس (قراءات) کے درست ہونے پر اِجماع نقل کیا گیا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا حفاظتِ کتاب کا وعدہ بخوبی پورا ہو گیا ہے۔''

امام ابن کثیر ﷫ نے امام قرطبی ﷫ کے الفاظ میں ابن جریر ﷫ کے مؤقف کو بیان کرکے بھرپور اَنداز میں اس کی تائید کی ہے۔ [ج:۱ص:۶۱]

سابقہ مبحث سے اَندازہ ہوتا ہے کہ امام ابن کثیر ﷫ سبعہ اَحرف کے ضمن میں امام ابن جریر طبری ﷫ کے مؤقف کے حامل ہیں اور بھرپور اَنداز میں اس کی تائید کرنے والے ہیں۔ [ج:۱ص:۶۱] جن کا مؤقف ہے:

سبعہ اَحرف سے ایک ہی کلمہ میں مختلف لغات عرب کا اختلاف مراد ہے۔ جسے ہم مترادفات سے تعبیر کرتے ہیں، یعنی ایک ہی کلمہ میں اس کی جگہ مختلف الفاظ استعمال کرنے کی اجازت تھی جیسے هَلُمَّ، تَعَالَ اور أَقْبِلْ وغیرہ۔ نیز امام طبری ﷫ اور ان کے ہم خیال لوگ سبعہ اَحرف میں سے چھ حروف کے حذف، نسخ یا توقف کے قائل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مجلس التحقیق الاسلامی......ایک نظر میں

[مرکز علم وتحقیق]

عالم اِسلام میں بالخصوص اور برصغیر پاک وہند میں بالعموم فکری گروہوں کے بڑھتے ہوئے انتشار، مذہبی و مسلکی شدت پسندی، فقہی جمود وتعصب، بے لگام علم وتحقیق اور جدیدیت کے نام پر مسلمات سے انحرافات نے فکر اسلامی کو بازیچۂ اطفال بناکے رکھ دیا تھا، چنانچہ اسلامی معاشرے میں تعصب کے بالمقابل اِفہام وتفہیم کی فضا کے قیام، جدید تقاضوں کے مطابق فکرِسلف اور فقہائے محدثین کے نہج پر تحقیقی خطوط کی توضیح اور راہ اِعتدال کے نقوش کو پھر سے اُجاگر کرنے کے لئے ۱۹۶۸ء میں حافظ عبد الرحمٰن مدنی ﷾ کی زیر سرپرستی مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور کا قیام عمل میں لایا گیا، جو عرصہ ۴۰ سال سے مذکورہ نہج پر مسلسل خدمات سرانجام دی رہی ہے۔ مجلس التحقیق الاسلامی کے حالیہ انچارج رمنتظم حافظ انس نضر ﷾ ہیں۔ ان دنوں 'مجلس' کے تحت مندرجہ ذیل اِدارے مصروفِ عمل ہیں:

① مراکز تحقیق

- کتب لائبریری (عربی، اُردو اور انگریزی میں تقریباً ۳۰ ہزار مصادری کتب کا ذخیرہ)
- رسائل لائبریری (ڈیڑھ صدی میں شائع شدہ ۷۰۰ اُردو وعربی مجلّات کا مکمل ریکارڈ)
- سافٹ ویئرز وکیسٹ لائبریری (علوم قرآن وحدیث، جدید مسائل پر لیکچرز، دنیا بھر سے جمع کردہ اسلامک سافٹ ویئرز کا قیمتی ریکارڈ، مشاہیر قراء کی تلاوتیں اور مقررین کی تقاریر)

② تحقیق وتصنیف

- مختلف عالمی موسوعات کی تیاری (موسوعہ قضائیہ، موسوعہ اِشاریہ جات، موسوعہ قراءات)
- جدید موضوعات پر مضامین کی تیاری اور ماہانہ سیمینارز کا انعقاد
- تراجم کتب اور متعدد موضوعات پر کتب کی تیاری
- محققین کی تیاری (فضلاے مدارس کی تحریری صلاحیتوں کے نکھار کے لیے ایک سالہ کورس)
- دار الافتاء کا قیام
- مخصوص اوقات میں روحانی علاج معالجہ کا اہتمام

③ نشر واشاعت

- کتب کی طباعت
- میگزین کا اجرا (ماہنامہ 'محدث'، ماہنامہ 'رُشد')
- ویب سائٹس کا قیام (www.kitabosunnat.com, www.mohaddis.com)
- ایف ایم ریڈیو اور موبائل دعوہ سروس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتی ڈاکٹر عبدالواحد ☆

تاریخ قراءاتِ متواترہ اور حل اِشکالات

مفتی ڈاکٹر عبدالواحد مدظلہ کی زیر نظر تحریر ان کی ان تحریروں سے ماخوذ ہے جو کہ اس سے قبل جامعہ مدنیہ، لاہور کے آرگن 'انوار مدینہ' میں جولائی تا ستمبر ۹۷ء کے شماروں میں شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن رشد قراءات نمبر حصہ سوم کیلئے موصوف نے کمال محبت وعنایت فرماتے ہوئے اس تحریر کو اضافہ کے ساتھ دوبارہ ترتیب دیا ہے۔ ہم مفتی صاحب کے انتہائی شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اپنی قیمتی مصروفیات سے وقت نکال کر قارئین رشد کیلئے اس خصوصی تحفہ کو پیش فرمایا۔ [ادارہ]

باب اوّل: جمع القرآن بین الدفتین

قرآن کا مدار ہمیشہ سے ضبط وحفظ پر ہے۔ مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور ہدایت کے مطابق اس کو لکھتی رہتی تھی۔ چونکہ قرآن ۲۳/ سال کے عرصہ میں تدریجاً نازل ہوا تھا اس لیے نزول اُن میں سے جو لوگ حاضر ہوتے تھے وہ لکھ لیتے تھے، کیونکہ قرآن ۲۳/ سال کے عرصہ میں تدریجاً نازل ہوا تھا۔ اس طرح قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارک میں لکھا جا چکا تھا مگر ایک جگہ جمع نہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اصل اِعتماد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور ضبط پر تھا۔ اُن میں سے بعض کو تمام، بعض کو نصف، بعض کو ربع اور بعض کو اس سے کم یا زیادہ یاد تھا اور ایسا کوئی نہ تھا جس کو چند سورتیں یاد نہ ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۱۱ھ) میں یمامہ کی لڑائی ہوئی اس میں پانچ سو سے زیادہ قراء قرآن شہید ہوگئے۔ اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وفات سے قرآن معدوم نہ ہو جائے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ قرآن کو ایک جگہ جمع کرائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہلے اِنکار کیا اور کہا کہ جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا میں اُس کو کیسے کروں؟ مگر پھر پے در پے توجہ دلانے سے آمادہ ہوگئے اور حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو اس خدمت پر مامور کیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''اگر مجھے پہاڑ کے اٹھانے کا حکم دیا جاتا تو اس سے آسان ہوتا'' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے باوجود حافظ ہونے کے ایک ایک آیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گواہی سے لکھی اور تمام قرآن کو جمع کر دیا، مگر وہ متفرق صحیفے تھے جو تاحیات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے اور آپ کی شہادت کے بعد اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے قبضہ میں آئے۔

۳۰ ہجری میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ آرمینیہ وآذربائیجان کی لڑائیوں میں شریک ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ مسلمان قرآن کی ترتیب وغیرہ کے بارہ میں اِختلاف کرتے ہیں اور ہر شخص اپنی قراءت کو دوسرے کی قراءت سے

☆ صدر دارالافتاء، جامعہ مدنیہ لاہور، تلمیذ رشید استاذ القراء قاری عبدالرحمٰن ڈیروی رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر کہتا ہے۔ اس سے جناب موصوف کو بے حد رنج ہوا اور آپ نے مدینہ میں حاضر ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ "اے امیر المؤمنین قرآن کے متعلق اُمت محمدی ﷺ کا تفرقہ مٹایئے اور اس سے قبل کہ اُن میں یہود و نصاریٰ کے مانند اختلاف ہو اُن کی دست گیری کیجئے" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے منگوا کر حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ (بعض روایات میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے بجائے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نام ہیں۔ دونوں حضرات حضرت زید رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور اُس وقت جوان تھے، ممکن ہے کہ اُن کو بھی بعد میں شریک و مددگار بنایا گیا ہو۔) قریشین کو اُن کی نقلیں کرنے پر مقرر کیا اور حکم دیا کہ اگر کسی بات میں حضرت زید رضی اللہ عنہ اور باقی حضرات کے درمیان اختلاف ہو تو اُس کو لغت قریش میں لکھیں کیونکہ قرآن لسان قریش پر نازل ہوا ہے۔ جب با جماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آٹھ (اکثر اہل نقل چار نسخے بتاتے ہیں اور علامہ دانی رحمہ اللہ نے بھی اسی کی تائید کی ہے اور بعض نے سات بتائے ہیں) نقلیں تیار ہو گئیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ایک نسخہ مکہ معظّمہ، بصرہ، دمشق، کوفہ، یمن اور بحرین میں بھیج دیا اور ایک مدینہ منورہ میں اور ایک خاص اپنے لیے رکھ لیا اُسی کا نام امام ہے اور اسی پر بروقت شہادت آپ کا خون گرا تھا۔ محقق ابن جزری رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ میں اُس کو قاہرہ (سنا ہے کہ اب یہ مصحف قسطنطنیہ میں ہے) میں دیکھا تھا اُس وقت تک اُس پر خون کے نشانات تھے، انہی نقول کو مصاحف عثمانیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور انہی پر اِجماع منعقد ہو گیا تھا کہ جو کچھ ان مصاحف میں نہیں ہے وہ قرآن نہیں ہے۔

محقق ابن جزری رحمہ اللہ النشر میں فرماتے ہیں:

"ذلك لأن المصاحف كتبت على اللفظ الذي أنزل وهو الذي استقر عليه في العرضة الأخيرة على رسول الله ﷺ كما صرح به غير واحد من أئمة السلف كمحمد بن سيرين وعبيدة السلماني و عامر الشعبي . قال عليّ رضي الله عنه بن أبي طالب: "لو وليت في المصاحف ما ولى عثمان لفعلت كما فعل ." [النشر:۸/۱]

"مصاحف اس لفظ پر لکھے گئے جس پر عرضۂ اخیرہ میں رسول اللہ ﷺ کو برقرار رکھا گیا تھا۔ (یعنی جو عرضۂ اخیرہ میں منسوخ نہیں ہوئے تھے) بہت سے ائمہ سلف مثلاً محمد بن سیرین، عبیدہ سلمانی اور عامر شعبی رحمہم اللہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ "مصاحف کے بارے میں جو کچھ عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا اگر مجھے موقع ملتا تو وہی میں کرتا۔"

محقق ابن جزری رضی اللہ عنہ 'النشر' میں لکھتے ہیں:

"ولاشك أن القرآن نسخ منه وغير فيه في العرضة الأخيرة فقد صح النص بذلك عن غير واحد من الصحابة وروينا بإسناد صحيح عن زر بن جبيش قال: قال لى ابن عباس: "أي القراءة تقرأ؟" قلت: الأخيرة . قال: فإن النبي ﷺ كان يعرض القرآن على جبريل في العام مرة . قال: فعرض عليه القرآن في العام الذي قبض فيه النبي ﷺ مرتين . فشهد عبد الله يعني ابن مسعود ما نسخ منه و ما بدل فقراءة عبد الله الأخيرة .

إذ قد ثبت ذلك فلا إشكال أن الصحابة كتبوا في هذه المصاحف ما تحققوا إنه قرآن، وما علموه استقر في العرضة الأخيرة وما تحققوا صحته عن النبي ﷺ ما لم ينسخ وإن لم تكن داخلة في العرضة الأخيرة، ولذلك اختلف المصاحف بعض اختلاف إذ لو كان العرضة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأخيرة فقط، لم تخلف المصاحف بزيادة نقص وغيره. ذلك وتركوا ما سوى ذلك ولذلك لم يختلف عليهم اثنان حتى أن علي بن أبي طالب لما ولى الخلافة بعد ذلك لم ينكر حرفا ولا غيره مع أنه هو الراوي أن رسول الله ﷺ يأمركم أن تقرؤا القرآن كما علمتم وهو القائل: "لو وليت من المصاحف ما ولى عثمان لفعلت كما فعل."

ثم إن الصحابة﷜ لما كتبوا تلك المصاحف جردوها من النقط والشكل ليحتمل ما لم يكن في العرضة الأخيرة ما صح عن النبي ﷺ وإنما اخلوا المصاحف من النقط والشكل لتكون دلالة الخط الواحد على كلا اللفظين المنقولين المسموعين المتلووين شبيهة بدلالة اللفظ الواحد على كلا المعنيين المعقولين المفهومين، فإن الصحابة رضوان الله عليهم تلقوا عن رسول الله ﷺ ما أمره الله تعالىٰ بتبليغه إليهم من القرآن لفظه ومعناه جميعا ولم يكونوا ليسقطوا شيئا من القرآن الثابت عنه ﷺ ولا يمنعوا من القراءة به" [النشر:۱/۳۲]

''اس میں کوئی شک نہیں کہ عرضۂ اَخیرہ میں قرآن میں نسخ اور تغیر ہوا۔اس کی تصریح صحیح سند سے بہت سے صحابہ سے منقول ہے۔زر بن جیش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا تم کون سی قراءت پڑھتے ہو تو میں نے جواب دیا کہ آخری والی، پھر یہ وضاحت کی کہ نبی ﷺ جبریل علیہ السلام سے ہر سال میں ایک مرتبہ قرآن پاک پڑھتے تھے اور جس سال آپ ﷺ کا اِنتقال ہوا اُس سال آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دوبار قرآن سنایا تو اس وقت جو کچھ نسخ اور تبدیلی ہوئی۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے شاہد اور گواہ ہیں اور ان کی قراءت آخری قراءت ہے۔

جب یہ ثابت ہوگیا تو اس میں کچھ اشکال نہیں رہا کہ ان مصاحف میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے صرف وہی کچھ لکھا جس کی اُن کو تحقیق تھی کہ وہ قرآن ہے اور جو عرضۂ اَخیرہ میں قائم رہا تھا اور نبی ﷺ سے جس کی صحت ثابت تھی اور منسوخ نہیں ہوا تھا۔ اگرچہ نبی کریم ﷺ نے عرضۂ اَخیرہ میں اس کو پڑھا نہیں تھا۔ اسی وجہ سے مصاحف میں بعض اختلاف نظر آتا ہے، کیونکہ اگر قرآن فقط وہی ہوتا جو نبی ﷺ نے عرضۂ اَخیرہ میں پڑھا تھا تو مصاحف میں زیادت اور کمی کا اختلاف اور دیگر اختلاف نہ ہوتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے علاوہ کو ترک کردیا ہوتا۔اسی لیے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس عمل پر کسی دو کا بھی اختلاف نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، جو خود اس بات کے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم (میں سے ہر ایک) اس طرح قرآن پڑھو جیسے تم سکھلائے گئے ہو، جب انہوں نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو نہ کسی حرف کو غلط کہا اور نہ ہی اس میں کچھ تبدیلی کی اور فرماتے ہیں کہ ''مصاحف کے بارے میں جو کچھ عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا اگر مجھے موقع ملتا تو وہی میں کرتا۔

پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب یہ مصاحف لکھے نقاط و اعراب سے ان کو خالی رکھا تاکہ اُن میں وہ قراءتیں بھی شامل ہوجائیں جو اگرچہ عرضۂ اَخیرہ میں پڑھی نہیں گئیں لیکن نبی ﷺ سے صحت کے ساتھ ثابت ہیں۔ انہوں نے مصاحف کو نقاط و اِعراب سے خالی رکھا تو اس وجہ سے کہ ایک ہی خط کی دلالت دو منقول و مسموع اور متلو لفظوں میں ہوجائے جیسا کہ ایک لفظ کی دو معقول و مفہوم معانی پر دلالت ہوتی ہے۔ کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے وہی کچھ سیکھا جس کو لفظ و معنی سمیت ان تک پہنچانے کا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم، نبی ﷺ سے ثابت قرآن میں سے کچھ ساقط کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی اس کی قراءت سے منع کرنے والے تھے۔''

اِشکال

محقق ابن جزری رحمہ اللہ نے عرضۂ اَخیرہ میں قرآن میں نسخ وتغیر ہونے کی تصریح کی ہے اور مولانا تقی عثمانی مقدمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ ''اس موقع پر بہت سی قراءتیں منسوخ کر دی گئیں اور صرف وہ قراءتیں باقی رکھی گئیں جو آج تک تواتر کے ساتھ محفوظ چلی آتی ہیں۔''

نیز علوم القرآن میں فرماتے ہیں۔ ''اس سے صاف ظاہر ہے کہ عرضۂ اخیرہ کے وقت بہت سی قراءتیں خود اللہ تعالیٰ کی جانب سے منسوخ قرار دے دی گئی تھیں۔'' [ص ۱۴۹]

جواب

ہم کہتے ہیں کہ محقق نے اپنے اس قول میں نہ تو یہ تصریح کی ہے کہ عرضۂ اخیرہ میں مرادفات کا نسخ ہوا اور نہ ہی اس کو صراحت سے ذکر کیا ہے کہ اور قسم کی قراءات منسوخ ہوئی تھیں۔ انہوں نے صرف نسخ اور تغیر کا ذکر کیا ہے اور اس کا مصداق مرادفات کا ہونا تو ظاہر ہے، لیکن اور قراءات کو منسوخ ماننا محتاج دلیل ہے۔ زِر بن جیش رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون سی قراءت پڑھتے ہو تو میں نے کہا آخری۔ اس کو مرادفات کے علاوہ بعض دیگر قراءات کے نسخ پر دلیل بنانا واضح نہیں ہے کیونکہ یہ تو مرادفات پر بھی صادق آ سکتا ہے۔

باب دوم: نقل قراءات حصّہ اوّل: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے شیوخ قراءات

جملہ صحابہ رضی اللہ عنہم کرام قاری (آج کل قاری اُسے کہتے ہیں جو سبعہ عشرہ قراءات جانتا ہو اور حافظ سے اُس کا مرتبہ ارفع و اعلیٰ تصور ہوتا ہے۔ صدر اوّل میں ہر قرآن پڑھنے والے کو قاری کہتے تھے اور حافظ کا درجہ اس سے بہت بلند تھا) بعض حافظ اور بعض خصوصیت کے ساتھ معلم قراءات تھے۔ امام ابوعبیدہ قاسم بن سلام رضی اللہ عنہ پچھلے مقدس گروہ کے متعلق کتاب القراءات میں کہتے ہیں ''مہاجرین میں سے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت سعد، حضرت ابن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت ابوموسیٰ، حضرت سالم، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت عمرو بن العاص، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت معاویہ، حضرت عبداللہ بن السائب، امہات المؤمنین حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت اُم سلمہ اور انصار میں سے حضرت اُبی، حضرت معاذ، حضرت ابوالدرداء، حضرت زید، حضرت ابوزید، حضرت مجمع بن جاریہ، حضرت انس بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین سے وجوہ قراءات منقول ہیں۔'' اسی متبرک گروہ میں سے حضرت عیاش اور آپ کے فرزند ابوالحارث عبداللہ بن عیاش قریشی، حضرت فضالہ بن عبید انصاری اور حضرت واثلہ بن اسقع لیثی رضی اللہ عنہم ہیں۔

ان میں سے اکثر حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست اور بعض نے بالواسطہ قرآن پڑھا تھا اور تمام جماعت روزانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنتی رہتی تھی۔ اس برگزیدہ جماعت نے ہر حرکت و اسکان اور حذف و اثبات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ضبط کیا تھا اور جس طرح پڑھا تھا اُسی طرح تابعین کو پڑھا دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد قرآن پڑھانے والے تابعین عظام ہیں جو اسلامی دنیا کے ہر گوشہ میں موجود تھے۔ ان میں سے پانچوں اسلامی مراکز میں حسب ذیل حضرات خصوصیت کے ساتھ قراءات کے معلّم تھے۔

مدینہ طیبہ

مدینہ طیبہ میں حضرت اِمام زین العابدین، سید التابعین حضرت سعید بن المسیب، حضرت عروۃ بن زبیر،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سالم بن عبداللہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت سلیمان وحضرت عطا ابنائے یسار، حضرت معاذ بن الحارث معروف بمعاذ قاری، حضرت امام باقر، حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج، حضرت محمد بن شہاب الزہری، حضرت مسلم بن جندب ہذلی قاضی، حضرت زید بن اسلم، حضرت یزید بن رومان، حضرت صالح بن خوّات، حضرت عکرمہ بربری مولی حضرت ابن عباس حضرت امام جعفر صادق رحمہم اللہ وغیرہ۔

مکہ معظّمہ

مکہ معظّمہ میں حضرت عبید بن عمیر، حضرت عطاء ابن اَبی رباح، حضرت طاوٗس، حضرت مجاہد بن جبیر، حضرت عکرمہ بن خالد، حضرت ابن ابی ملیکۃ، حضرت درباس مولی حضرت ابن عباس رحمہم اللہ وغیرہ۔

کوفہ

حضرت علقمۃ بن قیس، حضرت اَسود بن یزید، حضرت عبیدۃ بن عمرو حضرت عمرو بن شرجیل، حضرت مسروق بن ابدع، حضرت عاصم بن ضمرۃ سلولی، حضرت زید بن وہب، حضرت حارث بن قیس، حضرت حارث بن عبداللہ الاعور ہمدانی، حضرت ربیع بن خثیم، حضرت عمرو بن میمون، حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی، حضرت زِر بن جیش، حضرت سعد ابن الیاس، حضرت عبید بن فضیلہ، حضرت ابو زرعۃ بن عمرو بن جریر، حضرت سعید جبیر والبی، حضرت ابراہیم بن یزید بن قیس، حضرت عامر شعبی، حضرت حمران بن اعین، حضرت ابواسحاق سبیعی، حضرت طلحۃ بن مصرف، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی، حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی قاضی، حضرت منصور بن معتمر بن مقسم ضبی ضریر، حضرت زائدۃ بن قدامہ، حضرت منہال بن عمرو اسدی رحمہم اللہ وغیرہ۔

بصرہ

حضرت عامر بن عبدقیس، حضرت ابوالعالیہ، حضرت ابوالرجاء، حضرت نصر بن عاصم، حضرت یحییٰ بن یعمر، حضرت جابر بن زید، حضرت معاذ، حضرت خواجہ حسن، حضرت محمد بن سرین، حضرت قتادہ، حضرت ابوالاسود دولی واضع نحو، حضرت حطان بن عبداللہ زقاشی رحمہم اللہ وغیرہ۔

دمشق

میں حضرت مغیرہ بن اَبی شہاب اور حضرت خلید بن سعد رحمہم اللہ وغیرہ۔

ان میں سے بعض نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے براہِ راست اور بعض نے بالواسطہ قرآن پڑھا تھا اور ہر حرف کو ضبط کیا تھا اور حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور مہاجرین وانصار سابقین سے سنتے تھے۔ پھر بعض نے اپنا تمام وقت اور بعض نے اکثر اور بعض نے ایک حصہ خدمت قرآن کے لیے وقف کررکھا تھا۔

باب سوم: نقل قراءات حصہ ثانی صاحب اختیار ائمۂ قراءات

انہی تابعین اور تبع تابعین میں سے وہ حضرات ہیں جنہوں نے تمام چیزوں سے اِعراض کرکے اپنے آپ کو خدمت قرآن کے لیے وقف کردیا۔ حصول قراءات اور ان کے ضبط وحفظ میں اتنی جدوجہد کی کہ جس سے زیادہ ممکن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں حتیٰ کہ مقتدائے روزگار ائمہ بن گئے۔ ان میں سے بعض نے کئی کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کرام سے اور بعض نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہ اللہ سے اور بعض نے صرف تابعین سے اور بعض نے تابعین اور تبع تابعین رحمہ اللہ سے قرآن پڑھا اور ہر شخص نے اُن کی تعلیم کردہ وجوہ قراءات میں سے عربیت میں اقویٰ اور موافق رسم وجوہ سے اپنے لیے جدا جدا قراءات اختیار کرلیں اور عمر بھر اُنہی کو پڑھتے پڑھاتے رہے۔ تمام مفسرین ومحدثین اور جملہ فقہاء ومجتہدین اُن کی اختیار کردہ قراءتوں کو بلا عذر قبول کرتے تھے اور مندرجہ صدر اسلامی مرکزوں میں سے کوئی شخص اُن کے ایک حرف کا بھی انکار نہیں کرتا تھا بلکہ دوسری صدی سے دنیائے اسلام میں وہی پڑھی اور پڑھائی جانے لگیں۔ اسلامی ممالک کے بعید ترین علاقوں اور ہر شہر وقصبہ سے طلباء سفر کرکے اُن سے پڑھنے آتے تھے اور اُن قراءتوں کو اُن کے نام سے منسوب کرتے تھے جو آج تک انہی کے نام سے معنون چلی آتی ہیں۔ اُن صاحب اختیار حضرات میں سے:

مدینہ منورہ: میں امام ابوجعفر یزید بن قعقاع قاری امام شیبۃ بن النصاح قاضی اور اُن کے بعد امام نافع عبدالرحمن رحمہ اللہ۔

مکہ معظمہ: میں امام عبداللہ بن کثیر، امام حمید بن قیس الاعرج، امام محمد عبدالرحمٰن بن محیصن سہمی رحمہ اللہ۔

کوفہ: امام یحییٰ بن وثاب اَسدی، امام عاصم بن ابی النجود، امام سلیمان بن مہران الاعمش۔ ان کے بعد امام حمزہ بن حبیب الزیات، پھر امام اَبوالحسن علی الکسائی پھر امام خلف بن ہشام البزار رحمہ اللہ۔

بصرہ: میں امام عبداللہ بن ابی اسحاق حضرمی، امام عیسیٰ بن عمرو ہمدانی ضریر، امام ابوعمرو بن العلاء البصری، ان کے بعد امام عاصم بن حجاج جحدری، پھر امام یعقوب بن اسحاق حضرمی رحمہ اللہ۔

دمشق: میں امام عبداللہ بن عامر، اِمام عطیہ بن قیس کلابی، امام اسماعیل بن عبداللہ بن مہاجر، ان کے امام یحییٰ بن حارث ذماری رحمہ اللہ، پھر امام شریح بن زید حضرمی رحمہ اللہ مشہور صاحب اختیار ائمہ تھے۔

اختیار قراءات کا یہ سلسلہ بے حد وسیع تھا۔ صدیوں جاری رہا اور خدا جانے کہ کتنے صاحب اختیار ائمہ پیدا ہوئے۔

- اِمام ابومحمد مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”کتابوں میں اُن ستر صاحب اختیار ائمہ کی قراءات مذکور ہیں جو قراءِ سبعہ سے مقدم تھے۔“ اس سے قیاس کریں کہ ان کے ہم مرتبہ اوران سے کم اور کمتر کتنے ائمہ ہوں گے۔“

سلسلہ اِختیار کی وجہ

واقعہ یہ ہے کہ کلمات قرآنی کی دو قسمیں ہیں:

① متفق علیہ جن کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک طرح پڑھا ہے۔ اُن میں کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا۔

② مختلف فیہ خواہ اُن کا تعلق اصول سے ہو یا فرش سے ہو جن کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لغوی اختلاف یا نحوی وجوہ کی بناء پر مختلف طرح پڑھا ہے۔

دونوں اقسام کے الفاظ من اللہ اور حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم کردہ ہیں۔ مثلاً ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے صلہ، اِظہار، تسہیل اور فتح سیکھا۔ دوسرے نے بغیر صلہ، اظہار، تسہیل اور فتح۔ تیسرے نے بغیر صلہ، ادغام تسہیل اور امالہ۔ اسی طرح اور بہت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سی شکلیں ہوسکتی ہیں اور چونکہ ان اختلافات کی کوئی ترکیب بعینہٖ واجب نہ تھی لہٰذا تابعین رحمہم اللہ و تبع تابعین رحمہم اللہ نے اپنے اَساتذہ کی قراءات سے بہ پابندی شرطِ ترتیب سے قراءات اختیار کرلیں اسی وجہ سے صدرِاوّل کی قراءات کا کوئی شمار نہیں بتایا جاسکتا۔محقق کہتے ہیں ''امام ابوعبید رحمہ اللہ، قاضی اسماعیل رحمہ اللہ اور امام ابوجعفر رحمہ اللہ، ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں میں قراء سبعہ سے مقدم دوسوپندرہ قراءات بیان کی ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد میں پڑھی جاتی تھیں اور جن سے وہ نماز پڑھتے تھے۔

ائمہ کے تلامذہ اور رواۃ ان گنت تھے اور پھر اُن میں سے ہر ایک کی جانشین ایک قوم بنی جن کی تعداد خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ کسی مصنف کی یہ طاقت ہے کہ اُن کا احاطہ کرسکے۔

صاحب اختیار اَئمہ قراءاتِ سبعہ کے اپنے اَن گنت شاگرد ہیں۔ ہر ایک کے دودو شاگرد جو زیادہ معروف ہوئے، ذکر کئے جاتے ہیں۔ یہ راوی کہلاتے ہیں اور پھر راویوں سے مثلاً علامہ دانی رحمہ اللہ، صاحب تیسیر تک جن واسطوں سے قراءات پہنچیں ان کو طرق کہتے ہیں۔

قاری	راوی	طرق
① نافع مدنی	❶ قالون	ابونشیط، ابوحسان، ابن بویان، ابراہیم بن عمر مقری، جدالباقی، ابوالفتح۔
	❷ ورش	ازرق، نحاس، ابوالقاسم خانقانی۔
① ابن کثیر مکی	❶ بزی	ابوربیعہ، نقاش، ابوالقاسم فارسی
	❷ قنبل	ابن مجاہد، ابواحمد سامری، ابوالفتح۔
③ ابوعمرو بصری	❶ دوری	ابن عبدوس، ابن مجاہد، عبدالواحد، ابوالقاسم فارسی
	❷ سوسی	ابن جریر، ابواحمد سامری، ابوالفتح۔
④ ابوعامر شامی	❶ ہشام	حلوانی، ابن عبدان
	❷ ابن ذکوان	اخفش، نقاش، ابوالقاسم فارسی
⑤ عاصم کوفی	❶ ابوبکر	یحییٰ، صریفینی، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبدالباقی، ابوالفتح۔
	❷ حفص	عبید، شنانی، ہاشمی، ابوالحسن۔
⑥ حمزہ	❶ خلف	ادریس حداد، ابن بویان، ابوالحسن
	❷ خلاد	جوہری، ابن شنبوذ، ابواحمد، سامری، ابوالفتح۔
⑦ کسائی	❶ ابوالحارث	کسائی صغیر، بطی، زید بن علی، عبدالباقی، ابوالفتح۔
	❷ دوری	ابوالفضل، ابن جلندا، عبدالباقی، ابوالفتح۔

قراءت، روایت اور طریقہ کا فرق

اگر دو قراءتوں میں ایسا اختلاف ہے کہ ہر قراءت کے تمام راوی اس پر متفق ہیں تو یہ قراءت ہے، اگر کسی قراءت کے رواۃ میں اختلاف ہے مگر روایت کے طرق متحد ہیں تو یہ روایت ہے اور اگر راوی کے شاگردوں میں اختلاف ہے خواہ کسی طبقہ میں ہو تو یہ طریقہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم: ضابطہ قراءات

ہم نے اُوپر بیان کیا ہے کہ ائمہ کے تلامذہ اور ان کے تلامذہ کے تلامذہ اَن گنت تھے۔ اُن میں سے بعض ضبط و اتقان، روایت و درایت وغیرہ میں کامل امام اور حجۃ تھے اور بعض میں کسی وصف کی کمی تھی جس سے اختلاف رونما ہونے لگا اور قریب تھا کہ حق و باطل میں التباس ہوجائے کہ وعدۂ الٰہی آڑے آ گیا۔ محقق علمائے امت اور حاذق و مجتہدین ملت خدمت کتاب اللہ کے لیے کھڑے ہوگئے انہوں نے طرق و روایات کو جانچا حروف کی پڑتال کی۔ متواتر کو احاد سے۔ مشہور کو شاذ سے اور صحیح کو فاسد سے ممتاز کیا اُن میں فرق کرنے کے لیے اَرکان و اصول مقرر کردیے اور قبول قراءات کا حسب ذیل ضابطہ بنا دیا۔

جو قراءات عربیت کے موافق ہو اگرچہ یہ موافقت بوجہٍ ہو۔ (یعنی نحوی وجوہ میں سے کسی وجہ سے موافق ہو خواہ وہ فصیح ہو یا اَفصح۔ یہ مراد نہیں کہ نحاۃ میں سے کوئی اس کے خلاف نہ ہو۔ کیونکہ نحاۃ نے بعض قراءات کا اِنکار کیا ہے مگر ائمہ قراءۃ ان کے اِنکار کی ایک ذرہ کے برابر پرواہ نہیں کرتے، چنانچہ بَارِئْكُمْ۔ يَاْمُرْكُمْ۔ لِسَبَاْ۔ مَكْرَ السَّيِّءْ وغیرہ کے اسکان۔ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ۔ إِذْ تَلَقَّوْنَ وغیرہ کے ادغام (بقراءۃ بزی) شَهْرُ رَمَضَانَ، العَفْوَ وَأْمُرْ وغیرہ (بقراءۃ سوسی) فَمَا اسْطَاعُوْا (بقراءۃ حمزہ) لَا يَهْدِّی کے اجتماع ساکنین كُنْ فَيَكُوْنَ کے نصب وَالْأَرْحَامِ کے خفض عَنْ سَاقَيْهَا کے ہمزہ وَاِنَّ الْيَاسَ کے وصل اور بعض دیگر حروف کا بعض نحوی اِنکار کرتے ہیں۔ علامہ دانی رحمہ اللہ بَارِئْكُمْ کے اسکان پر سیبویہ کا اعتراض نقل کرکے جامع البیان میں کہتے ہیں۔ ''اسکان نقلا اصح اورادا اکثر کا مذہب اور میرے نزدیک مختار ہے، میں اسی کو لیتا ہوں۔'' پھر ائمہ کے اَقوال نقل کرکے کہتے ہیں۔ ''ائمہ قراءۃ قرآن کے کسی حرف میں اُس پر عمل نہیں کرتے جو لغت میں زیادہ مشہور اور عربیت میں اَقیس ہو بلکہ اُس پر عمل کرتے ہیں جو اثرا اَثبت اور نقلا وروایتا اصح ہو اور جب اس طرح کوئی حرف ثابت ہوجائے تو اس کو نہ عربیت کا قیاس رد کرسکتا ہے اور نہ لغت کی شہرت کیونکہ قراءت سنت متبعہ ہے جس کا قبول کرنا واجب اور لازم ہے۔'') اور مصاحف عثمانیہ میں سے کسی ایک (مثلاً ﴿ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ ﴾ [بقرۃ:۱۱۶] مصحف شام میں بلا واو۔ ﴿ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا ﴾ [توبہ:۱۰۰] مصحف مکہ میں مِنْ کے اضافہ کے ساتھ۔ اور ﴿ فَإِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ ﴾ [حدید:۲۴] مصحف مدینہ اور شام میں بغیر ھو مرقوم تھا۔) کے مطابق ہو۔ خواہ یہ مطابقت احتمالاً ہو۔ (احتمالی موافقت سے ہمارے ائمہ کی مراد یہ ہے کہ بعض کلمات میں بعض قراءات رسم کے صریحاً مطابق ہوتی ہیں اور بعض تقدیراً جیسے: مٰلِكِ تمام مصاحف میں بلا الف مرقوم ہے۔ پس قراءۃ حذف صریحاً اور قراءۃ الف احتمالاً موافق ہے اور النَّشاءۃ بالف مرسوم ہے۔ پس قراءۃ مد صریحاً اور قراءۃ قصر احتمالاً موافق ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ہمزہ خلاف قیاسی بصورت الف لکھا گیا ہو اور بعض کلمات میں تمام قراءات احتمالاً موافق ہوتی ہیں جیسے: السمٰوٰت۔ الصّٰلحٰت۔ والیل۔ الصلوٰۃ۔ الزکوٰۃ۔ الربٰوا وغیرہ میں اور جیسے وجآئ دو جگہ بالف مرسوم ہے اور بعض کلمات میں تمام قراءات صریحاً مطابق ہوتی ہیں۔ جیسے: أنصار الله۔ فناداته۔ تعلمون۔ هيت۔ إن نعف۔ نعذب وغیرہ کیونکہ مصاحف عثمانی نقاط واعراب سے مجرد تھے اور اس رسم الخط سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فضل عظیم ثابت ہوتا ہے اور حیرت ہوتی ہے کہ علم ہجا میں کیسی معرفت تامہ رکھتے تھے اور جب اُن کا رسم میں یہ حال تھا تو تحقیق معانی میں کیا شان ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے قرآن، توریت اور انجیل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف کی ہے اور ان کے لیے وعدہ کیا ہے جو اُن کے بعد کسی اور کے لیے نہیں۔ اُن حضرات نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم تک پہنچائی۔ نزول وحی کا مشاہدہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عموم، خصوص اور عزم و ارشاد اور سنت میں سے جو کچھ ہمیں معلوم نہیں وہ اُس سب کو جانتے تھے اور ہم سے ہر طرح کے علم، اجتہاد، ورع، عقل اور استنباط میں افضل تھے۔ اُن کی رائے ہمارے لیے ہماری رائے سے بدرجہا محمود و اولیٰ ہے۔‘‘

◉ محقق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

’’صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے الصراط، المصیطرون اور یبصط کو اصل کے خلاف جو بالسین تھی صاد سے اسی واسطے لکھا ہے کہ حامل قراتین ہوسکے اور یہی رعایت حذف و اثبات میں ہر جگہ رکھی ہے۔) اور سند صحیحہ متصلہ سے ثابت اور ائمہ فن کے یہاں مشہور ہو (مقصد یہ ہے کہ اس قراءۃ کو عادل ضبط نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے مثل سے روایت کرتے ہوں اور ائمہ ضابطین کے نزدیک مشہور بھی ہو، یعنی غلط اور شاذ نہ سمجھی جاتی ہو۔) وہ قراءۃ صحیحہ اور ان اَحرف سبعہ میں سے ہے جن پر قرآن نازل ہوا۔‘‘

◉ محقق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

’’جو قراءۃ اس طرح ثابت ہو اُس کا رد و انکار جائز نہیں بلکہ مسلمانوں پر اس کا قبول کرنا واجب ہے خواہ اَئمہ سبعہ کی قراءات میں ہو یا عشرۃ کی یا مافوق عشرہ کی اور اگر ارکان ثلثہ میں سے کوئی رکن مختل ہو جائے تو وہ ضعیف شاذ اور فاسد و باطل ہے خواہ سبعہ سے ہو یا مافوق سبعہ سے۔ تمام محققین اَئمہ سلف وخلف اس تعریف کو صحیح کہتے ہیں۔‘‘

حافظ ابوعمرو دانی رحمہ اللہ، اور مہدوی رحمہ اللہ نے یہی تصریح کی ہے باقی تمام متقدمین کا بھی یہی مذہب ہے اور اُن میں سے کوئی اس کے خلاف نہیں۔

◉ حافظ ابوشامہ رحمہ اللہ مرشد الوجیز میں کہتے ہیں:

’’ہر اُس قراءۃ کو جو ائمہ سبعہ کی جانب منسوب اور صحیح کہلاتی ہو اُسی وقت منزل من اللہ اور صحیح کہہ سکتے ہیں۔ جب وہ اس ضابطہ میں آجائے اور مطابقت ضابطہ کی صورت میں کوئی مصنف اس کی نقل میں متفرد نہیں ہوسکتا اور نہ وہ کسی امام سے مختص ہوسکتی ہے۔ اصل اعتماد ان اَوصاف ثلثہ پر ہے نہ انتساب پر۔ اور بیشک ہر قراءۃ میں خواہ سبعہ میں سے ہو یا غیر سبعہ سے وجوہ صحیحہ اور شاذ پائی جاتی ہیں۔ البتہ قراءاتِ سبعہ سے بوجہ شہرت اور کثرت وجوہ صحیحہ متفق علیہ طمانیت اور میلان خاطر زیادہ ہوتا ہے۔‘‘

◉ نیز کہتے ہیں:

’’متاخرین مقریوں اور اُن کے مقلدین کی زبان پر چڑھا ہوا ہے کہ قراءات سبعہ تمام وکمال متواتر ہیں یعنی قراءِ سبعہ مشہورہ سے جو حرف منقول ہے وہ متواتر منزل من اللہ اور واجب التسلیم ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں، مگر اُن حروف کے بارہ میں جن کو ائمہ سے نقل کرنے میں تمام طرق اور رواۃ متفق ہیں۔ حالانکہ (بعض حروف میں) اختلاف وتفرقہ شائع اور مشہور ہے پس اس حال میں کم از کم اُن حروف کے اندر یہ ضابطہ برتنا پڑے گا جن میں تواتر محتقق نہیں ہوا۔‘‘

◉ علامہ جعبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

’’قراءۃ کے لیے ایک شرط ہے۔ صحت نقل اور باقی دونوں چیزیں لازم ہیں۔ احرف سبعہ کے معلوم کرنے کا یہی ضابطہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کو ناقلین کی معرفت عربیت میں امعان نظر رسم کا اتقان ہو اس کے لیے یہ شبہ خود بخود منکشف ہو جاتا ہے۔''

بعض متاخرین کا قول کہ صحت قراءت کے لیے تواتر شرط ہے صحیح نہیں ہے

◉ محقق ابن جزری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''بعض متاخرین نے صحت قراءۃ کے لیے رسم وعربیت کی موافقت کے ساتھ تواتر کی شرط لگائی ہے اور صحت سند کو کافی نہیں سمجھا۔ وہ کہتے ہیں کہ تواتر کے بغیر قرآن ثابت نہیں ہوسکتا، مگر ان لوگوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ جب کوئی حرف تواتر سے ثابت ہوجائے تو اس کے لیے نہ عربیت کی موافقت کی شرط ہے اور نہ رسم کی مطابقت کی، بلکہ اُس کا قبول کرنا شرط واجب ہے، کیونکہ وہ قطعاً قرآن ہے لیکن جب ہم ہر حرف کے لیے تواتر کی شرط لگا دیں تو قراء سبعہ کی بہت سی اختلافی وجوہ مرتفع ہوجائیں گی۔ پہلے میرا بھی یہی خیال تھا مگر جب مجھے اس کی خرابی معلوم ہوئی تو میں نے ائمہ سلف کی رائے کی جانب رجوع کرلیا۔''

حضرت محقق رحمہ اللہ نے متاخرین کی جس رائے کا ذکر کیا ہے وہ چھٹی صدی کے بعد بعض علمائے مصر نے قائم کی تھی جس پر وہ صدیوں قائم رہے۔

◉ علامہ سید غیث النفع میں کہتے ہیں:

''مذاہب اَربعہ کے فقہا، اصولیوں اور تمام محدثین وقراء کا مذہب ہے کہ صحت قراءۃ کے لیے تواتر شرط ہے۔''

اس کے بعد ضابطہ مندرجہ نقل کر کے بایں الفاظ اس کی تردید کرتے ہیں:

''یہ بدعت ہے جس سے غیر قرآن، قرآن سے مساوی ہوجاتا ہے اور اختلاف قراءۃ سے ثبوت تواتر میں کوئی خرابی نہیں آتی، کیونکہ ایک قراءۃ کسی قوم کو متواتراً پہنچی اور دوسری کو نہیں پہنچی۔ اسی وجہ سے کسی قاری نے دوسرے کی قراءت نہیں پڑھی، کیونکہ وہ اس کو علیٰ وجہ تواتر نہیں پہنچی تھی۔'' الخ۔

پھر کہتے ہیں:

''جو متواتر نہیں وہ شاذ ہے اور اس وقت ماسوا عشرۃ ہر قراءۃ شاذ ہے۔''

سید رحمہ اللہ کے مزاج میں تشدد ہے، ورنہ بوجوہات ذیل ایسا نہ کہتے:

اوّل: اصولی فقہاء ومحدثین کہتے ہیں کہ قرآن متواتر ہے۔ یہ نہیں کہتے کہ ہر اختلافی وجہ متواتر ہے باقی رہے قراء، اُن میں سے مشاہیر ائمہ کا مسلک اوپر بیان ہوا۔ اور حضرت محقق رحمہ اللہ کی اس تصریح کے بعد کہ، جملہ اَسلاف کا یہی مذہب ہے اور اُن میں سے کوئی اس کے خلاف نہیں، سید رحمہ اللہ کا پہلا دعویٰ کہاں تک قابل قبول ہے۔

دوم: غیر قرآن قرآن سے کس طرح مساوی ہوسکتا ہے، جبکہ صحت سند اور شہرت کی قید لگی ہوئی ہے اور اگر مساوات فی التعریف مراد ہے تو کیا نماز وغیرہ کی بعض احادیث کو، جو متواتر ہیں، اس لیے متواتر نہیں کہہ سکتے کہ قرآن کو متواتر کہتے ہیں۔

سوم: قراءاتِ سبعہ اور عشرہ کی ہر وجہ اختلافی کے متواتر ہونے کا کس نے دعویٰ کیا ہے، وہ ظاہر کیا جائے، جبکہ علامہ دانی رحمہ اللہ وغیرہ کی تصریحات اس کے خلاف موجود ہیں۔

چہارم: کسی وجہ کے غیر متواتر ہونے سے یہ کس طرح لازم آ گیا کہ وہ ضرور شاذ ہے جبکہ ان کے درمیان صحیح و مشہور کا مرتبہ موجود ہے۔ خود سید رحمہ اللہ اور دیگر شیوخ مصر نے اپنی کتابوں میں ایسی وجوہ بیان کی ہیں اور سید رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یہ کہنا کہ کسی قاری نے دوسرے کی قراءۃ اس لیے نہیں پڑھی کہ وہ اسے تواتراً نہیں پہنچی، بے معنی بات ہے۔ شاید موصوف رواۃ اور طرق کے اختلاف کے بارہ میں بھی یہی کہہ دیں، حالانکہ وہاں شیخ ایک ہے اور آیا یہ ممکن ہے کہ جو وجہ عاصم رحمہ اللہ و ابن کثیر رحمہ اللہ کو تواتراً پہنچی ہو وہ بصری رحمہ اللہ کو، جو ان کے شاگرد ہیں، نہیں پہنچی اور جو حرف حمزہ رحمہ اللہ کو پہنچا وہ کسائی رحمہ اللہ کو نہیں پہنچا۔ یقناً ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے۔

حق وہی ہے جو ائمہ سلف نے بیان کیا اور نتیجۂ بحث یہ ہے کہ قرآن میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اُس کی تین قسمیں ہیں:

① بالاجماع متواتر ② ایک جماعت کے نزدیک متواتر

پہلی قسم میں کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا اور دوسری قسم جن حضرات کو تواتراً پہنچی اُن کے طرق کا اُس پر اِجماع ہونا چاہیے، ان دونوں اقسام کے حروف کے لیے نہ عربیت کی موافقت کی شرط ہے اور نہ رسم کی مطابقت کی، مگر ناممکن ہے کہ یہ عربیت کی کسی وجہ اور رسم کے احتمالاً مطابق نہ ہوں اور اگر بفرض محال خلاف ہوں تب بھی کوئی پرواہ نہیں۔

③ صحیح و مشہور جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثقاۃ وضابط و عادل بسند متصلہ روایت کریں اور ائمہ فن کے نزدیک مشہور ہو مگر تواتر کی حد کو نہ پہنچی ہو اُس کو اسی شرط سے قبول کیا جائے گا کہ وہ اس ضابطہ کے موافق ہو ورنہ ضعیف، شاذ، یا باطل ہے۔ کما مرّ

اِشکال

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صاحب اِختیار تک تواتر شرط نہیں ہے صرف صحت نقل کافی ہے، تو قراءات کو متواترہ کیونکر کہا جاسکتا ہے۔

حل

مناهل العرفان فی علوم القرآن میں عبدالعظیم زرقانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”إن هذه الأركان الثلاثة تكاد تكون مساوية للتواتر في إفادة العلم القاطع بالقراءات المقبولة . بيان هذه المساواة أن ما بين دفتي المصحف متواتر ومجمع عليه من الأئمة في أفضل عهودها وهو عهد الصحابة ، فإذا صح سند القراءة ووافقت قواعد اللغة ثم جاءت موافقة لخط هذا المصحف المتواتر كانت هذه الموافقة قرينة على إفادة هذه الرواية للعلم القاطع وإن كان آحادا . ولا تنس ما هو مقرر في علم الأثر من أن خبر الآحاد يفيد العلم إذا احتفت به قرينةً توجب ذلك ، فكان التواتر كان يطلب تحصيله في الإسناد قبل أن يقوم المصحف وثيقة متواترة بالقرآن . أما بعد وجود هذا المصحف المجمع عليه فيكفي في الرواية صحتها وشهرتها ما وافقت رسم هذا الصمحف و لسان العرب .

قال صاحب الكواكب الدرية نقلا عن المحقق ابن الجزري ما نصه: قولنا: ”وصح سندها“ نعني به أن يروي تلك القراءة العدل الضابط عن مثله ، وهكذا حتى ينتهي وتكون مع ذلك مشهورة عند أئمة هذا الشأن الضابطين له غير معدودة عندهم من الغلط أو مما شذ به بعضهم“ [مناهل العرفان في علوم القرآن: ۴۲۱،۴۲۰]

”قراءاتِ مقبولہ کے بارے میں (ضابطے کے) یہ تین ارکان علم قطعی کا فائدہ دینے میں تواتر کے مساوی ہیں۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مساوات کا بیان یہ ہے کہ مصحف کے درمیان جو کچھ ہے اس پر سب سے بہتر زمانہ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے ائمہ کا تواتر اور اجماع تھا۔ پھر جب سند صحیح ہو تو قواعد لغت اور مصحف تواتر کی رسم کے ساتھ موافقت، روایت کے علم قطعی کا فائدہ دینے پر قرینہ بن جاتا ہے۔ اگرچہ روایت آحاد میں سے ہو۔ نیز یہ بھی مت بھولو کہ علم حدیث میں یہ بات طے شدہ ہے کہ قرائن کے ہوتے ہوئے خبر واحد علم قطعی کا فائدہ دیتی ہے۔

گویا مصحف کے متواتر وثیقہ بننے سے پیشتر تو سند میں تواتر کو طلب کیا جاسکتا ہے، لیکن متفقہ مصحف کے وجود کے بعد روایت کی صحت وشہرت ہی کافی ہے جبکہ وہ رسم خط اور عربی زبان کے موافق ہو۔

کواکب الدریہ میں محقق ابن جزری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ روایت کی سند کے صحیح ہونے سے ہماری مراد یہ ہے کہ عادل وضابط اپنے جیسوں سے اس قراءت کو روایت کریں اور اسی طرح یہ سلسلہ آخر تک چلے۔ پھر وہ قراءت ماہرین فن کے نزدیک غلط اور شاذ نہ ہو بلکہ مشہور ہو۔''

اس کلام کا حاصل یہ ہے کہ مصحف میں جو کچھ ہے وہ تو اجماعی اور متواتر ہے۔ اب صرف اس کی اَدائیگی کا مسئلہ رہ گیا؟ تو اس کی اَدائیگی کا کوئی طریقہ اگر سند صحیح سے ہو، اگرچہ متواتر نہ ہو، تب بھی وہ متواتر کے حکم میں ہے اور اس کا وہی حکم ہوگا جو متواتر کا ہوتا ہے۔ غرض حکم کے اعتبار سے وہ متواتر ہے۔ اس لیے اس کو مطلقاً قراءات متواترہ کہا جاتا ہے۔

خلاصہ مافی الباب

یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن جن وجوہ پر قرآن پڑھتے تھے وہ سب صحیح اور منزل من اللہ تھیں۔ یعنی ہر صحابی رضی اللہ عنہ کو جو حرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا۔ وہ اُن کے لیے تائید وتصدیق اور بغیر شاہد حجت تھا اور ان کے حق میں شذوذ وضعف ہرگز نہ تھا۔ پھر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مصاحف عثمانیہ پر اِجماع کرلیا تو اُمت کے لیے اُن کا اتباع ضروری ہوگیا۔

حضرات تابعین رحمہم اللہ کبار نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قرآن پڑھا اور مصاحف عثمانیہ کے مطابق تابعین رحمہم اللہ و تبع تابعین رحمہم اللہ کو پڑھایا۔ ان دونوں متبرک جماعتوں کے متعدد حضرات نے کئی کئی شیوخ سے قرآن پڑھا اور وجوہ مشہورہ کا انتخاب کرکے اپنے لیے جداجدا قراءات اختیار کرلیں اور اتباع رسم کے ساتھ اپنے اختیار کو احاد وغیر مشہور سے بچایا کیونکہ ان کے حق میں شذوذ وضعف پیدا ہوگیا تھا نیز اقویٰ فی العربیت کا بھی لحاظ رکھا۔

قرونِ ثلاثہ میں ان گنت قراءات پڑھی اور پڑھائی جاتی تھیں اور تیسری صدی تک علماء وائمہ بتعداد مختلف قراءات پڑھتے، پڑھاتے اور روایت کرتے تھے، اور جب تیسری صدی میں سلسلۂ تصنیف وتالیف شروع ہوا تو ہر مصنف اپنی کتاب میں ان قراءات کو بیان کرتا تھا جو اس کو بسند صحیح متصلہ پہنچتی تھیں، چنانچہ امام ابوعبید رحمہ اللہ اور قاضی اسماعیل رحمہ اللہ نے ۲۵۔۲۵ قراءات بیان کی ہیں۔

باب پنجم: قراءات میں کمی واقع ہونے کی وجہ

خیر القرون کے بعد سند کی طوالت نے جب اکثر لوگوں میں کسل پیدا کردیا اور بعض کے ضبط وحفظ میں ضعف اور شوق وہمت میں فرق آ گیا تو علماء نے تعداد مروجہ میں کمی کردی۔ چنانچہ امام ابوبکر بن مجاہد مقری رحمہ اللہ بغداد نے، جو اُس وقت دنیا اسلام میں امام الائمہ تھے، قراءات مروّجہ میں سے بوجہ شہرت و کثرت وجوہ صحیحہ وموافقت رسم اور عربیت میں اَقویٰ ہونے کی بنا پر ائمہ سبعہ کو منتخب کرکے اُن کی قراءات میں کتاب السبعہ تصنیف کی اور اس کے مطابق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات وقراءات پڑھانے لگے۔ یہ پہلی کتاب ہے جس میں سبعہ پر اقتصار اور امام نافع رحمہ اللہ کو باقی حضرات سے مقدم بیان کیا گیا ہے یہ امر منجانب اللہ ہے کہ اُن کو ان کے انتخاب کا دھیان آیا ورنہ بقول امام ابومحمد مکی ستر ائمہ کی قراءات ان سے مقدم موجود تھیں اور ائمہ ثلاثہ کی قراءات کے برابر تھیں مگر امام موصوف رحمہ اللہ کا یہ اعتقاد ہرگز نہ تھا کہ ان کے سوا دیگر قراءات شاذ یا غیر صحیح ہیں۔

اکثر أولو العزم معاصرین نے امام موصوف کے اس عمل کو ناپسند کیا اور سات کی تعداد پر تو خاص اعتراض تھا، مگر امام ابن مجاہد رحمہ اللہ کی فقید المثال شخصیت وشہرت اور کتاب، سبعہ قراءات کے رواج کا باعث بن گئی اور باقی قراءات کی تعلیم میں کمی آنے لگی۔ پھر امام ابوعبداللہ قیروانی رحمہ اللہ، امام ابوالقاسم طرسوسی رحمہ اللہ اور امام ابوالعباس رحمہ اللہ مہدوی نے مشرق میں سبعہ کو اور مشہور کر دیا۔

چوتھی صدی کے آخر تک اُندلس اور بلادِ مغرب میں ان سبعہ قراءات مشہورہ کا رواج نہ تھا۔ سبعہ قراءات سب سے پہلے امام ابوعمر طلمنکی رحمہ اللہ، اُن کے بعد امام ابومحمد مکی قیروانی رحمہ اللہ اور امام العلامہ حافظ ابوعمرو دانی رحمہ اللہ نے مصر وغیرہ سے پڑھ کر اُندلس میں پہنچائیں۔

اَوائل پانچویں صدی تک قراءاتِ سبعہ اکثر روایات وطرق مشہورہ کے ساتھ پڑھی اور پڑھائی جاتی تھیں چنانچہ علامہ دانی رحمہ اللہ نے جامع البیان میں پانچ سو رِوایات وطرق بیان کئے ہیں۔

رِوایات کے کم ہونے کی وجہ

اس کے بعد ہمتیں اور گھٹ گئیں اور طلباء مزید اختصار کے خواستگار ہونے لگے۔ اس پر علامہ دانی رحمہ اللہ نے تیسیر لکھی۔ اس کے شروع میں خود کہتے ہیں:

> ''آپ صاحبوں نے مجھ سے خواہش کی تھی کہ میں آپ کے لیے قراءِ سبعہ کے مذاہب پر ایک ایسی مختصر کتاب لکھوں جس کا پڑھنا پڑھانا اور یاد کرنا آسان ہو اور اس میں وہ مشہور روایات وطرق بیان کروں جو تھوڑے زمانہ میں حفظ ہوسکیں۔''

پھر کہتے ہیں:

> ''پس میں نے آپ کی خواہش کے مطابق یہ کتاب لکھی اور اس میں ہر قاری سے دو دو روایات بیان کی ہیں۔''

تیسیر کے بعد ائمہ سبعہ کی دیگر روایات کا رول بھی کم ہوگیا اور چھٹی صدی کے آخر میں امام العلامہ شاطبی رحمہ اللہ نے تیسیر کو نظم کرکے اس کی روایات وطرق کو چار چاند لگا دیئے اور چار دانگ عالم میں مشہور کر دیا۔

جس قراءات کا رواج کم ہوتا گیا وہ مندرس ہوگئیں۔ قراءاتِ ثلاثہ بھی غائب ہوجاتیں، اگر ابن مہران رحمہ اللہ، ابن غلبون رحمہ اللہ، ابن شیطا رحمہ اللہ، اہوازی قلانسی رحمہ اللہ، حافظ ابوالعلا رحمہ اللہ، اور محقق رحمہ اللہ وغیرہ ائمہ ان کو پڑھتے پڑھاتے اور تصنیف وتالیف سے (جن کا اجمالی حال آئندہ فصل میں آئے گا) ان کی حفاظت نہ کرتے اور اہل مصر وغیرہ اُن کی خدمت نہ کرتے۔ ائمہ سبعہ کی باقی رِوایات کی بھی یہی کیفیت ہے کہ وہ بھی تیسیر کے بعد مندرس ہوگئیں اور جس طرح ان رِوایات کے اَندراس کا باعث شذوذ نہیں، اسی طرح اُن قراءات کے اَندراس کا سبب بھی شذوذ نہیں ہے۔ بلکہ علماء فوت ہوگئے اور علم اُن کے ساتھ چلا گیا۔ آئندہ کوئی جانشین نہ بنا۔ اب اُمت کے پاس سبعہ مشہورہ متواترہ کی دو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو روایات اور قراءاتِ ثلاثہ متواترہ کی دو دو روایات اور چار دیگر قراءات باقی ہیں۔ یہ چاروں بھی صدیاں گزر گئیں پڑھی پڑھائی نہیں جاتیں صرف کتابوں میں بیان ہوتی ہیں۔عشرہ پڑھائی جاتی ہیں۔غرض پڑھنے والوں نے جب لوگوں کا کسل اور اُن کی ہمتوں میں قصور وفتور دیکھا تو پہلے سبعہ پر اور پھر سبعہ کے ایک قلیل حصہ پر قانع ہوگئے۔

ایک شبہ کا اِزالہ

بعض آدمیوں کو اس سے شبہ پیدا ہوگا کہ شاید کوئی حرف قرآن کا فوت ومفقود نہ ہوگیا ہو جس سے تمام اُمت آثم ہوئی اور نیز وعدۂ الٰہی میں تخلف ہوگیا۔نعوذ باللہ من ذٰلك اس کا جواب یہ ہے کہ تمام اختلافات سات قسم کے ہوتے ہیں:

① صرف حرکات میں اختلاف ہوتا ہے۔معنی اور صورت میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔جیسے بِالْبُخْلِ اور بِالْبَخَلِ۔ یَحْسَبُ اور یَحْسِبُ وغیرہ اور اسی صورت میں اصولی اختلافات داخل ہیں۔
② حرکات ومعنی میں اختلاف ہوتا ہے صورت میں نہیں جیسے: ﴿ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ ﴾ مرفوع ومنصوب اور منصوب ومرفوع۔
③ معنی میں اختلاف ہوتا ہے حرکات وصورت میں نہیں ہوتا جیسے تَبْلُوْا اور تَتْلُوْا۔وغیرہ۔
④ صورت میں اختلاف ہوتا ہے حرکات ومعنی میں نہیں ہوتا جیسے بَصْطَةً اور بَسْطَةً، صِراط اور سِراطَ وغیرہ۔
⑤ صورت ومعنی دونوں میں اختلاف ہوتا ہے، حرکات میں نہیں ہوتا جیسے أَشَدُّ مِنْكُم ، أَشَدُّ مِنْهُم۔
⑥ تقدیم وتاخیر جیسے فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ۔
⑦ زیادۃ ونقصان سے جیسے وَوَصّٰی ، وَأَوْصٰی ، وَقَالُوْا اور قَالُوْا وغیرہ۔

ان کے سوا اور قسم کا اختلاف ہرگز نہیں ہوتا۔خواہ قراءاتِ متواتر مروّجہ ہوں یا غیر مروّجہ۔شاذہ ہوں یا ضعیفہ اور یہ تمام اختلافات علی سبیل البدلیت مروی ہیں۔یعنی ان میں سے جو پڑھی جائے وہ ہی کافی ہے اور قرآن ہے اور امت کے ہر فرد پر تمام وجوہ کا پڑھنا واجب و لازم نہیں ہے جس کی بین دلیل ﴿ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ﴾ [المزمل: ۲۰] ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ متعدد قراءات و روایات وطرق کے اندر اس سے قرآن علی حالہ باقی ہے۔اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔البتہ تنوع اور طریقۂ ترکیب کا بعض حصہ مندرس ہوگیا۔فافھم و تدبر۔

باب ششم: کیا ہم منقول رِوایات وطرق میں خلط کرسکتے ہیں

خلطِ قراءات کے بارہ میں اَئمہ سے مختلف اَقوال مروی ہیں۔ان میں سے بعض مطلقاً منع کرتے ہیں:

- امام ابوالحسن رحمہ اللہ بخاری جمال القراء میں کہتے ہیں:

''بعض قراءات کا بعض سے ملانا خطا ہے۔''

- امام ابوزکریا نووی رحمہ اللہ تبیان میں کہتے ہیں:

''جب کوئی شخص قراءِ سبعہ میں سے کسی قاری کی قراءۃ پڑھے تو اس کو لازم ہے کہ کلام مربوط تک وہ ہی پڑھتا چلا جائے۔اس کے بعد دوسری قراءۃ پڑھ سکتا ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ ایک مجلس میں ایک ہی قراءۃ پڑھے۔''

- علامہ جعبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ایک کلمہ دوسرے سے متعلق ہو تو ترکیب ممنوع ورنہ مکروہ ہے اور بہت سے اَئمہ رحمہم اللہ نے خلط کو مطلقاً جائز رکھا ہے۔ وہ مانعین کو برسر غلطی کہتے ہیں اور بعض اِعتدال کی جانب گئے ہیں۔ چنانچہ؛

محقق رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''ہمارے نزدیک اس میں تفصیل ہے۔ اگر ایک قراءۃ دوسری پر مرتب ہو مثلاً کوئی شخص ﴿فَتَلَقّٰٓی ءَ ادَمُ مِن رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ﴾ [بقرۃ:۳۷] کو ءادم اور کلمٰت دونوں کے رفع یا دونوں کے نصب سے پڑھے یعنی ایک قراءت سے ءادم اور دوسری قراءت سے کلمت کا رفع یا نصب لیوے، یا کوئی شخص ﴿ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ﴾ [آل عمران: ۳۷] کو تشدید ورفع یا تخفیف ونصب سے تلاوت کرے یا ﴿ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ ﴾ [الحدید:۸] کو بصیغۂ معروف ومرفوع پڑھے۔ چونکہ یہ سب باتیں عربیت اور اس لغت کے خلاف ہیں جس پر قرآن نازل ہوا ہے لہٰذا ایسی تخلیط بہر صورت حرام ہے۔

اور اگر ایک قراءت دوسری پر مرتب نہ ہو تو مقام روایت میں تخلیط ممنوع ہے، کیونکہ اس سے روایت کی تکذیب اور ایک ثقہ امام کی طرف وہ چیز منسوب ہوجاتی ہے جو اس نے نہیں پڑھی، اور اگر تلاوت میں تخلیط ہوجائے تو بلا شبہ جائز، صحیح اور مقبول ہے کوئی ممانعت وحرج نہیں، کیونکہ ہر وجہ منزل من اللہ اور نبی ﷺ کی تعلیم کردہ اور قرآن ہے پس جو حرف پڑھا جائے وہ ہی کافی ہے۔ طبرانی، معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

''بعض وجوہ کو بعض وجوہ سے ملا کر پڑھنا خطا نہیں۔ یہ خطا ہے کہ قرآن میں وہ چیز ملا کر پڑھی جائے جو قرآن نہیں۔''

اگرچہ ماہر طرق ورِوایات اور عارف اختلاف وقراءات کے لیے ہم اس کو بھی بایں وجہ عیب سمجھتے ہیں کہ اس سے علماء اور عوام مساوی ہوجاتے ہیں مگر اس وجہ سے نہیں کہ وہ مکروہ یا حرام ہے۔''

اس بارے میں حضرت محقق رحمہ اللہ کا بہترین فیصلہ ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور یہی وہ اُصول ہے جس پر صاحب مذاہب اَئمہ رحمہم اللہ نے قراءات اختیار کیں۔

بابِ ہفتم: قراءات سبعہ تیسیر وشاطبیہ میں منحصر نہیں ہیں

اکثر آدمیوں کا خیال ہے کہ قراءات سبعہ تیسیر، شاطبیہ وغیرہ میں محصور ہیں۔ یہ بھی تخیل ہے ان مختصرات میں حضرات اَئمہ سے دو دو راوی مذکور ہیں۔

اَئمہ سبعہ نے ۷۵ رسال سے ۹۹ رسال تک عمر پائی اور ہر ایک نے ساٹھ برس سے زیادہ خدمت قرآن میں صرف کیے۔ تذکروں اور طبقات سے معلوم ہوتا ہے کہ روزانہ اَن گنت طلباء شریک درس ہوتے تھے۔ امام نافع رحمہ اللہ نمازِ صبح سے قبل پڑھانا شروع کرتے تھے جو عشاء سے بعد تک جاری رہتا تھا اور ہر شخص کے لیے تیس آیتوں کا وقت مقرر تھا بڑی جدوجہد سے سیدنا ورش کو بعد اَز تہجد زیادہ وقت ملا تھا۔ امام ابوحفص رحمہ اللہ کے گرد طلباء کا اِزدحام دیکھ کر خواجہ حسن بصری نے تعجب سے کہا تھا کہ کیا علماء اَرباب بن گئے؟ امام عاصم رحمہ اللہ سے پڑھنے کا موقع مشکل سے ملتا تھا۔ امام کسائی رحمہ اللہ سے عرضاً قراءت پڑھنا ناممکن ہوگیا تھا بلکہ کثرت طلباء کی بناء پر دور بیٹھنے والوں کو شکل دیکھنی بھی دشوار تھی۔ اسی وجہ سے امام ممدوح ممبر پر بیٹھ کر خود پڑھتے تھے اور شائقین آپ کی قراءۃ اَخذ کرتے جاتے تھے۔ یہی حال دیگر اَئمہ کا تھا۔ خدائے تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ ان سے کتنی مخلوق نے پڑھا اور اِستفاضہ کیا۔ دنیائے اسلام کی کونسی بستی ان کے خوشہ چینوں اور شاگردوں سے خالی تھی۔ پھر کون کہہ سکتا ہے کہ ان کے راوی یہی دو دو ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ امام ابوحیان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''ان مختصرات میں امام ابوعمرو رحمہ اللہ کے (جن کی قراءت شام ومصر میں زیادہ مروج ہے) ایک شاگرد یزیدی رحمہ اللہ اور ان سے دوری رحمہ اللہ وسوسی رحمہ اللہ دو راوی درج ہیں اور اہل نقل کے نزدیک ابوعمرو رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے یزیدی، شجاع، عبدالوارث، ابن سعید، عباس بن فضل، سعید بن اوس، ہارون الاعور) الخفاف، عبید بن عقیل، حسین الجعفی، یونس بن حبیب نحوی، لؤلؤی، محبوب، خارجہ، الجهضمي، عصمہ، اصمعی اور ابوجعفر رواسی رحمہم اللہ۔ سترہ شخص مشہور ہیں۔ پر ابوعمرو رحمہ اللہ کی قراءت یزیدی رحمہ اللہ پر کیسے منحصر ہوسکتی ہے اور باقی روات کو جو تعداد میں کثیر، فقہ، ضابط اور صاحب درایت تھے بلکہ ممکن ہے کہ ان میں سے بعض یزیدی رحمہ اللہ سے اعلم واوثق ہوں کیسے نظرانداز کیا جاسکتا ہے۔''

پھر یزیدی سے دوری، سوسی، ابوحمدون، محمد بن احمد بن جبیر، اوقیہ ابوالفتح، ابوخلاد، جعفر بن حمدان سجادہ، ابن سعدان، احمد بن محمد بن یزیدی اور ابوالحارث رحمہم اللہ دس شخص مشہور ہیں۔ لہٰذا دوری وسوسی پر کیسے اقتصار کیا جاسکتا ہے۔ اور باقی جماعت کو کس دلیل سے چھوڑا جاسکتا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض دوری وسوسی سے اوثق واضبط ہوں۔

پھر دوری سے ابن فرح (بالحاء المهملة) ابن بشار، ابوالزعراء ابن مسعود السراج، الکاغذی، ابن برزہ، احمد بن حرب المععبل اور ابن فرح سے زید بن ابی بلال، عمر بن عبدالصمد، ابوالعباس، ابن محریز، ابومحمد قطان اور المطوعی رحمہم اللہ مشہور ہیں اور ہمارے زمانہ تک ہر طبقہ کا یہی حال ہے۔

امام نافع رحمہ اللہ کہ (جن کی قراءت مغرب میں زیادہ مشہور ہے) اور مختصرات میں قالون رحمہ اللہ وورش رحمہ اللہ دو رواوی مذکور ہیں اور اہل نقل کے نزدیک قالون، ورش، اسمٰعیل بن جعفر، ابوخلید ابن جماز، خارجہ اصمعی، کردم اور مسیبی رحمہم اللہ نو حضرات مشہور ہیں اور باقی ائمہ سبعہ کے تلامذہ کا بھی یہی حال ہے۔ پس کیسے ممکن ہے کہ ان ائمہ کے علم کو دو دو راویوں میں منحصر سمجھ لیا جائے اور باقی حضرات کی روایت کو معطل کردیا جائے۔ ان دونوں بزرگوں کو باقی اصحاب پر کیا فوقیت تھی جبکہ وہ سب ایک شیخ کے شاگرد ضابط اور ثقہ تھے۔

باب ہشتم: اِنکارِ قراءات کا حکم

التحقيق الذي يؤيده الدليل هو أن القراءات العشر كلها متواترة وهو رأي المحققين من الأصوليين والقراء كابن السبكي وابن الجزري والنويري بل هو رأي أبي شامة في نقل آخر، صححه الناقلون عنه. [مناهل العرفان:۴۳۴]

''تحقیقی بات جس کی تائید دلیل سے ہوتی ہے یہ ہے کہ قراءاتِ عشرہ سب کی سب متواتر ہیں اور یہی محقق اصولیوں اور قراء مثلاً ابن سبکی، ابن جزری اور نویری رحمہم اللہ کا قول ہے بلکہ ابوشامہ سے یہ قول بھی منقول ہے اور نقل کرنے والوں نے اس قول کو صحیح کہا ہے۔''

لیکن قراءات کا جو ضابطہ ذکر ہوچکا ہے اس کی رُو سے ان کا تواتر دو مرحلوں میں ہے۔ ایک تواتر وہ ہے جو صاحب اختیار ائمہ یعنی قراءِ سبعہ وعشرہ تک پہنچتا ہے اور دوسرا تواتر وہ ہے جو ان قراءِ عشرہ سے رسول اللہ ﷺ تک جاتا ہے۔

پہلا مرحلہ

علامہ سیوطی رحمہ اللہ علامہ جزری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ قراءات کی چھ انواع ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأول: التواتر وهو ما رواه مجمع من جمع لا يمكن تواطئهم على الكذب عن مثلهم، مثاله ما اتفقت الطرق في نقله عن السبعة وهذا هو الغالب في القراءات.

الثانی: المشهور هو ما صح سنده بأن رواه العادل الضابط مثله وهكذا وافق العربية ووافق أحد المصاحف العثمانية سواءا كان عن الأئمة السبعة أم العشرة أم غيرهم من الأئمة المقبولين واشتهر عنه القراء فلم يعدوه من الغلط ولا من الشذوذ إلا أنه لم يبلغ درجة المتواتر مثاله ما اختلفت الطرق في نقله عن السبعة فرواه بعض الرواة عنهم دون بعض وهذان النوعان هما اللذان يقرأ بهما مع وجوب اعتقادهما ولا يجوز إنكار شيء منهما .[مناهل العرفان: ۴۲۳]

پہلی نوع متواتر کی ہے اور یہ وہ ہے کہ جس کو ایک اتنی بڑی جماعت نے اتنی ہی بڑی جماعت سے نقل کیا ہو کہ جس کا جھوٹ پر اتفاق ممکن نہ ہو۔ اس کی مثال قراءت کا وہ حصہ ہے جس میں تمام طرق متفق ہوں اور قرءات میں اکثر حصہ ایسا ہی ہے۔

دوسری نوع مشہور کی ہے اور یہ وہ ہے کہ جس کو عادل وضابط نے اپنے جیسے سے نقل کیا ہو اور یہ سلسلہ ایسے ہی چلا ہو۔ علاوہ ازیں یہ عربیت کے موافق بھی ہو اور مصاحف عثمانیہ میں سے کسی ایک کے مطابق بھی، جو خواہ قراءِ سبعہ سے منقول ہو، عشرہ سے منقول ہو یا دیگر مقبول ائمہ قراء سے۔ پھر قراء میں اس کی شہرت ہوگئی ہو اور انہوں نے اس کو غلط یا شذوذ میں سے شمار نہ کیا ہو۔ یہ نوع درجۂ متواتر کو نہیں پہنچی اس کی مثال قراءت کا وہ حصہ ہے جس کے نقل میں طرق کا اختلاف ہے۔ یہ دونوں انواع وہ ہیں جن کی تلاوت کی جاتی ہے اور جن پر اعتقاد رکھنا واجب ہے اور ان میں سے کسی شے کا بھی انکار جائز نہیں۔

علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ کے اس قول سے یہ معلوم ہوا کہ ائمہ قراءات تک تواتر، قراءت کے صرف اتنے حصے میں ہے جن میں طرق کا اتفاق ہے۔ اور جو مختلف فیہ ہے اس میں شہرت تو پائی جاتی ہے تواتر نہیں۔

دوسرا مرحلہ

قراءات کے بارے میں جو ضابطہ پہلے ذکر ہو چکا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب اختیار ائمہ نے اخذ قراءت میں تواتر کو شرط قرار نہیں دیا بلکہ عربیت اور رسم مصحف کی موافقت کے ساتھ صرف صحت سند پر اکتفا کیا۔ علاوہ ازیں بعض متاخرین نے تواتر کو شرط قرار دیا تو ان کے قول کو رد کر دیا گیا اور علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ نے بھی تواتر کے شرط ہونے کے قول سے رجوع کیا۔

- امام ابو محمد مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”إن جميع ما روي من القراءات على أقسام: قسم يقرأ به اليوم وذلك ما اجتمع فيه ثلاث خصال، وهن أن ينقل عن الثقات عن النبي ﷺ ويكون وجهه في العربية التي نزل بها القرآن سائغا ويكون موافقا لخط المصحف .“

”نقل کردہ تمام قراءات کی چند قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جس کی آج کل قراءات کی جاتی ہے اور یہ وہ ہے جس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین باتیں جمع ہوں۔ وہ تین باتیں یہ ہیں:

❶ وہ نبی ﷺ سے ثقہ لوگوں کے واسطے سے منقول ہو۔

❷ عربیت، جس میں قرآن نازل ہوا ہے اس میں اس کی کوئی وجہ بنتی ہو۔ ❸ خط مصحف کے موافق بھی ہو۔''

ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ ہوسکتا ہے کہ فی نفسہ تواتر پایا گیا ہو لیکن جب آئمہ نے ضابطہ میں تواتر کا التزام نہیں کیا تو تواتر کا قول کرنا بہرحال ممکن نہیں بلکہ صحت سند پر ہی اکتفاء کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا دونوں مرحلوں کو جب جمع کیا جائے تو حاصل یہ ہوگا کہ قراءات کی نقل میں تواتر ضروری مفقود ہے۔ البتہ بعد کے قرون میں تواتر اور تلقی بالقبول کے پائے جانے کے باعث چونکہ یہ مفید علم ہے، اس لیے یہ تواتر تقدیری یا تواتر نظری ہے۔

ان تمام باتوں کے ساتھ مندرجہ ذیل باتیں بھی پیش نظر رہیں۔

① قرآن اور چیز ہے اور قراءات اور چیز ہیں۔ قرآن تو اس چیز کا نام ہے جو مصاحف کے اندر ثبت ہے اور رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا اور تواتر سے نقل ہوتا چلا آیا۔ جبکہ قراءات زبان سے اس کی ادائیگی کا نام ہے قرآن ایک ہے اور قراءات متعدد ہیں۔

② مناہل العرفان میں عبدالعظیم زرقانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”وتناقش هذا الدليل بأنا لا نسلم أن إنكار شيء من القراءات يقتضي التكفير على القول بتواترها وإنما يحكم بالتكفير على من علم تواترها ثم أنكره. والشيء قد يكون متواترا عند قوم، غير متواتر عند آخرين وقد يكون متواترا في وقت دون آخر. فطعن من طعن منهم يحمل على ما لم يعلموا تواتره منها وهذا لا ينفي التواتر عند من علم به، وفوق كل ذي علم عليم. ويمكن مناقشة هذا الدليل أيضا بأن طعن الطاعنين إنما هو فيما اختلف فيه وكان من قبيل الأداء. أما ما اتفق عليه فليس بموضع طعن، ونحن لا نقول إلا بتواتر ما اتفق عليه دون ما اختلف فيه.“

''بعض بڑے علماء نے قراءات پر طعن کیا ہے حالانکہ اگر قراءات متواتر ہوں تو ان کا طعن موجب تکفیر ہوگا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مناہل العرفان کے مصنف لکھتے ہیں:

تواتر کے قول کو لیتے ہوئے کسی قراءت کا انکار ضروری نہیں کہ موجب تکفیر ہو، کیونکہ تکفیر اس وقت کی جاتی ہے جب کوئی اس کے تواتر کا علم ہوتے ہوئے انکار کرے جبکہ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک شے کے بارے میں کچھ لوگوں کے نزدیک تواتر ثابت نہ ہو۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان حضرات کا طعن مختلف فیہ میں ہو اور کچھ لوگوں کے نزدیک تواتر ثابت نہ ہو۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان حضرات کا طعن مختلف فیہ ہو جو ادائیگی کی قبیل سے ہو۔ رہا متفق علیہ تو وہ طعن کا محل نہیں ہے اور ہم تواتر کا قول صرف متفق علیہ میں کرتے ہیں مختلف فیہ میں نہیں کرتے۔''

③ نبی ﷺ سے منقول اختلافات کی کوئی ترتیب بعینہٖ واجب نہیں تھی لہٰذا اصحاب اختیار ائمہ نے شرائط کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی اپنی ترتیب سے قراءات اختیار کیں (اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔)

اِنکارِ قراءات کا حکم

① قرآن یا اس کے کسی جز کا اِنکار کفر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② کوئی تمام قراءتوں کا اِنکار کرے تو یہ کفر ہے کیونکہ قراءتوں میں قرآن ہی اَدا کیا جاتا ہے۔

③ کوئی اگر بعض قراءتوں کو تسلیم کرتا ہو مثلاً روایت حفص کو مانتا ہو اور دیگر کا انکار کرتا ہو تو اس میں مندرجہ ذیل شقیں ہیں:

۱۔ کسی محقق کے نزدیک دیگر قراءتوں کا تواتر ثابت نہ ہو اس وجہ سے ان کا اِنکار کرتا ہو اس پر تکفیر نہ ہوگی۔

۲۔ اس کو دیگر قراءتوں کا تواتر سے ثابت ہونا معلوم نہ ہو جیسا کہ عام طور سے عوام کو دیگر قراءتوں کا علم نہیں ہوتا اور صرف انہی لوگوں کو ان کا علم ہوتا ہے جو ان کو پڑھنے پڑھانے میں لگے ہوں، ایسی لاعلمی کی وجہ سے اِنکار پر بھی تکفیر نہ کی جائے گی، البتہ ایسے شخص کو حقیقت حال سے باخبر کیا جائے گا۔

۳۔ تواتر تسلیم ہونے کے بعد بھی اِنکار کرے تب بھی تکفیر نہیں کی جائے گی، کیونکہ حقیقتاً یہ تواتر ضروری نہیں بلکہ قدیری ونظری ہے جس پر تکفیر نہیں کی جاتی۔ البتہ یہ سخت گمراہی کی بات ہے، کیونکہ یہ تواتر بھی مفید علم ہوتا ہے۔

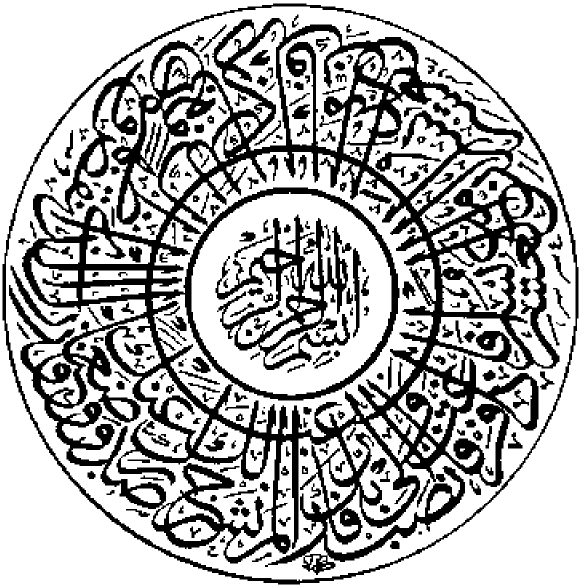

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد مصطفیٰ راسخ ☆

متنوع قراءات کا ثبوت ...... روایت حفص کی روشنی میں

زیر نظر مضمون فاضل مؤلف کی وہ خصوصی کاوش ہے جو انہوں نے مختلف قراءاتِ متواترہ میں موجود متنوع اسالیبِ اختلاف کو تشویش کی نظر سے دیکھنے والے حضرات کے لیے خاص طور پر ترتیب دیا ہے۔ انہوں نے بڑی محنت سے برصغیر کی قراءات عامہ (روایتِ حفص) کا اول تا آخر بنظر غائر جائزہ لیا اور روایتِ حفص میں ہی موجود وہ تمام اختلافاتِ قراءات پیش کر دیئے ہیں جو کہ قراءاتِ عشرہ متواترہ میں الگ الگ پائے جاتے ہیں۔

واضح رہے کہ روایتِ حفص میں ان تمام اسالیبِ اختلاف کے موجود ہونے کی وجہ رُشد قراءات نمبر حصہ اول کے ص ۲۴۴ اور ص ۳۶۱ پر موجود مضامین میں پیش کی جا چکی ہے کہ آسمانوں سے نازل ہونے والے سبعہ احرف بعد ازاں دس یا زائد قراءات متواترہ میں اس لیے پھیل گئے کہ آپ ﷺ کے ارشاد گرامی « فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ » کی وجہ سے خیر القرون نے مختلف حروفِ سبعہ کو اختلاط کے ساتھ پڑھا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۴ صدیوں منقول تمام قراءات متواترہ میں سبعہ اَحرف کے جمیع اسالیب خلط ملط صورت میں موجود ہیں اور خاص طور پر یہ بات قارئین کیلئے حیرت کا باعث ہوگی کہ روایتِ حفص میں منزل من اللہ اسالیبِ سبعہ دیگر قراءات کے مقابلہ میں زیادہ بھرپور انداز میں موجود ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم سے اس بات سے ہزاروں سال قبل واقف تھے کہ اس خطۂ ارضی میں فتنہ انکار قراءات (سبعہ احرف) وجود میں آئے گا، چنانچہ اللہ کی حکمت بالغہ ہے کہ برصغیر میں رائج قراءات عامہ میں سبعہ احرف کے جمیع اختلافات بھرپور طور پر موجود ہیں تاکہ متنوع قراءتوں کے منکرین کے لیے مجالِ فرار نہ ہو۔

یاد رہے کہ فاضل مصنف نے روایت حفص کے جائزہ سے متنوع قراءات کے جن اسالیب کی فہرست پیش کی ہے، اس میں مختلف نحویوں کے نظریات کے اختلافات پر مشتمل کتب نحو(مثلاً قطر الندی وبل الصدی از امام ابن ہشام اور شروحات الفیہ ابن مالک وغیرہ) اور علم توجیہ القراءات کی کتب سے مزید اضافہ کرنا بھی ممکن ہے کیونکہ ان کتب میں مختلف اقوال کے دلائل متنوع قراءات سے اور مختلف قراءات کی توجیہ نحاۃ کے اقوال کے پس منظر میں کی جاتی ہے اور اکثر اوقات روایتِ حفص میں موجود متنوع اسالیب سے ہی مؤقف ثابت کیا جاتا ہے۔ [ادارہ]

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وہ عظیم الشان کتاب ہے، جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے سر لی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾ [الحجر: ۹]
قرآن مجید کا ہر ہر حرف، کلمہ، رسم حتیٰ کہ لہجات، قراءات اور اداء بھی محفوظ ہے۔ قرآن مجید چونکہ ایک عالمگیر کتاب

☆ فاضل کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ساری کائنات کے لیے رُشد و ہدایت اور روشنی کا باعث ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اُمت کی آسانی کے لیے اسے ’سبعہ اَحرف‘ پر نازل فرمایا: اِرشاد نبوی ﷺ ہے: «إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» [صحیح البخاري: ۴۹۹۲] درج بالا حدیث مبارکہ میں مذکور لفظ ’سبعہ اَحرف‘ کی تشریح کے بارے میں اہل علم کے درمیان شدید اختلاف پایا جاتا ہے اور اِس میں متعدد اَقوال ذکر کیے گئے ہیں۔ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ’الإتقان‘ میں چالیس (۴۰) اَقوال نقل کیے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر اَقوال باہم مماثل اور ایک دوسرے کے مترادف ہیں بلکہ اگر کہا جائے کہ مذکورہ تمام اقوال بنیادی طور پر درج ذیل دو اقوال میں سمٹ آتے ہیں تو غلط نہ ہوگا۔

① سبعہ احرف بمعنی سبعہ اَوجہ

② سبعہ احرف بمعنی سبعہ لغات

اس مضمون کا تعلق مذکورہ دونوں اَقوال میں سے پہلے قول (سبعہ اَحرف بمعنی سبعہ اَوجہ) سے ہے۔ یعنی سبعہ اَحرف سے مراد ’اختلاف قراءات کی سات وجوہ مختلفہ‘ ہیں۔

سبعہ اَحرف بمعنی سبعہ اَوجہ

متعدد اہل علم ’سبعہ اَحرف بمعنی سبعہ اَوجہ‘ کے قائل ہیں۔ جن میں سے امام مالک رحمہ اللہ، ابن قتیبہ الدینوری رحمہ اللہ، امام ابوبکر الباقلانی رحمہ اللہ اور فن قراءت کے نامور قاری امام ابن الجزری رحمہ اللہ وغیرہم قابل ذکر ہیں۔

◉ امام ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ولا زلت أستشكل هذا الحديث وأفكر فيه وأمعن النظر من نيف وثلاثين سنة، حتى فتح الله علي بما يمكن أن يكون صواباً إن شآء الله وذلك أني تتبعت القراءات صحيحها وشاذها وضعيفها ومنكرها فإذا هو يرجع اختلافها إلى سبعة أوجه من الاختلاف لا يخرج عنها.“ [النشر:۱/۲۶]

’’میں تقریباً تیس سال تک مسلسل اس حدیث میں غوروفکر کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس کا معنی کھول دیا۔ جو ممکن ہے درست ہو (ان شاءاللہ)۔ وہ یہ ہے کہ میں نے صحیح، شاذ، ضعیف اور منکر سمیت تمام قراءات کو کھنگالا ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جملہ قراءات کا اختلاف ان ’سبعہ اَوجہ‘ سے خارج نہیں ہے۔‘‘

جو اہل علم ’سبعہ اَحرف بمعنی سبعہ اَوجہ‘ کے قائل ہیں۔ اب ان کے درمیان، سبعہ اَوجہ کی تعیین میں پھر اختلاف پایا جاتا ہے کہ سبعہ اَوجہ سے مراد کون کون سی وجوہ ہیں۔ ہر اہل علم نے اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق مختلف اَوجہ سبعہ بیان کیں۔ لیکن ان وجوہ میں سے اکثر باہم مماثل اور ایک دوسری کی مترادف ہیں۔ فقط الفاظ کی تعبیر کا اختلاف ہے۔ لیکن زِیر نظر مضمون میں ہم آپ کے سامنے ان اَوجہ سبعہ کو بیان کریں گے جو دیگر تمام وجوہ کو محیط ہیں۔

رِوایت حفص میں اَوجہ سبعہ کا اِستقصاء

قراءاتِ عشرہ و دیگر تمام متواتر قراءات ’سبعہ اَوجہ‘ میں منحصر ہیں یعنی تمام قراءاتِ متواترہ کا جمیع اختلاف، ان وجوہ سبعہ سے خارج نہیں ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ روایتِ حفص میں مذکورہ اَوجہ سبعہ کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ یعنی جس قسم کا اختلاف قراءات کی ان اَوجہ سبعہ میں پایا جاتا ہے بعینہٖ اس قسم کا اختلاف روایت حفص میں بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اَوجہ سبعہ (قراءاتِ متواترہ) کا انکار، روایت حفص کے انکار کو مستلزم ہے۔ کیونکہ وہی وجوہ سبعہ، روایت حفص میں بھی پائی جاتی ہیں جو قراء اتِ متواترہ میں موجود ہیں۔ اگر آپ قراء اتِ متواترہ کا اِنکار کریں گے تو ان وجوہ سبعہ کے روایتِ حفص میں پائے جانے کی وجہ سے روایت حفص کا بھی اِنکار ہوجائے گا۔

اَوجہ سبعہ کی تفصیل

ذیل میں ہم 'اَوجہ سبعہ' میں سے ایک ایک وجہ کو بیان کرتے ہوئے روایت حفص سے اس کی مماثل مثالیں بیان کریں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ 'اَوجہ سبعہ' کی روایت حفص میں بکثرت مثالیں موجود ہیں۔

① تقدیم وتاخیر کا اِختلاف

سبعہ اَوجہ میں سے ایک وجہ 'تقدیم وتاخیر کا اختلاف' ہے۔ یعنی قراءاتِ متواترہ میں سے بعض قراءات میں ایک کلمہ مقدم ہے تو دیگر قراءات میں مؤخر ہے۔ جیسے: ﴿ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا ﴾ [آل عمران:۱۹۵] میں امام حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ﴿وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا﴾ ، امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ اور امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ ﴿وَقٰتَلُوْا وَقُتِّلُوْا﴾ اور دیگر قراءِ کرام ﴿وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا﴾ پڑھتے ہیں۔

اسی طرح ﴿ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ﴾ [توبہ:۱۱۱] ہے۔ اس جگہ امام حمزہ رحمہ اللہ، کسائی رحمہ اللہ اور خلف العاشر رحمہ اللہ ﴿فَيُقْتَلُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ ﴾ پڑھتے ہیں جبکہ دیگر قراء کرام ﴿ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ﴾ پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ قراءاتِ عشرہ میں اس نوعیت (تقدیم وتاخیر) کی صرف یہی دو مثالیں ہیں۔

روایت حفص میں اِس کی مثالیں

اَوجہ سبعہ میں سے اس وجہ 'تقدیم وتاخیر کا اختلاف' کی روایت حفص میں متعدد مثالیں موجود ہیں کہ ایک آیت مبارکہ میں کچھ کلمات مقدم ہیں جبکہ دوسری آیت میں مؤخر ہیں روایت حفص میں تقدیم وتاخیر کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

- اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴾ [بقرہ:۴۸]

﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾ [بقرہ:۱۲۳]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'عدل' اور 'شفاعة' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

- اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴾ [بقرہ:۶۱]

﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ﴾ [آل عمران:۱۱۲]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'المسكنة' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـِٔيْنَ مَنْ ءَامَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ [بقرہ:۶۲]

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ ءَامَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ [المائدۃ:۶۹]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'النصاری، الصابئون' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ﴾ [بقرہ:۱۲۰]

﴿ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ﴾ [آل عمران:۷۳]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'ھدی اللہ' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ ءَايٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ﴾ [البقرہ:۱۲۹]

﴿ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ ءَايٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [الجمعۃ:۲]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'ویزکیھم' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ ﴾ [بقرہ:۱۷۳]

﴿ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ ﴾ [النحل:۱۱۵]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'بہ' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ﴾ [بقرہ:۲۶۴]

﴿ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ﴾ [ابراہیم:۱۸]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'مما کسبوا، علی شيء' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴾ [آل عمران:۱۲۶]

﴿ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ [الانفال:۱۰]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'بہ' کی تقسیم وتاخیر واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ﴾ [آل عمران:۱۲۹]
﴿ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾ [المائدہ:۴۰]
مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں کلمات 'یعذب من یشاء' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَءَابَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هٰذَا إِلَّا أَسٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴾ [مومنون:۸۳]
﴿ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَ ءَابَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هٰذَآ إِلَّآ أَسٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴾ [نمل:۶۸]
مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'ھذا' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْءَانِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ﴾ [الاسراء:۸۹]
﴿ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْءَانِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ﴾ [الکہف:۵۴]
مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'للناس' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُونُوا قَوّٰمِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ ﴾ [النساء:۱۳۵]
﴿ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُونُوا قَوّٰمِينَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ﴾ [المائدۃ:۸]
مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'بالقسط' اور 'للّٰہ' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ وَ يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ﴾ [یونس:۱۸]
﴿ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ﴾ [الفرقان:۵۵]
مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'ما لا یضرھم، ولا ینفعھم' کی تقدیم وتاخیر واضح ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾ [النحل:۱۴]
﴿ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾ [فاطر:۱۲]

۲ نقص وزیادت کا اختلاف

سبعہ اَوجہ میں سے ایک وجہ 'نقص وزیادت کا اختلاف' ہے، یعنی بعض قراءات میں ایک کلمہ موجود ہوتا ہے جبکہ دیگر قراءات میں محذوف ہوتا ہے۔ جیسے ﴿ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ﴾ [یٰسین:۳۵] میں امام شعبہ رحمہ اللہ، حمزہ رحمہ اللہ، کسائی رحمہ اللہ اور خلف العاشر رحمہ اللہ ﴿وَمَا عَمِلَتْ أَيْدِيهِمْ﴾ بحذف الھاء پڑھتے ہیں جبکہ دیگر قراءِ کرام ﴿وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ﴾ بالھاء پڑھتے ہیں۔
اِسی طرح ﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهُ ﴾ میں امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ ﴿ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴾ بدون الواؤ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهُ ﴾ بالواؤ پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت حفص میں اس کی مثالیں

اَوجہ سبعہ میں سے اس وجہ 'نقص وزیادت کا اختلاف' کی بھی روایت حفص میں متعدد مثالیں موجود ہیں کہ ایک آیتِ مبارکہ میں کچھ کلمات موجود ہوتے ہیں جبکہ دوسری جگہ اسی طرح کی آیت میں محذوف ہوتے ہیں۔ روایتِ حفص میں نقص وزیادت کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴾ [بقرہ:۵۷]

﴿ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴾ [آل عمران:۱۱۷]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'کانوا' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ [بقرہ:۵۸]

﴿ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ [اعراف:۱۶۱]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں حرف 'واؤ' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [بقرہ:۶۲]

﴿ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ [مائدہ:۶۹]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں جملہ 'فلهم أجرهم عند ربهم' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴾ [بقرہ:۶۵]

﴿ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴾ [اعراف:۱۶۶]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں حرف 'ف' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ ﴾ [بقرہ:۸۳]

﴿ وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ ﴾ [نساء:۳۶]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں حرف 'ب' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ﴾ [بقرہ:۱۲۰]

﴿ وَ لَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ﴾ [بقرہ:۱۴۵]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'الذی' اور من، ما' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَآ أُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَآ أُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ﴾ [بقرہ:۱۳۶]

﴿ وَ مَآ أُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ﴾ [آل عمران:۸۴]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'ما أوتی' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ﴾ [بقرہ:۱۸۴]

﴿ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ﴾ [بقرہ:۱۸۵]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'منکم' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ﴾ [بقرہ:۱۹۳]

﴿ وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ﴾ [انفال:۳۹]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'کلّه' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾ [آل عمران:۱۱]

﴿ كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾ [انفال:۵۲]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'کذبوا بایتنا' اور 'کفروا بایت الله' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ﴿ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ﴾ وارد ہوا ہے مگر ایک جگہ یہی جملہ ﴿جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْأَنْهٰرُ ﴾ [توبہ:۱۰۰] لفظ من کے بغیر وارد ہے۔

مشارالیہ تمام مقامات اور سورۃ توبہ میں حرف 'من' کا نقص وزیادت وارد ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ [المائدۃ:۱۱۹]

﴿ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ [التوبۃ:۱۱۱]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں حرف 'واؤ اور ھو' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرٰطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴾ [آل عمران:۵۱]

﴿ وَ إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرٰطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴾ [مریم:۳۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴾ [زخرف:۶۴]

مذکورہ تینوں آیات مبارکہ میں لفظ 'واؤ اور ھو' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ أَصْلَحُوْا ﴾ [بقرہ:۱۶۰]

﴿ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ أَصْلَحُوْا ﴾ [آل عمران:۸۹]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'من بعد ذلك' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ﴾ [آل عمران:۷۰]

﴿ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ﴾ [آل عمران:۹۸]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'قل' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَ مَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴾ [آل عمران:۱۲۶]

﴿ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَ مَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ [انفال:۱۰]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'لکم' اور 'ان الله' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَإِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴾ [آل عمران:۱۸۴]

﴿ وَ إِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴾ [فاطر:۲۵]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں حرف 'ب' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ﴾ [آل عمران:۱۸۶]

﴿ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ﴾ [لقمان:۱۷]

﴿ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ﴾ [الشوریٰ:۴۳]

مذکورہ تینوں آیاتِ مبارکہ میں سے پہلی میں 'ف' اور تیسری میں 'ل' کا نقص وزیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴾ [سبأ:۴۳]

﴿ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴾ [احقاف:۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں حرف 'واؤ، إن اور إلا' کا نقص و زیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴾ [اعراف:۴۵]

﴿ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴾ [ھود:۱۹]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'ھم' کا نقص و زیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾ [النحل:۱۴]

﴿ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾ [فاطر:۱۲]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں حرف (واؤ) کا نقص و زیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبٰطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴾ [حج:۶۲]

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبٰطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴾ [لقمان:۳۰]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'ھو' کا نقص و زیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ﴾ [الأعراف:۱۷۸]

﴿ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ﴾ [الکھف:۱۷]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں حرف 'ی' کا نقص و زیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ ﴾ [الکھف:۷۰]

﴿ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ﴾ [ھود:۴۶]

مذکورہ دونوں آیاتِ میں ایک ہی کلمہ 'تسئلن' بالیاء و بدون الیاء وارد ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ ﴾ [بقرہ:۵۹]

﴿ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ ﴾ [اعراف:۱۶۲]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'منھم' کا نقص و زیادت واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ﴾ [غافر:۳۵]

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ﴾ [غافر:۵۶]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'إن' کا نقص و زیادت واضح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ تبدیلی حروف وکلمات (ابدال) کا اِختلاف

سبعہ اَوجہ میں سے ایک وجہ 'تبدیلی حروف وکلمات (ابدال) کا اختلاف' ہے۔ یعنی قراءاتِ متواترہ میں سے بعض قراءات میں ایک کلمہ ہوتا ہے جبکہ دیگر قراءات میں اس کا متبادل دوسرا کلمہ ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿ هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ ﴾ [یونس:۳۰]

اس جگہ امام حمزہ، کسائی اور خلف العاشر 'تَتْلُوا' پڑھتے ہیں جبکہ دیگر قراء کرام 'تَبْلُوا' پڑھتے ہیں۔

روایتِ حفص میں اس کی مثالیں

اَوجہ سبعہ میں سے اس وجہ 'تبدیلی حروف وکلمات (ابدال) کا اختلاف' کی متعدد مثالیں روایت حفص میں موجود ہیں، یعنی ایک آیت میں کچھ حروف وکلمات ہیں جبکہ دوسری آیت میں اس کے بالمقابل دوسرے حروف وکلمات ہیں۔ تبدیلی کلمات کے اختلاف کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ إِذْ نَجَّيْنٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ وَفِي ذٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴾ [بقرہ:۴۹]

﴿ وَ إِذْ أَنجَيْنٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ وَفِي ذٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴾ [اعراف:۱۴۱]

﴿ إِذْ أَنجٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ وَفِي ذٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴾ [ابراہیم:۶]

مذکورہ تینوں آیاتِ مبارکہ میں کلمات 'نَجَّيْنَاكُمْ، أَنْجَيْنَاكُمْ، أَنْجَاكُمْ اور يُذَبِّحُونَ اور يُقَتِّلُونَ' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴾ [بقرہ:۵۹]

﴿ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴾ [اعراف:۱۶۲]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'فَأَنْزَلْنَا اور فَأَرْسَلْنَا وغیرہ' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ﴾ [بقرہ:۶۰]

﴿ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ﴾ [اعراف:۱۶۰]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'فانفجرت اور فانبجست' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُونَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّ كَانُوا يَعْتَدُونَ ﴾ [بقرہ:۶۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْأَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴾ [آل عمران:۱۱۲]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'النبيين اور الانبيآء' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ إِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا ﴾ [بقرہ:۶۳]

﴿ وَ إِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اسْمَعُوْا ﴾ [بقرہ:۹۳]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'واذكروا اور واسمعوا' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ إِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ إِذَا خَلَوْا إِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ﴾ [بقرہ:۱۴]

﴿ وَ إِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ إِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ ﴾ [بقرہ:۷۶]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'وإذا خلوا اور وإذا خلا' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴾ [بقرہ:۱۲۵]

﴿ وَ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْقَآئِمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴾ [حج:۲۶]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'والعكفين اور والقآئمين' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴾ [بقرہ:۱۷۰]

﴿ أَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴾ [المائدہ:۱۰۴]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'يعقلون اور يعلمون' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴾ [بقرہ:۱۸]

﴿ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴾ [بقرہ:۱۷۱]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'يرجعون اور يعقلون' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ﴾ [بقرہ:۱۹۱]

﴿ وَ الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ﴾ [بقرہ:۲۱۷]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'أشد اور أكبر' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾ [آل عمران:۱۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللهِ فَأَخَذَهُمُ اللهُ بِذُنُوبِهِمْ إِنَّ اللهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [انفال:۵۲]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'كذبوا بآياتنا اور كفروا بآيٰت الله وغیرہ' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي ءَانَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي ءَاتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ ﴾ [طٰہٰ:۱۰]

﴿ قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي ءَانَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي ءَاتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ ﴾ [قصص:۲۹]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'بقبس اور بخبر' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ﴾ [انعام:۵]

﴿ بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ﴾ [قٓ:۵]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں لفظ 'فقد اور بل' کی تبدیلی واضح ہے۔

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ﴾ [طٰہٰ:۱۲۸]

﴿ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ﴾ [السجدۃ:۲۶]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں لفظ 'أفلم، أولم اور من قبلهم' کی تبدیلی واضح ہے۔

④ اَدوات (حروفِ نحویہ) کا اِختلاف

سبعہ اَحرف میں سے ایک وجہ 'اَدوات (حروفِ نحویہ) کا اختلاف' ہے یعنی قراءاتِ متواترہ میں سے بعض قراءات میں حروفِ نحویہ میں سے ایک حرف ہوتا ہے تو دیگر قراءات میں اس کی جگہ کوئی اور ہوتا ہے۔ جیسے ﴿ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ ﴾ [بقرہ:۱۰۲] اس جگہ امام ابن عامر، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر (وَلَٰكِنِ الشَّيَاطِينُ) پڑھتے ہیں جبکہ دیگر قراءِ کرام (وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ) پڑھتے ہیں۔

روایت حفص میں اس کی مثالیں

سبعہ اَحرف میں سے اس وجہ 'ادوات (حروفِ نحویہ) کا اختلاف' کی روایت حفص میں متعدد مثالیں موجود ہیں یعنی ایک آیت مبارکہ میں ایک حرفِ نحویہ ہے تو دوسری جگہ اس کے بدلے میں کوئی دوسرا حرفِ نحویہ موجود ہے۔ روایت حفص میں ادوات (حروفِ نحویہ) کے اختلاف کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

◉ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ﴾ [بقرہ:۶۱]

﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ﴾ [آل عمران:۱۱۲]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں سے پہلی آیت میں لفظ 'الحق' لام تعریف کے ساتھ معرفہ وارد ہے۔ جبکہ دوسری آیت مبارکہ میں لفظ 'حق' بدون لام تعریف نکرہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴾ [بقرہ:۹۵]

﴿ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴾ [الجمعۃ:۷]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں حروف نحویہ 'ولن' اور 'ولا' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ﴾ [بقرہ:۱۲۰]

﴿ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ﴾ [بقرہ:۱۴۵]

﴿ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ﴾ [رعد:۳۷]

مذکورہ تینوں آیاتِ مبارکہ میں حروف 'بعد الذی، من بعد ما اور بعد ما' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا ﴾ [بقرہ:۱۲۶]

﴿ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا ﴾ [ابراھیم:۳۵]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں حروف 'بلداً اور البلد' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى ﴾ [بقرہ:۱۳۶]

﴿ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى ﴾ [آل عمران:۸۴]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں حروف نحویہ 'إلینا اور علینا' اور 'إلی اور علی' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴾ [آل عمران:۱۲۶]

﴿ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ [انفال:۱۰]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'العزیز الحکیم اور إن اللہ عزیز حکیم' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ﴾ [طٰہٰ:۱۲۸]

﴿ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ﴾ [السجدۃ:۲۶]

مذکورہ بالا آیاتِ مبارکہ میں 'أفلم اور أولم' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴾ [سبأ:۴۳]

﴿ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴾ [احقاف:۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'إن، الا' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ﴾ [توبہ:۳۲]

﴿ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ﴾ [الصف:۸]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'أن یطفئوا اور لیطفئوا' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴾ [اعراف:۳۴]

﴿ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴾ [یونس:۴۹]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'واؤ، فا' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴾ [بقرہ:۱۱۶]

﴿ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴾ [یونس:۶۸]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'واؤ' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾ [النحل:۱۴]

﴿ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾ [فاطر:۱۲]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'ولتبتغوا، لتبتغوا' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴾ [الصافات:۸۵]

﴿ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴾ [شعراء:۷۰]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'ماذا، اور ما' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴾ [انعام:۲۱]

﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ﴾ [الصف:۷]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'کذباً اور الکذب' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ﴾ [الانبیاء:۹۳]

﴿ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ﴾ [المؤمنون:۵۳]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'وتقطعوا اور فتقطعوا' کا اختلاف واضح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لُوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ أَتَاْتُوْنَ الْفٰحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [الاعراف:۸۰]

﴿ وَ لُوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ إِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفٰحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [العنکبوت:۲۸]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'أتاتون اور إنكم لتاتون' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴾ [الانعام:۱۱]

﴿ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴾ [النمل:۶۹]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'ثم انظروا اور فانظروا' کا اختلاف واضح ہے۔

⑤ صرفی ہیئت کا اِختلاف

سبعہ اَوجہ میں سے ایک وجہ 'صرفی ہیئت کا اختلاف' ہے۔ یعنی قراءاتِ متواترہ میں سے بعض قراءات میں ایک صیغہ ہوتا ہے جبکہ دیگر قراءات میں کوئی دوسرا صیغہ ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴾ [بقرہ:۱۰] اس جگہ امام نافع رحمہ اللہ، ابن کثیر مکی رحمہ اللہ، ابوعمرو بصری رحمہ اللہ، ابن عامر شامی رحمہ اللہ، ابوجعفر رحمہ اللہ اور یعقوب رحمہ اللہ 'يُكَذِّبُوْنَ' مشدد پڑھتے ہیں جبکہ دیگر قراءِ کرام 'يَكْذِبُوْنَ' مخفف پڑھتے ہیں۔

روایت حفص میں اِس کی مثالیں

اوجہ سبعہ میں سے اس وجہ 'صرف ہیئت کا اختلاف' کی روایت حفص میں متعدد مثالیں موجود ہیں یعنی ایک آیت مبارکہ میں ایک صیغہ ہے تو دوسری آیت میں دوسرا صیغہ ہے۔ روایت حفص میں صرفی ہیئت کے اختلاف کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

◉ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ ﴾ [بقرہ:۳۸]

﴿ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ ﴾ [طٰہٰ:۱۲۳]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'تبع اور اتّبع' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ إِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ﴾ [بقرہ:۴۹]

﴿ وَ إِذْ أَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ﴾ [اعراف:۱۴۱]

﴿ إِذْ أَنْجٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ﴾ [ابراھیم:۶]

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'نجينا كم، أنجينكم، أنجاكم' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴾ [بقرہ:۵۷]

﴿ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴾ [آل عمران:۱۱۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴾ [التوبۃ:۷۰]
﴿ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴾ [النحل:۱۱۸]
مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں 'ظلمونا، ظلمھم اللہ، لیظلمھم اور ظل منھم' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴾ [بقرہ:۱۴۷]
﴿ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴾ [آل عمران:۶۰]
مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں 'فلا تکونن اور فلاتکن' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ فَإِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ﴾ [آل عمران:۱۸۴]
﴿ وَ إِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴾ [فاطر:۲۵]
مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'کذبوك اور یکذبوك' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ ﴾ [ھود:۲۲]
﴿ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴾ [النحل:۱۰۹]
مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ میں 'الأخسرون اور الخسرون' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴾ [کہف:۷۸]
﴿ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴾ [کہف:۸۲]
مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں 'تستطع اور تسطع' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ فَمَا اسْطَاعُوْا أَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴾ [کہف:۹۷]
مذکورہ آیتِ مبارکہ میں 'اسطاعوا اور استطاعوا' کا اختلاف واضح ہے۔

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ وَ أَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوْا فِيْ دِيٰرِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴾ [ھود:۶۷]
﴿ وَ أَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوْا فِيْ دِيٰرِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴾ [ھود:۹۴]
مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں 'واخذ اور وأخذت' کا اختلاف واضح ہے۔

⑥ مفرد اور جمع کا اِختلاف

سبعہ اَوجہ میں سے ایک وجہ 'مفرد اور جمع کا اختلاف' ہے۔ یعنی قراءات متواترہ میں سے بعض قراءات میں ایک کلمہ مفرد ہے تو دیگر قراءات میں جمع ہے۔ جیسے ﴿ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ﴾ [انعام:۱۱۵] اس جگہ امام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاصم رحمہ اللہ ،حمزہ رحمہ اللہ ، کسائی رحمہ اللہ ، یعقوب رحمہ اللہ اور خلف العاشر رحمہ اللہ بصیغۂ مفرد ﴿ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ﴾ پڑھتے ہیں جبکہ دیگر قراء کرام بصیغۂ جمع ﴿وَتَمَّتْ كَلِمٰتُ﴾ پڑھتے ہیں۔

روایت حفص میں اس کی مثالیں

اوجہ سبعہ میں سے اس وجہ 'مفرد اور جمع کا اختلاف' کی بھی روایت حفص میں امثلہ موجود ہیں یعنی ایک آیت مبارکہ میں اگر کوئی کلمہ مفرد ہے تو دوسری آیت میں جمع ہے۔ روایت حفص میں اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

- اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ﴾ [بقرہ:۸۰]

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ﴾ [آل عمران:۲۴]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں 'معدودة اور معدودات' کا اختلاف واضح ہے۔

- اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ﴾ [مریم:۷۴]

﴿ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ ﴾ [طٰہٰ:۱۲۸]

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں 'قرن اور القرون' کا اختلاف واضح ہے۔

⑦ لهجات کا اِختلاف

سبعہ اوجہ میں سے ایک وجہ 'لہجات کا اختلاف' ہے۔ یعنی قراءاتِ متواترہ میں سے بعض قراءات میں ایک لہجہ ہے تو دیگر قراءات میں دوسرا لہجہ ہے۔ جیسے تفخیم وترقیق، فتح وامالہ، مدوقصر، تسہیل وابدال اور نقل وغیرہ وغیرہ۔

روایتِ حفص میں اِس کی مثالیں

اوجہ سبعہ میں سے اس وجہ 'لہجات کا اختلاف' کی روایت حفص میں بھی متعدد مثالیں موجود ہیں جو درج ذیل ہیں:

- تفخیم وترقیق: قراءِعشرہ میں سے امام ورش رحمہ اللہ صاد، طاء اور ظاء کے بعد آنے والے لام مفتوح کو موٹا پڑھتے ہیں، جب یہ تینوں حروف مفتوح یا ساکن ہوں۔ جیسے: الصَّلٰوة ، أَظْلَمُ۔ جبکہ دیگر قراء کرام ہر حال میں باریک پڑھتے ہیں۔

اسی طرح روایت حفص میں لفظ جلالہ 'اللہ' کے لام کو موٹا پڑھا جاتا ہے، جب اس سے پہلے زبر یا پیش ہو، اور اگر اس سے قبل زیر ہو تو باریک پڑھا جاتا ہے۔ ایسے ہی راء کو متعدد صورتوں میں موٹا پڑھا جاتا ہے اور کئی صورتوں میں باریک پڑھا جاتا ہے۔

- مدوقصر: قراءاتِ عشرہ میں مد متصل اور مد منفصل کی مدود کو لمبا کرنے کے بارے میں قراءِعشرہ کا اختلاف ہے۔ جن میں امام حفص بھی شامل ہیں۔ امام حفص رحمہ اللہ مد متصل اور مد منفصل دونوں میں ہی توسط کرتے ہیں۔
- فتح واما لہ: قراءِعشرہ میں سے امام حمزہ رحمہ اللہ اور امام کسائی رحمہ اللہ کی قراءات میں بکثرت امالہ پایا جاتا ہے۔ اس طرح بعض کلمات میں امام بصری رحمہ اللہ اور امام ورش رحمہ اللہ بھی امالہ یا تقلیل کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اَوجہ سبعہ میں سے اِس وجہ کی ایک مثال روایت حفص میں بھی پائی جاتی ہے جہاں امام حفص رحمہ اللہ امالہ کرتے ہیں۔ وہ لفظ ہے:﴿مَجْرِىٰهَا﴾ [ھود: ۴۱]اس کی راء کو امام حفص رحمہ اللہ نے امالہ سے پڑھا ہے۔

* نقل حرکت: قراءِ عشرہ میں سے امام ورش رحمہ اللہ کی قراءت میں بکثرت نقل حرکت پائی جاتی ہے اور وقفاً امام حمزہ رحمہ اللہ بھی اس میں شریک ہوجاتے ہیں۔

اوجہ سبعہ میں سے اس وجہ کی ایک مثال روایت حفص میں بھی موجود ہے جہاں امام حفص رحمہ اللہ نقل حرکت کرتے ہیں۔ ﴿ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ﴾ [حجرات:۱۱] یہاں امام حفص نقل حرکت سے پڑھتے ہیں۔

* تسہیل: قراءِ عشرہ میں سے امام نافع رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ اور بصری رحمہ اللہ کی قراءات میں بکثرت تسہیل وارد ہے۔ اوجہ سبعہ میں سے اس وجہ کی چار مثالیں روایت حفص میں بھی موجود ہیں۔ ایک جگہ صرف تسہیل ہے۔ مثلاً ﴿ءَأَعْجَمِيٌّ﴾ [فصلت:۴۴] امام حفص رحمہ اللہ اس کلمہ کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل کرتے ہیں جبکہ تین کلمات میں دو وجوہ تسہیل اورابدال کرتے ہیں۔ وہ تینوں کلمات درج ذیل ہیں:

﴿ ءَآلْئَٰنَ ﴾ [یونس:۵۱،۹۱] ﴿ ءَآلذَّكَرَيْنِ﴾ [الانعام:۱۴۳،۱۴۴] ﴿ ءَآللَّهُ ﴾ [یونس:۵۹،نمل:۵۹]

مذکورہ تینوں کلمات میں امام حفص رحمہ اللہ تسہیل اورابدال دونوں طرح سے ہی پڑھتے ہیں۔

* ابدال: قراءِ عشرہ میں سے امام ورش رحمہ اللہ اور سوسی رحمہ اللہ کی قراءات میں بکثرت ابدال پایا جاتا ہے۔ جبکہ روایت میں بھی بعض کلمات ایسے ہیں جہاں امام حفص رحمہ اللہ کے لیے دو دو وجوہ جائز ہیں وہ کلمات درج ذیل ہیں:

﴿بَصْۜطَةً﴾ [بقرہ:۲۴۷] ﴿ الْمُصَۜيْطِرُونَ ﴾ [الطور:۳۷] ﴿ بِمُصَيْطِرٍ ﴾[الغاشیہ:۲۲]

ان تینوں کلمات میں امام حفص رحمہ اللہ کے لیے سین اور صاد دونوں طرح سے پڑھنا جائز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کلمات کے اوپر چھوٹی سی (س) لکھ دی جاتی ہے۔

مذکورہ مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سبعہ اوجہ میں پائے جانیوالے لہجوں کی مثالیں 'حفص' میں بھی پائی جاتی ہیں۔

قرآنی قصص میں اسلوبِ بلاغت

مذکورہ اوجہ سبعہ کا اختلاف عموماً ایک ایک کلمہ کے گرد گھومتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مختلف سابقہ اقوام کے قصے نقل کئے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ھود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی اقوام کے قصے۔ اگر آپ ان قصص کو غور سے پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ مختلف اسلوب سے کلام کیا ہے اور مختلف مقامات پر مختلف الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جو قرآن مجید کے اسلوب بلاغت کا ایک معجزہ ہے۔

یاد رہے کہ زیر نظر مضمون میں ہم نے جو سات وجوہ نقل کی ہیں وہ سبعہ احرف کی تعیین میں وارد اہل علم کے اقوال میں سے کسی مخصوص قول سے ماخوذ نہیں ہیں بلکہ دو مختلف اقوال سے منتخب کی گئی ہیں ''ایک قول سے پانچ اور دوسرے سے دو'' اور اس میں ان وجوہ کو منتخب کیا گیا ہے جس کی مثالیں روایت میں بکثرت موجود ہیں۔

ہم اپنی کم علمی کی بناء پر یہی چند ایک امثلہ تلاش کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ذوق اس میدان میں مزید محنت کرے تو یہ امثلہ اس سے کئی گنا زیادہ ہوسکتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إمام أبو أحمـد ابن حسنون
مترجم: ابوسیف اللہ عتیق الرحمٰن☆

کیا متنوع قراءات محض لغتِ قریش پر مشتمل ہیں؟

رِوایت حفص میں لغت قریش کے علاوہ دیگر قبائل (مثلاً کنانہ، طی، کندہ، خثعم، عمان، حمیر، مدین، لخم، غسان، جرہم، ہذیل، خزرج، خزاعہ، تمیم، نبطیہ، ازدشنوء ہ اورخزیمہ وغیرہ) کی لغات بھی مستعمل ہیں۔ إمام عبد الله بن الحسين بن حسنون أبو أحمد السامري نزيل بغداد (۲۹۵-۳۸۶ھ، ۹۰۸-۹۹۶ء) جو اپنے زمانے کے بہت بڑے قاری، نحوی اور عالم دین تھے انہوں نے اپنی کتاب 'اللغات فی القرآن' میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک اپنی سند سے قرآن مجید کی ایک روایت حفص میں لغتِ قریش کے علاوہ دیگر لغات کو ثابت کیا ہے۔[الأعلام للزرکلي: ۷۹/۴]

امام ابن حسنون رحمہ اللہ کی اپنے موضوع پر خصوصی تحریر کا پس منظر یہ محسوس ہوتا ہے کہ اپنی اس تحریر کے ذریعے وہ اس موقف کا ردّ کرنا چاہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے جمع قرآنی میں لغت قریش کے علاوہ جمیع لغات کو ختم کر دیا تھا۔ امام موصوف کا سنہ وفات ۳۸۶ھ ہے جبکہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے ۳۱۰ھ میں انتقال فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف سبعہ احرف کے ضمن میں امام ابن جریر رحمہ اللہ کی اس رائے کا بھی ردّ کرنا چاہتے ہیں کہ موجودہ قراءات عشرہ محض ایک حرف قریش کے متنوع لہجوں پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح ان کا یہ کتابچہ اس بات کا بھی مؤید ہے کہ موجودہ قراءات میں مختلف لغاتِ عرب متفرق طور پر موجود ہیں، جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ خیر القرون نے فَاقْرَءُ وا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْءَانِ کے مصداق سبعہ احرف کو خلط ملط کر کے پڑھا ہے کیونکہ مصنف کی پیش کردہ فہرست صرف ایک روایت حفص کے تجزیہ پر مشتمل ہے۔[ادارہ]

لغت	معانی	آیات
		(سورة البقرة)
لغة كنانة	الجاهل: علم سے بے بہرہ	۱۳ ﴿ أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ السُّفَهَآءُ ﴾
لغة طيء	الخصب: سیر ہونا/پھل	۳۵ ﴿ رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ﴾
لغة عمان	الموت	۵۵ ﴿ فَأَخَذَتْكُمُ الصَّٰعِقَةُ ﴾
لغة طيء	عذابا	۵۹ ﴿ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ ﴾
لغة كنانة	صاغرين: ذلیل وخوار	۶۵ ﴿ كُونُوا قِرَدَةً خَٰسِـِٔينَ ﴾

☆ فاضل الجامعة الإسلامیة گوجرانوالہ، رُکن مجلس التحقیق الاسلامی لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۰	﴿ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ ﴾	استوجبوا: مستحق ٹھہرے	لغة جرهم
۶۳	﴿ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ﴾	الجبل: پہاڑ	لغة السريانية
۸۶	﴿ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ ﴾	باعوا: بیچا	لغة هُذيل
۱۳۰	﴿ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ﴾	خسر: گھاٹا	لغة طيء
۱۷۱	﴿ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ ﴾	يصيح: چلانا / چیخ کر پکارنا	لغة طيء
۱۷۶	﴿ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴾	ضلال: گمراہی میں	لغة جرهم
۱۸۰	﴿ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ ﴾	مالا: مال ودولت	لغة جرهم
۱۹۷	﴿ فَلَا رَفَثَ ﴾	جماع: جنسی عمل	لغة خزرج
۱۹۹	﴿ ثُمَّ اَفِيْضُوْا ﴾	انفروا: نکلنا / بھاگنا	لغة خزاعة
۲۱۳	﴿ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ﴾	حسدا: حسد کرتے ہوئے	لغة تميم
۲۲۷	﴿ وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ ﴾	حققوا: کسی بات کا سچ کر دکھانا / پکا کر دینا	لغة هذيل
۲۳۲	﴿ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ ﴾	تحبسوا: روکنا / قید کرنا / قبضہ میں رکھنا	لغة أزد شنوءة
۲۶۰	﴿ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ﴾	قطعهن: منقطع کرنا / کاٹ ڈالنا	لغة نبطية
۲۶۴	﴿ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ﴾	أجرد: خالی کر دینا	لغة هذيل
	(سورة آل عمران)		
۱۱	﴿ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ﴾	كأشباه: کی طرح / اس جیسی	لغة جرهم
۳۹	﴿ وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا ﴾	الحليم: بردبار	لغة حمير
۷۶	﴿ لَا خَلَاقَ لَهُمْ ﴾	لا نصيب: حصہ	لغة كنانة
۷۹	﴿ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ ﴾	علماء: علم والے	لغة السريانية
۸۱	﴿ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ﴾	عهدي: وعدہ	لغة النبطية
۱۱۳	﴿ يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ ﴾	ساعات الليل: رات کی گھڑیاں	لغة هذيل
۱۱۷	﴿ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ﴾	غيا: (بربادی میں) انتہا تک پہنچانا	لغة عمان
۱۲۲	﴿ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ﴾	تجبنا: بزدلی دکھانا	لغة حمير
	(سورة النسآء)		
۴	﴿ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ﴾	فريضة: فرض جان کر	لغة قيس عيلان
۲۱	﴿ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ ﴾	الإفضاء: الجماع: بیوی سے جنسی ضرورت پوری کرنا	لغة خزاعة
۲۷	﴿ وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴾	تخطئوا: غلطی کا ارتکاب کرنا	لغة سبأ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۷	﴿ يَأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ ﴾	لا تزيدوا: اضافہ کرنا	لغة مزينة
۸۵	﴿ يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ﴾	النصيب: حصہ	لغة النبطية
۸۵	﴿ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴾	قدير: صاحب قدرت/ اختیار	لغة خزرج
۹۰	﴿ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ ﴾	ضاقت: تنگ ہو گئے	لغة أهل اليمامة
	(سورة المائدة)		
۱	﴿ أَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ﴾	العهود: عہد و پیماں	لغة بني حنيفة
۲۰	﴿ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ﴾	أحراراً: آزاد	لغة هُذيل
۲۵	﴿ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴾	فاقض: فیصلہ فرمادیں	لغة مدين
۲۶	﴿ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴾	لا تحزن: غمزدہ نہ ہوں	لغة كنانة
	(سورة الأنعام)		
۶	﴿ وَ أَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ﴾	مُتتابعاً: مسلسل رموسلا دھار	لغة هُذيل
۳۵	﴿ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ ﴾	سربا: راستہ رسوراخ	لغة عُمان
۹۹	﴿ اُنْظُرُوْا إِلٰى ثَمَرِهٖ إِذَآ أَثْمَرَ ﴾	ثَمرِه: فتح کے ساتھ	لغة كنانة
		ثُمُرِه ضمہ کے ساتھ	لغة تميم
۱۱۱	﴿ وَ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا ﴾	عيانا: آنکھوں کے سامنے، ضمہ کیساتھ	لغة تميم
		قِبلاً: کسرہ کے ساتھ	لغة كنانة
۱۵۱	﴿ وَ لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ مِّنْ إِمْلَاقٍ ﴾	جوع: بھوک	لغة لخم
۱۵۲	﴿ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ﴾	بالعدل: انصاف سے	لغة الروم
	(سورة الأعراف)		
۲۲	﴿ وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ ﴾	عَمَدا: جانتے بوجھتے	
	سورہ صٓ میں ﴿ فَطَفِقَ مَسْحًا ﴾	عمد مسحاً: چھپانا رمٹانا	لغة غَسَّان
۲۹	﴿ قُلْ أَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ﴾	بالعدل: انصاف سے	لغة الروم
۶۶	﴿ فِيْ سَفَاهَةٍ ﴾	في جنون: پاگل پن	لغة حمير
۹۲	﴿ كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ﴾		
	اور یونس میں: ﴿ كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ ﴾	لم ينعموا: آسودہ ہونا	لغة جرهم
۱۵۶	﴿ إِنَّا هُدْنَآ إِلَيْكَ ﴾	تُبنا إليك: رجوع کرنا رتوبہ کرنا	لغة العبرانية
۱۶۵	﴿ بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ ﴾	شديد: سخت ترین	لغة غسّان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۸	﴿ وَ مَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ ﴾		
	اور ہود میں ﴿ بَعْضُ ءَالِهَتِنَا بِسُوٓءٍ ﴾	الجنون: پاگل پن	لغة هُذيل
۲۰۱	﴿ إِذَا مَسَّهُمْ طَٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطَٰنِ ﴾	لُمّة: خطره	لغة ثقيف

(سورة الأنفال)

۲۹	﴿ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا ﴾	مخرجاً: راہِ نجات	لغة هُذيل
۳۱	﴿ إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴾	كلام الأولين: پہلوں کی گفتگو	لغة جرهم
۵۷	﴿ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ ﴾	نكل: باعث عبرت بنانا	لغة جرهم
۵۹	﴿ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾	يَحْسِبَنَّ: بکسر السین	لغة قريش
		يَحْسَبَنَّ: بفتح السین	لغة تميم
۶۵	﴿ يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ﴾	حرص: رغبت دلاؤ	لغة هُذيل

(سورة التوبة)

۲	﴿ وَاعْلَمُوٓا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ﴾	سابقي: آگے نکل جانا	لغة كنانة
۱۶	﴿ وَلِيجَةً ﴾	بطانة: بھیدی/خاص دوست	لغة هُذيل
۲۱	﴿ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم ﴾	يُبَشِّرُهُمْ: التخفيف	لغة كنانة
		يَبْشُرُهُمْ بالتشديد	لغة تميم
۲۸	﴿ وَ إِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً ﴾	الفاقة: بھوک	لغة هُذيل
۳۹	﴿ إِلَّا تَنفِرُوا ﴾	تغزوا: جنگ کرنا	لغة كنانة
۱۱۲	﴿ السَّٰٓئِحُونَ ﴾	الصائمون: روزہ دار	لغة هُذيل
۱۲۸	﴿ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ﴾ اور النساء میں ﴿ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنكُمْ ﴾	الإثم: گناہ	لغة هُذيل

(سورة يونس)

۲۸	﴿ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ﴾	فميّزنا: الگ کرنا	لغة حمير
۶۱	﴿ وَ مَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ ﴾	يغيب: اوجھل/چھپنا	لغة كنانة
۷۱	﴿ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ﴾	شبهة: مشتبہ	لغة هُذيل

(سورة هود)

۸	﴿ إِلَىٰٓ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ ﴾	شنوءة: بغض رکھنے والی	لغة أزد
۲۷	﴿ هُمْ أَرَاذِلُنَا ﴾	سفلتنا: کمی کمین	لغة جُرهم
۳۶	﴿ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴾	لا تحزن: غمزدہ نہ ہوں	لغة سدوس
۴۴	﴿ وَ يَٰسَمَآءُ أَقْلِعِي ﴾	احبسي: روک دے	

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴	﴿ وَ غِيضَ الْمَآءُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ ﴾	نقص: کم ہوگیا	لغة الحبشة
۶۲	﴿ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ ﴾	حقيراً: حقیر/سہما ہوا	لغة حمير
۶۹	﴿ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴾	ما يشوى بخذ فى الأرض: جو زمین میں دبا کر بھونا جائے	لغة العمالقة
۷۵	﴿ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴾	الدعاء: بہت زیادہ دعا کرنے والا	لغة النبطية
۷۷	﴿ سِيٓءَ بِهِمْ ﴾	كرههم: ناپسند کیا	لغة غسّان
۷۷	﴿ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴾	شديد: سخت	لغة جرهم
۸۲	﴿ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنْضُودٍ ﴾	من طين: مٹی کے	لغة الفرس
۸۷	﴿ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴾	الأحمق السفيه: احمق اور بیوقوف	لغة مدين
۱۱۳	﴿ وَ لَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا ﴾	تميلوا: کسی کی طرف ملتفت ہونا	لغة كنانة
	(سورة يوسف)		
۱۴	﴿ إِنَّآ إِذًا لَّخٰسِرُونَ ﴾	لمضيعون: کھودینا	لغة عيلان
۲۳	﴿ وَ قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ﴾	هلُمّ: آؤ	لغة النبطية
۳۱	﴿ وَ أَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً ﴾	الأترج: بڑا لیموں	لغة القبطية
۴۵	﴿ وَ ادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ ﴾	بعد نسيان: بھولنے کے بعد	لغة تميم،
	(سورة ابراهيم)		
۲۸	﴿ وَّ أَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴾	دار الهلاك: ہلاکت کا مقام	لغة عُمان
	(سورة الحجر)		
۲۶	﴿ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴾	الحمأ: الطين: مٹی المسنون: المنتن: بدبودار	لغة حمير
۶۶	﴿ أَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوعٌ ﴾	مستأصل: جڑ سے اکھاڑ دیئے گئے	لغة جرهم
	(سورة النحل)		
۵۸	﴿ ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا ﴾	صار: ہوگیا	لغة هذيل
۶۲	﴿ وَ أَنَّهُمْ مُّفْرَطُونَ ﴾	متركون: کہیں پھینک کر بھلا دیا گیا ہو	لغة هذيل
۷۲	﴿ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَ حَفَدَةً ﴾	الحفدة: الأختان: دوبہنیں	لغة سعد العشيرة
۸۱	﴿ سَرٰبِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَ سَرٰبِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ ﴾	الدروع: زرہیں	لغة كنانة
	(سورة بني إسرائيل)		
۴	﴿ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴾	لتقهرن: غلبہ حاصل کروگے	لغة لخم
۵	﴿ فَجَاسُوا خِلٰلَ الدِّيَارِ ﴾	فتخللوا: گھس گئے الأزقة: تنگ جگہیں	لغة هذيل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٣	﴿ وَ كُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَٰهُ طَٰٓئِرَهُۥ فِي عُنُقِهِۦ ﴾	عمله: اس کے اعمال	لغة أنمار
٢٧	﴿ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ ﴾	المسرفين: فضول خرچ	لغة هذيل
٢٩	﴿ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴾	المنقطع: علیحدہ/کٹا ہوا	لغة جرهم
٥١	﴿ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ ﴾	يحركون: ہلانا/اشارہ کرنا	لغة حمير
٨٤	﴿ قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِۦ ﴾	بحياكته: پیشے کے مطابق	لغة جرهم
	(سورة الكهف)		
٩	﴿ أَنَّ أَصْحَٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيمِ ﴾	الرقيم: الكلب: کتا	لغة الروم
١٤	﴿ لَّقَدْ قُلْنَآ إِذًا شَطَطًا ﴾	كذباً: جھوٹ	لغة خثعم
١٧	﴿ وَ هُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ﴾	ناحية: جہت/کنارہ	لغة كنانة
١٨	﴿ بَٰسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ﴾	بالفناء: صحن/ہال	لغة خزرج
٢٢	﴿ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ﴾	ظنّا: گمان/اندازہ	لغة هُذيل
٢٧	﴿ وَ لَن تَجِدَ مِن دُونِهِۦ مُلْتَحَدًا ﴾	ملجأ: جائے پناہ	لغة هذيل
٣١	﴿ وَ إِسْتَبْرَقٍ ﴾	الديباج الغليظ: بھاری ریشم	لغة الفرس
٤٠	﴿ وَ يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ ﴾	برداً: اولے	لغة حمير
٦٠	﴿ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَىٰهُ لَآ أَبْرَحُ ﴾	لا أزول: ثابت قدم رہنا/ہٹنا نہیں	لغة كندة
٩٦	﴿ حَتَّىٰٓ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ ﴾	الصدفين: الجبلين: دو پہاڑ	لغة تميم
١١٠	﴿ فَمَن كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهِۦ ﴾	يخاف: ڈرنا	لغة هُذيل
	(سورة مريم)		
٨	﴿ وَ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴾	قحولا: بڑھاپے کی بنا پر جلد کا خشک ہو جانا	لغة كنانة
٨٢	﴿ وَ يَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴾	خصما: جھگڑالو	لغة كنانة
	(سورة طه)		
٣٩	﴿ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ ﴾	البحر: سمندر	لغة النبطية
٥٥	﴿ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ﴾	مرة أخرى: دوسری مرتبہ	لغة أشعر
	(سورة الأنبياء)		
٩٥	﴿ وَ حَرَٰمٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَٰهَآ ﴾	حِرمٌ على قرية	لغة هُذيل
٩٦	﴿ مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ﴾	يخرجون: نکلیں گے	لغة جرهم
	(سورة الحج)		
٥	﴿ وَ تَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً ﴾	مغبرة: غبار آلود	لغة هذيل
		مقشعرة: پپڑیاں جمی ہوئی	

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سورة المؤمنون)			
٢٠	﴿ تَخرُجُ مِن طُورِ سَيناءَ ﴾	الجبل: پہاڑ	لغة السريانية
٧٢	﴿ أَم تَسئَلُهُم خَرجًا ﴾	جُعلا: مقرر شدہ مزدوری (بغیر الف)	لغة حمير
٧٧	﴿ إِذا هُم فيهِ مُبلِسونَ ﴾	آئيسون: مایوس	لغة كنانة
١٠٨	﴿ قالَ اخسَئوا فيها ﴾	ابعدوا: کنارہ کش ہونا/ایک طرف ہوجانا	بلغة عذرة
(سورة النور)			
٣٥	﴿ مَثَلُ نورِهِ كَمِشكوٰةٍ ﴾	الكوة: روشندان	لغة الحبشية
٤٣	﴿ فَتَرَى الوَدقَ يَخرُجُ مِن خِلٰلِهِ ﴾	المطر: بارش	لغة جُرهم
(سورة الفرقان)			
٣٨	﴿ وَأَصحٰبَ الرَّسِّ ﴾	أصحاب البنات: بیٹیوں والے	لغة أزد شنوءة
٣٩	﴿ وَكُلًّا تَبَّرنا تَتبيرًا ﴾	أهلكنا: ہلاک کرنا	لغة سبأ
(سورة الشعراء)			
٥٤	﴿ إِنَّ هٰؤُلاءِ لَشِرذِمَةٌ قَليلونَ ﴾	عصابة: گروہ/جماعت	لغة جرهم
١٢٨	﴿ أَتَبنونَ بِكُلِّ ريعٍ ﴾	طريق: راستہ	لغة جرهم
(سورة القصص)			
٣٢	﴿ وَاضمُم إِلَيكَ جَناحَكَ مِنَ الرَّهبِ ﴾	الجناح: اليد: ہاتھ الرهب: الكم: آستین	لغة بني حنيفة
(سورة الأحزاب)			
٨	﴿ وَأَعَدَّ لِلكٰفِرينَ عَذابًا أَليمًا ﴾	موجعا: تکلیف دہ	لغة العبرانية
٢٦	﴿ مِن أَهلِ الكِتٰبِ مِن صَياصيهِم ﴾	من حصونهم: قلعے	لغة قيس عيلان
٣٢	﴿ فَيَطمَعَ الَّذي في قَلبِهِ مَرَضٌ ﴾	الزنا: صحبت	لغة حمير
(سورة السبأ)			
١١	﴿ وَقَدِّر فِي السَّردِ ﴾	المسمار: کڑی کی ترتیب	لغة كنانة
١٢	﴿ وَأَسَلنا لَهُ عَينَ القِطرِ ﴾	النحاس: تانا	لغة جرهم
١٤	﴿ تَأكُلُ مِنسَأَتَهُ ﴾	عصاه: لاٹھی	لغة حضرموت، أنمار وخثعم
٥٢	﴿ وَأَنّىٰ لَهُمُ التَّناوُشُ ﴾	التناول: گرفت/پکڑ	لغة جرهم
(سورة يٰسٓ)			
١،٢	﴿ يٰسٓ وَالقُرءانِ الحَكيمِ ﴾	يا إنسان	لغة طيء
(سورة الصافات)			
٨،٩	﴿ مِن كُلِّ جانِبٍ، دُحورًا ﴾	دحور: طرد: دھتکارنا	لغة كنانة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰	﴿فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ﴾	مضيء: روشن/ چمکتا ہوا	لغة هُذيل
۱۶	﴿أَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا﴾	مِتنا: بالكسر	لغة الحجاز
		مُتنا: بالرفع	لغة تميم
۱۴۳	﴿وَأَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ﴾	أو يزيدون: بل يزيدون	لغة كندة
۱۲۵	﴿أَتَدْعُونَ بَعْلًا﴾	بعلا: ربا: پروردگار	لغة حمير
	(سورة صٓ)		
۳	﴿وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ﴾	وليس حين فرار: اس وقت کوئی بچاؤ نہیں تھا	لغة القبطية
۱۶	﴿وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا﴾	كتابنا: ہمارا لکھا/ تقدیر	لغة النبط
۱۹	﴿كُلٌّ لَّهُۥٓ أَوَّابٌ﴾	المطيع: فرمانبردار	لغة كنانة، هذيل وقيس عيلان
۳۶	﴿تَجْرِى بِأَمْرِهِۦ رُخَآءً حَيْثُ أَصَابَ﴾	حيث أراد: جہاں چاہے	لغة الأزد وعمان
۶۳	﴿أَتَّخَذْنَٰهُمْ سِخْرِيًّا﴾	سِخريا: بالكسر	لغة قريش
		سُخريا: بالضم	لغة تميم
۷۷	﴿فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ﴾	فإنك ملعون: تم پر لعنت کی گئی ہے	لغة قيس عيلان
	(سورة الزمر)		
۴۵	﴿وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ﴾	مالت: متوجہ ہونا/ مائل ہونا	لغة تميم وأشعر
۶۳	﴿لَّهُۥ مَقَالِيدُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ﴾	مفاتيح: چابیاں	لغةالفرس، الأنباط والحبشة
	(سورة الغافر)		
۱۸	﴿كَٰظِمِينَ﴾	مكروبين: تکلیف چھپانے والے	لغة أزد شنوءة
۲۱	﴿وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ﴾	مانع: بچانے والا	لغة خثعم
۴۵	﴿وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوٓءُ الْعَذَابِ﴾	وجب: واجب ہوگیا	لغة قريش واليمن
	(سورة حم السجدة)		
۳۹	﴿وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَٰشِعَةً﴾	مقشعرة: پپڑیاں بنی ہوئی	لغة تميم
	(سورة الزخرف)		
۲۰	﴿إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ﴾	يكذبون: جھوٹ بولتے ہیں	لغة تميم
۷۰	﴿أَنتُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ تُحْبَرُونَ﴾	تكرمون: عزت کیے جاؤ گے۔	لغة قيس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	(سورة المنافقون)		
۷	﴿ حَتّٰى يَنفَضُّوا ﴾	ذهبوا: نکل جانا/ چلے جانا	لغة خزرجية
	(سورة التحريم)		
۴	﴿ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ﴾	مالت: جھکنا/ مائل ہونا	لغة خثعم
	(سورة الحاقة)		
۳۶	﴿ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴾	غسلين: الحار: گرم	لغة أزد شنوءة
	(سورة المعارج)		
۱۹	﴿ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴾	ضجورا: تنگ دل/تھوڑ دلا	لغة خثعم
	(سورة نوح)		
۷	﴿ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ ﴾	تغطوا: ڈھانپنا	لغة جرهم
۱۴	﴿ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴾	ألوانا: مختلف رنگوں میں	لغة هذيل
	(سورة المزمل)		
۱۶	﴿ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴾	شديداً: سختی سے	لغة حمير
	(سورة القيامة)		
۱۱	﴿ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴾	لا ملجأ: جائے پناہ	لغة النبطية
	(سورة النبأ)		
۲۴	﴿ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴾	نوما: نیند	لغة هذيل
۳۴	﴿ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴾	ملآى: بھرا ہوا	لغة هذيل
	(سورة النازعات)		
۸	﴿ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ﴾	مضطربة: دھڑکتا ہوا	لغة همدان
۲۹	﴿ وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا ﴾	أظلم: اندھیرا ہونا/کرنا	لغة أنمار وأشعر
	(سورة عبس)		
۱۵	﴿ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ﴾	كتبة: لکھنے والے	لغة كنانة
۳۰	﴿ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴾	حدائق: بساتين: باغات والغلب: المتلفة: بہت پھل دار	لغة قيس عيلان وقريش
	(سورة التكوير)		
۶	﴿ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴾	جمعت: اکٹھے ہوں گے	لغة خثعم
۲۴	﴿ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴾	بضنين: بخيل: کنجوس بظنين: متهمب: تہمت سے بچا ہوا	لغة قريش لغة هذيل
	(سورة المطففين)		

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹	﴿ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴾	مختوم: مہرلگا	لغة حمير
(سورة الطارق)			
۳	﴿ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴾	المضیء: روشن	لغة كنانة
(سورة الغاشية)			
۵	﴿ مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴾	الحارة: گرم	لغة مدين
۱۶	﴿ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴾	الطنافس: تکیے	لغة هذيل
(سورة البلد)			
۱۴	﴿ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴾	ذی مجاعة: خشک سالی/قحط	لغة هذيل
(سورة العاديات)			
۶	﴿ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴾	لكفور: ناشکرا	لغة كنانة

مذکورہ مثالوں سے واضح ہوجاتا ہے کہ روایت حفص میں لغت قریش کے علاوہ دیگر لغات بھی پائی جاتی ہیں، جن کی تفصیل آپ کے سامنے ہے۔ اس سے ان لوگوں کا ردّ ہو جاتا ہے جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے صرف ایک حرف کو باقی رکھا اور وہ لغت قریش تھا۔ امام ابن حسنون کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا یہ دعویٰ باطل ہے کہ روایتِ حفص صرف لغت قریش پر مشتمل ہے، حالانکہ روایت حفص میں متعدد لغات موجود ہیں، اگر روایت حفص کے علاوہ دیگر روایات کو بھی دیکھا جائے تو ان میں بھی متعدد لغات ہوسکتی ہیں۔ اسی طرح مذکورہ کتاب کی روشنی میں یہ بھی بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ اور ان کے ہم نوا علماء کے برعکس موجودہ قراءاتِ عشرہ محض ایک حرف لغتِ قریش کے لہجات پر نہیں بلکہ تمام قراءات میں متعدد لغاتِ عرب موجود ہیں۔

اہل علم کے لیے دعوت عام

منتظمین ادارہ نے اپنی سابقہ پالیسی میں تبدیلی لاتے ہوئے ماہنامہ 'رشد' کو صرف طلباء کی بجائے تمام اہل علم، اساتذہ اور طلباء کیلئے عام کردیا ہے۔ چنانچہ اہل علم ودانش کو مجلّہ مذکورہ میں لکھنے کی بھرپور دعوت دی جاتی ہے۔ نیز علم قراءت سے وابستہ اہل علم، اساتذہ اور طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ادارہ نے مستقبل میں علم قراءات کیلئے ہر ماہ ایک کالم خاص کردیا ہے تاکہ تعارف وحجیت قراءات کو مستقل بنیادوں پر آگے بڑھایا جاسکے، البتہ ماہنامہ رشد کا تفہیم ایڈیشن طلبہ جامعہ لاہور کیلئے خاص رہے گا۔ [ادارہ]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ